شیخ الاسلام والمسلمین فنا فی الرسول امام اہلسنت مجدد دین وملت

مؤلف: مفتی الشاہ مولانا احمد رضا خاں محقق و محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اردو ترجمہ: **مبین احکام و تصدیقات اعلام**

مترجم: شہزادہ برادر اعلیٰحضرت مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تابش شمشیر حرمین

مؤلف

حضرت علامہ اسرار احمد صاحب مدظلہ العالی

مع

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت
غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
گیارشید روڈ بلال گنج لاہور پاکستان

۷۸۶

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جل وعلا
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ان کا سچا ایمان دکھایا اور
اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجت الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام وتصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کہ سنے اور مانے۔ اور حسرت وپشیمانی اسے
کہ نہ سنے یا سن کر حق نہ پہچانے۔

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت
غیر مقلدین کے قلم سے

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

(massam.rizvi@gmail.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین
مؤلف	الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلی
اردو ترجمہ	مبین احکام وتصدیقات اعلام
مترجم	حضرت مولانا محمد حسنین رضا خان بریلوی
طباعت اوّل	ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء
ناشرین	محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی
	محمد مختار اشرف قادری رضوی
باہتمام	حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

دار النور

یطلب من

دار النور

مرکز الاویس، دربار مارکیٹ، لاہور۔ پاکستان

042-37247702

0300-8539972

0314-4979792

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض مؤلف

یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی مستقل کاوش ہے جس میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فکری مخالف طبقہ کے غیر مقلد وہابی علما، جو علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات (جن پر عرب وعجم کے علماء کی طرف سے فتاویٰ کفر صادر ہو چکے ہیں) کے باوجود بھی ان کے ساتھ رہ کر بلکہ ان کا دفاع کر کے کتمانِ حق کے مرتکب ہوئے آج (اسی طبقہ فکر کے علماء اپنے "ہم مخرج") علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کا رد کر کے اپنے اکابر کی تغلیط کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مقلد وہابی علماء کی طرف سے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کا رد آپ ملاحظہ کریں گے جس سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی صداقت آپ پر واضح ہو گی کہ اس مردِ حق کا موقف اتنا مضبوط و مدلل تھا کہ آج اُن کے فکری مخالفین کو بھی سوائے تسلیم کے چارہ نہیں اس موضوع پر پہلے پہل کچھ حوالہ جات مطالعہ میں آئے جو راقم نے اس وقت جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب کو اس مقصد کے لئے پیش کر دیئے کہ وہ اپنی زیر تالیف کتاب "ختم نبوت اور تحذیر الناس" میں شامل کر لیں اب یہ کتاب شائع ہو چکی ہے اور اس کے صفحہ 460 تا 464 تک یہ حوالہ جات شامل ہیں بعد ازاں اس موضوع پر مزید حوالہ جات نظر سے گذرے فیصلہ کیا کہ ان سب حوالہ جات کو الگ سے کتابی شکل میں شائع کیا جائے جو قارئین اس تحریر سے فائدہ اٹھائیں وہ خصوصی دُعا فرمائیں کہ راقم کو خدمتِ دین کی توفیق دیئے رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میثم عباس قادری رضوی

غیر مقلدین اور علماء دیوبند کی فکری ہم آہنگی:

غیر مقلد وہابی اور مقلد وہابی (دیوبندی حضرات) کی ہندوستان میں پیدائش مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے بطن سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں فرقوں کے درمیان بہت زیادہ فکری ہم آہنگی پائی جاتی ہے جیسا کہ غیر مقلدین کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔"

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 62، محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی، ایضاً صفحہ 92، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار، کراچی ایضاً، صفحہ 77 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، ایضاً، صفحہ 185 محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ایضاً صفحہ 10، حصہ دوم، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ راچی، ایضاً صفحہ 208 مشمولہ تالیفات رشیدیہ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات 190۔ انار کلی لاہور)

دوسری طرف غیر مقلد وہابیہ کے مزعومہ "شیخ الاسلام" مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب بھی غیر مقلد وہابی اور گلابی وہابی (دیوبندی حضرات) کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 415، باب اول عقائد و مہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، 7۔ ایبک روڈ لاہور)

امرتسری صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

"سوائے مسئلہ تقلید کے تردید رسوم شرکیہ میں دونوں شاخیں ایک دوسرے کے موافق اور مؤید ہیں۔"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 415، باب اول عقائد و مہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، 7۔

ایبک روڈ لاہور)

اسی فکری ہم آہنگی کی وجہ سے اہلسنت و جماعت اور دیوبندی حضرات کے درمیان ہونے والے مناظروں میں مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب دیوبندی فرقہ کے ساتھ رہے ملاحظہ ہو۔

(سیرت ثنائی، صفحہ 411،412 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ ایضاً صفحہ 411،412 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

نیز غیر مقلد وہابی حضرات کے مزعومہ امام العصر مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی صاحب نے بھی اپنی بدنام زمانہ کتاب ''بریلویت'' میں اکابر دیوبند کی وکالت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ، انہوں نے

''حرمین شریفین کے علماء سے ان کے خلاف فتوے بھی لئے استفتاء میں ایسے عقائد ان کی طرف منسوب کئے جن سے بری الذمہ تھے۔ امام محمد قاسم نانوتوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور برملا ان کے کفر و ارتداد کے فتوؤں کا اظہار کرتے تھے۔''

(بریلویت، صفحہ 195 مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی وکالت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''سب سے پہلے دار العلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی ان کی تکفیر کا نشانہ بنے۔'' (بریلویت، صفحہ 214، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

کتاب ''بریلویت'' میں مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے اعلیٰ حضرت پر اس وجہ سے تنقید کی کہ انہوں نے اکابر دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور، مولوی اشرف علی تھانوی کی تکفیر کی۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی یہ

روشن کرامت ہے کہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کے فرقہ کے غیر مقلد وہابی علماء بھی مسئلہ تکفیرِ دیوبندیہ میں سیدی اعلیٰ حضرت کی تصدیق کر رہے ہیں جسکی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

تحذیر الناس میں درج ختم نبوت کے انکار پر مبنی عبارات کا رد غیر مقلد علماء سے

مولوی بدیع الدین راشدی کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی حضرات کے مزعومہ شیخ العرب والعجم مولوی سید بدیع الدین شاہ راشدی صاحب علماء دیوبند کے امام الکبیر مولوی قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''ختم نبوت کو بھی یہ جس طرح تسلیم کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ختم نبوت تو نہیں رہی یہ میرے پاس مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ''تحذیر الناس'' موجود ہے۔ قرآن میں ہے کہ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ (سورہ الاحزاب، آیت:40)

رسول اللہ آخری نبی ہیں۔

مسلمانوں کا یہ اہم عقیدہ ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ آپ کی عظیم ترین فضیلت ہے کہ آپ آخری نبی ہیں جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی مانے تو کیا آپ (اس نام نہاد مسلم کی نظر میں) خاتم النبیین رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔

تحذیر الناس صفحہ 12 میں لکھتے ہیں کہ

''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہیں آئے گا۔''

مانا کہ دوسرا نبی آئے گا تب بھی آپ خاتم النبیین ہیں پھر کہئے خاتم النبیین رہے؟ نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے، مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں۔ آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں بات ایک ہی ہے۔ تم ایک ہی گائے کے چور ہو۔''

(براۃ اہلحدیث، صفحہ 51،50۔ مطبوعہ الدار الراشدیہ۔ نزد جامع مسجد اہلحدیث، راشدی۔ گلی نمبر 1۔ موسیٰ لین لیاری کراچی)

اس اقتباس کے آخری فقرہ کے حاشیہ میں غیر مقلد وہابی ڈاکٹر ابوعمر خورشید احمد شیخ نے لکھا ہے، کہ

''یہ محاورہ ہے یعنی نظریہ دونوں کا ایک ہی ہے۔''

(براۃ اہلحدیث، صفحہ 51،50۔ مطبوعہ الدار الراشدیہ۔ نزد جامع مسجد اہلحدیث، راشدی۔ گلی نمبر 1۔ موسیٰ لین لیاری کراچی)

اس اقتباس سے ثابت ہو گیا کہ غیر مقلد حضرات کے مزعومہ شیخ العرب والعجم بدیع الدین راشدی اور ڈاکٹر ابوعمر خورشید احمد کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب منکر ختم نبوت ہیں۔

غیر مقلد مولوی یحییٰ گوندلوی کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی مولوی یحییٰ گوندلوی صاحب نے اپنی کتاب ''مطرقۃ الحدید بر فتویٰ مولوی رشید'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' سے انکار ختم نبوت پر مشتمل عبارات یوں نقل کی ہیں کہ

''آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا

بدستور باقی رہتا ہے مولانا نے وضاحت فرمادی کہ آپ کی موجودگی یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو تب بھی آپ خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔''

(مطرقۃ الحدید، صفحہ 68،67۔ ناشر ناظم جامعہ رحمانیہ الحدیث۔ قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان)

یحییٰ گوندلوی صاحب نے اسی کتاب میں ایک جگہ مزید لکھا ہے کہ

''ختم نبوت کے مقفل دروزاہ کو بعض اکابر دیوبند نے توڑنے کی کوشش کی۔''

(مطرقۃ الحدید، صفحہ 69 مطبوعہ گوجرانوالہ)

معلوم ہوا کہ غیر مقلد وہابی مولوی یحییٰ گوندلوی صاحب کے نزدیک بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب منکر ختم نبوت ہیں اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ برحق ہے۔ الحمد للہ۔

غیر مقلد مولوی خواجہ قاسم کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی کی تردید:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اصلی، بروزی، مراقی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اور یہ ہی معنی حدیث نے بیان فرمائے۔ جو اس کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے کہ قادیانی اور دیوبندی)۔''

(جاء الحق صفحہ نمبر 363 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بیسمنٹ میاں مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

غیر مقلد وہابی مولوی خواجہ قاسم صاحب نے ہم اہلسنت کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب نے

''دیوبندی عقیدہ بیان کیا ہے۔ خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی

عارضی۔ لہٰذا اگر حضور صلعم کے بعد اور بھی نبی آ جاویں تو بھی خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب، مدرسہ دیوبند) مفتی صاحب نے اس کا جو جواب دیا ہے صحیح دیا ہے۔''

(معرکہ حق و باطل صفحہ 784 مدینہ کتاب گھر گوجرانوالہ)

مولوی خواجہ قاسم غیر مقلد وہابی نے بھی اپنے ''ہم مخرج'' اور ہم نام مولوی قاسم نانوتوی کی تکفیر کے مسئلہ میں اعلیٰ حضرت کی تائید کردی ہے۔ **الحمد للہ**۔

مولوی زبیر علی زئی کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی حضرات کے مزعومہ ''بیہقی زماں'' زبیر علی زئی صاحب نے اپنی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں عنوان ''ختم نبوت پر ڈاکہ'' کے تحت لکھا ہے کہ

''اہل حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب وغریب عقیدہ ہے۔ محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند صاحب لکھتے ہیں کہ

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' (تحذیر الناس صفحہ 34)

تنبیہ: اصول حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ نبی پر پورا درود لکھنا چاہئے۔ صرف اشارہ کر دینا (مثلاً ص، صلعم) صحیح نہیں ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح صفحہ 208،209 وغیرہ

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ 26، مطبوعہ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک)

آخر کار غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی نے اعلیٰ حضرت کے موقف کی تائید کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت قرار دے دیا۔

مولوی زبیر علی زئی کے نزدیک اثر ابن عباس شاذ و مردود روایت ہے:

زبیر علی زئی صاحب نے اثر ابن عباس کو بھی شاذ و مردود روایت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

''ایک شاذ و مردود روایت کی بنا پر آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ہمارے نبی خاتم النبیین جیسے نبی (خاتم النبیین) ہیں۔ اس دیوبندی عقیدے کی وجہ سے ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کی فضیلت اور ختم نبوت پر سخت زد پڑتی ہے۔ لہٰذا راقم الحروف نے اس دیوبندی عقیدے کو غلط اور گندا عقیدہ قرار دیا ہے۔''

(ضرب حق سرگودھا، صفحہ 21، مئی 2012ء)

زبیر علی زئی صاحب نے اپنی کتاب ''امین اوکاڑوی کا تعاقب'' مطبوعہ نعمان پبلی کیشنز کے صفحہ 8 پر ایک عنوان ''دیوبند اور قادیانیت'' قائم کیا اور اس کے ضمن میں بھی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کیا ہے۔

مولوی عبد المنان شورش کا فتویٰ:

غیر مقلد مولوی عبد المنان شورش صاحب اپنی کتاب ''طمانچہ'' میں بھی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''بانی دیوبندیت قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، صفحہ 25)''

قادیانی بھی اس طرح کہتے ہیں کہ نبی خاتم النبیین ہیں۔ لیکن مرزے کی نبوت سے آپ کی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا۔

(طمانچہ، صفحہ 58، 59۔ ناشر عبد المنان شورش محلہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

ضروری نوٹ: یہ کتاب 4 غیر مقلد وہابی علماء کی مصدقہ ہے۔

مولوی عبدالغفور اثری کا فتویٰ:

غیر مقلد وہابی مولوی عبدالغفور اثری صاحب بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہوئے ان کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی ختم نبوت کے انکار پر مبنی عبارات نقل کرے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

''بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی 1297ھ) نے لکھا ہے۔

ا: ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدیم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔''

(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، صفحہ 32)

ب: ''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، صفحہ 56)

ج: ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمد میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ 139 تا 141 ناشر اہلحدیث یوتھ فورس محلہ وائر ورکس سیالکوٹ، بار اول 1987)

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب میں اہلسنت کی تائید:

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب ''کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟'' نامی کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں درج

ختم نبوت کے انکار والی عبارات صفحہ 26، 27 پر نقل کر کے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''ایسے عقائد رکھنے والے علماء دیوبند کو اہل سنت کیسے مانا جا سکتا ہے؟''

(کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟ صفحہ 29، مترجم توصیف الرحمن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

اس کے اگلے صفحہ پر مزید لکھا ہے کہ

''ان نظریات کے حاملین علماء دیوبند اہلسنت نہیں ہو سکتے۔''

(کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟ صفحہ 30، مترجم توصیف الرحمن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

یہ تمام عبارات جن میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت کہا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی حقانیت کا ثبوت ہیں۔ لہٰذا غیر مقلد احسان الٰہی ظہیر صاحب کا یہ الزام جھوٹا ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اکابر دیوبند کی طرف من گھڑت عقائد منسوب کئے۔

مشہور غیر مقلد وہابی مولوی زبیر علی زئی نے اپنے ماہنامہ ''الحدیث'' میں احسان الٰہی ظہیر صاحب کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ

''عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رحمۃ اللہ نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے کہا علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بلکہ علیحدہ پڑھی اور یہ واقعہ ان کی شہادت سے تین دن پہلے کا ہے۔''

(ماہنامہ الحدیث، شمارہ نمبر 79 دسمبر 2011، صفحہ 38)

اگر یہ بات حقیقت ہے تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ظہیر صاحب کو بھی بالآخر علماء دیوبند کی وکالت سے ہاتھ کھینچ کر اپنی کتاب ''بریلویت'' کی عملاً تغلیط

کرنی پڑی۔

مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن کا فتویٰ:

مشہور غیر مقلد وہابی مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن (راولپنڈی) نے اپنی کتاب ''دیوبندیت تاریخ وعقائد'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو ختم نبوت کی طرف پیش قدمی کرنے والا قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ

''خاتم النبیین کی تشریح مولانا قاسم نانوتوی اس طرح کرتے ہیں کہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، صفحہ 25)

اور جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا گیا۔ ایک جگہ نانوتوی صاحب نے یوں فرمایا، ''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جائے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ 5)''

(دیوبندیت تاریخ وعقائد، صفحہ 175، مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام الریاض، 4460149)

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندی حضرات کے ''ہم مخرج'' بھائی غیر مقلد پروفیسر مولوی طالب الرحمن نے بھی مولوی اسماعیل دہلوی کی ''اُمت'' کے ایک حصہ یعنی دیوبندی فرقہ کو منکر ختم نبوت قرار دے کر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کی تائید کر دی۔ الحمد للہ

مولوی شفیق الرحمن زیدی کا فتویٰ:

مولوی طالب الرحمن غیر مقلد کے بھائی مولوی شفیق الرحمن زیدی صاحب نے

بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کو انکار ختم نبوت پر مبنی قرار دیا ہے۔ زیدی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

ختم نبوت کے اس تبدیل شدہ مفہوم کی بنیاد پر قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں

''اطلاق خاتم اس بات کو مقتضی ہے کہ تمام انبیاء کا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہوتا یہ جیسا انبیاء گزشتہ کا وصف نبوت میں آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاء گزشتہ ہوں یا کوئی اور اس طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین پر یا کسی اور زمین پر یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا۔''

(تحذیر الناس، صفحہ 12)

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

(تحذیر الناس، صفحہ 13)

''ہاں اگر خاتمیت بمعنی اوصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس عاجز نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی پر آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد

زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس، صفحہ 24)

یہ گمراہ عقائد نہ قرآن حکیم کی کسی آیت سے ثابت ہیں نہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے، حتیٰ کہ صحابہ کرام اور ائمہ اہل سنت ان نظریات سے بری تھے۔

(حبِ رسول کی آڑ میں مشرکانہ عقائد، صفحہ 75 محمد پبلشرز، G,11، St,64، 2/2، اسلام آباد
ایضاً، صفحہ 111، 112 مطبوعہ سلفی کتب خانہ A/40، نور الحق کالونی، بہاولپور۔)

مولوی محمود سلفی کی طرف سے اہلسنت کے موقف کی تائید:

غیر مقلد مولوی محمود احمد سلفی ابن مولوی اسماعیل سلفی کانگریسی نے اپنی کتاب "علمائے دیوبند کا ماضی" میں دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ

"اگر دیوبندی اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتے اور اپنے علمی گھمنڈ کی وجہ سے تکبر نہ کرتے اور اپنے غلط موقف سے رجوع کر لیتے تو حنفی علماء دو فرقوں میں تقسیم نہ ہوتے، دیوبندیوں نے اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کی ہم نوائی کر کے تاریخ میں اپنا نام مستقل طور پر ہٹ دھرمیوں میں لکھوالیا۔"

(علمائے دیوبند کا ماضی۔ صفحہ ۸، ۱۰، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ لاہور)

مولوی محمود سلفی کا فتویٰ:

اس کے بعد مولوی حکیم محمود احمد سلفی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو مرزا قادیانی کا استاد قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

"قاسم نانوتوی صاحب تحذیر الناس پر فرماتے ہیں" بالفرض بعد زمانہ نبوت بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" مزید سنئیے صفحہ 18 پر فرماتے ہیں کہ" آپ کے زمانہ میں بھی کوئی

نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم بدستور باقی رہتا ہے۔" ملاحظہ فرمایا جناب نے آپ کا مرزا صاحب سے کتنا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے اس نے یہ مسئلہ آپ سے سیکھا ہے۔"

(علمائے دیوبند کا ماضی، صفحہ 55 مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور)

یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ دجال مرزا قادیانی نے تحذیر الناس لکھے جانے کے بعد ہی دعویٰ نبوت کیا تھا۔

مولوی عطاء اللہ ڈیروی کی طرف سے دیوبندی مجلس تحفظ ختم نبوت کا رد:

غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے اپنی کتاب "تبلیغی جماعت عقائد و افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں" میں دیوبندی حضرات کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ

"مولانا قاسم نانوتوی اپنے رسالہ تحذیر الناس میں فرماتے ہیں کہ

"آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ ﷺ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ ﷺ کا فیض ہے پر آپ ﷺ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں غرض آپ جیسے نبی الامت ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔" (صفحہ 6)

اور اسی رسالہ میں موصوف ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

"غرض اگر اختتام بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے کے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور خاتم رہتا ہے۔"

اور اسی رسالہ میں ایک دوسری جگہ رقم فرماتے ہیں کہ

"اور سی طرح فرض کیجئے آپ ﷺ کے زمانے میں بھی اس زمین یا
کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ اس وصف نبوت میں آپ
ﷺ کا ہی محتاج ہوگا۔" (صفحہ 17)

اس کے بعد مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے جو لکھا اس سے تو نبوت کا
دروازہ مکمل طور پر کھل جاتا ہے فرماتے ہیں کہ

"اگر آپ ﷺ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی
خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔" (صفحہ 37)

قابل غور مقام ہے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی
کے بیان کے مطابق اگر آپ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ خاتم
الانبیاء ہوں گے۔ تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے
نبیوں کے دعوائے نبوت کے خلاف سمجھنے میں آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور
جماعت دیوبندیہ جب آپ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت
کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھی ہے اور جب
یہ جماعت ہر جھوٹے نبی کے آنے کے لئے دروزاہ کھول کر بیٹھی ہے تو پھر
دنیا میں کسی مدعی نبوت کے خلاف شور کس لئے مچاتی ہے؟ کیا اس جماعت
کی مثال یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے دینا غلط ہوگا جو عمداً یوسف علیہ السلام
کو کنویں میں ڈال کر شام کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ
یوسف کو بھیڑیئے نے کھالیا ہے۔ اس جماعت کی مثال اس قوم کی ہے
جس نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور اپنے اس جرم کو چھپانے کے
لئے آج تک ماتم برپا کئے ہوئے ہے۔"

(تبلیغی جماعت، عقائد وافکار نظریات اور مقاصد، صفحہ 116،115)

اس طویل اقتباس میں غیر مقلد مولوی صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی

دیوبندی صاحب کی عبارات کو ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے ان کا شدید رد کیا
ہے اور اس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ بھی حقائق پر مبنی اور نہایت پُر لطف ہے یہی بات کل
تک ہم اہلسنت کہتے تھے اور بالآخر آج دیوبندی حضرات کے "ہم مخرج"
بھائیوں کو بھی اس مسئلہ میں اہل سنت کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا
یوں میرے امام، امامِ اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ کی سچائی روز
روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ الحمد للہ

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے ذمہ دار دیوبندی علماء ہیں، عطاء اللہ ڈیروی:

مندرجہ بالا اقتباس کے بعد غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے
اثر ابن عباس کے متعلق وہ روداد بیان کی ہے جو کہ تحذیر الناس کی بنا بنی اور اس کے
بعد دیوبندیوں کا مزید رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علماء کی جانب سے
مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے اور
وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیے جانے کے بعد ختم
نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی کا کچھ بیان ہم آگے کریں گے کو
دیکھتے ہوئے دیوبند علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے
خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی مہم نہ شروع کر دیں۔ جس کے
نتیجہ انہیں کافر تو بہر حال نہیں قرار دیا جا سکے گا۔ کیونکہ دیوبندی اپنے بیشتر
عقائد میں شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں مگر جو تحریریں ان کی کتا
بوں میں موجود ہیں وہ عوام کے سامنے آجائیں گی جس سے مسلک دیوبند
کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر دیوبندیہ
نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی گویا مجلس تحفظ ختم نبوت کو اگر مجلس تحفظ

مسلک دیوبند کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا ہمارا دعویٰ ہے کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلک دیوبند کا عقیدہ اہلسنت والجماعت سے موافق نہیں ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علماء ہی ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں اور ختم نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں۔''

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد، صفحہ 117، 118۔ افادات مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد از قلم ابوالوفا محمد طارق خان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

یہاں بھی غیر مقلد مولوی صاحب نے دیوبندی فرقہ کا شدید رد کیا۔ اور علماء دیوبند کو تقیہ باز قرار دیتے ہوئے اہلسنت کے موقف کی تصدیق کردی۔ الحمد للہ

غیر مقلد مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے اپنی کتاب ''دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدہ تصوف'' میں بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ

''مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے رسالہ تحذیر الناس صفحہ 18 میں آپ ﷺ کے بعد آنے والے جھوٹے نبیوں کے لئے بھی دروازہ کھول دیا ہے۔

''آپ فرماتے ہیں بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ ﷺ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے اور صفحہ 17 میں لکھا ہے اور اسی طرح اگر فرض کیجئے۔ آپ ﷺ کے زمانے میں بھی اسی زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اسی وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا۔ اور صفحہ 34 میں لکھا ہے۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمد میں کچھ فرق نہ

آئے گا ان کھلے بیانات کے بعد بھی کوئی دیوبندی اگر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو اس معنی میں خاتم النبیین مانتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ظلی ہو، یا بروزی نہیں آئے گا وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یا اپنے اکابرین کے عقائد واقوال وبیانات کو جھٹلاتا ہے۔''

(دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدہ صوفیت، صفحہ 142، 143 مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد وہابی۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

یہ تبصرہ بھی بالکل درست ہے۔

تحذیر الناس کی ایک اور گستاخانہ عبارت کا رد غیر مقلدین کے قلم سے:

غیر مقلد وہابی مولوی عبدالرؤف صاحب بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی تحذیر الناس کی ایک عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''صرف رسول اللہ ﷺ کی توہین پر ہی اکتفا نہیں کیا یا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی۔ چنانچہ بانی دیوبند قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں، ''انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر امتی مساوی وبرابر ہوجاتے ہیں بلکہ امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔''

(تحذیر الناس صفحہ 52، مطبوعہ دیوبند منقول از وہابی مذہب 1/660) (احناف کی چند کتاب پر ایک نظر صفحہ 194 دار الاشاعت اشرفیہ سندھو قصور)

غیر مقلد مولوی عبدالغفور اثر صاحب اپنی کتاب ''حنفیت ومرزائیت'' کے باب چہارم میں ''غیر تشریعی وامتی نبی اور مثیل انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بننے کے لئے چور دروازے'' میں تحذیر الناس سے قاسم نانوتوی صاحب کی یہ عبارت بھی نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ

''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔''

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ 139 تا 141 ناشر الحدیث یوتھ فورس محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ، بار اوّل 1987)

اشرفعلی تھانوی کی گستاخانہ عبارت کا رد غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی کے قلم سے:

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی صاحب، مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب ''حفظ الایمان'' میں درج ان کی مشہور گستاخانہ عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''ایک سوال کے جواب میں اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔''

(حفظ الایمان، صفحہ 13، دوسرا نسخہ صفحہ 116)

نیز دیکھئے ''الشہاب الثاقب'' صفحہ 98۔

اس گستاخانہ عبارت اور اس قسم کی دوسری عبارات کی وجہ سے احمد رضا خان بریلوی صاحب اور ان کے متبعین سخت مشتعل ہوئے اور دیوبندیوں پر فتویٰ لگا دیا۔''

(امین اوکاڑوی کا تعاقب صفحہ 9، ناشر نعمان پبلی کیشنز، ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور)

اس اقتباس میں زبیر علی زئی صاحب نے صراحتاً تسلیم کر لیا کہ علمائے اہلسنت کی طرف سے علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے اُن پر لگایا گیا فتویٰ برحق ہے۔

زبیر علی زئی صاحب اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو میں بھی تھانوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''اشرف علی تھانوی صاحب اپنی ایک مشہور کتاب میں لکھتے ہیں کہ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔''

(حفظ الایمان، صفحہ 13)

''اس انتہائی دل آزاد عبارت میں ''ایسا علم غیب'' کے لفظ سے کیا مراد ہے اس کی تشریح میں حسین احمد ٹانڈوی مدنی صاحب فرماتے ہیں کہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے۔''

(الشہاب الثاقب صفحہ 103)

معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے معاذ اللہ یاد رہے کہ اس صریح گستاخی سے تھانوی کا توبہ کرنا ثابت نہیں ہے۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو شمارہ نمبر 23 اپریل 2006، صفحہ 45)

زبیر علی زئی صاحب نے ماہنامہ الحدیث تھانوی صاحب کی گستاخانہ عبارت کا مزید رد کرتے ہوئے لکھا کہ

''بعض آل دیوبند نے جمیع حیوانات و بہائم اور ہر صبی و مجنون کے ساتھ بعض علوم غیبیہ کا انتساب کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے تشبیہا نہ مقابلہ کیا دیکھیے اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان (مع التحریفات صفحہ 116 طبع انجمن ارشاد المسلمین لاہور) یہ سارا بیان باطل اور صریح گستاخی ہے۔''

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 17 فروری 2013ء شمارہ نمبر 102)

وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد مولوی زبیر علی زئی کے قلم سے:

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی صاحب عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کے دیوبندی قائلین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُری صفات مثلاً امکانِ کذب باری تعالیٰ کا انتساب صریحاً کفر ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے اور وہ تمام بُری صفات سے پاک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ بری صفات منسوب کرتا ہے وہ کافر ہے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 28 بابت جنوری 2006 جلد 3، شمارہ 10)

یہی زبیر علی زئی صاحب ماہنامہ الحدیث میں امکان کذب کے متعلق مزید لکھتے ہیں کہ

''گنگوہی صاحب امکانِ کذب باری تعالیٰ (یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اللہ جھوٹ بول سکتا ہے) کا عقیدہ رکھتے تھے امکان کا مطلب ہے ہو سکنا اور کذب کا معنی جھوٹ ہے باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں یہاں خلفِ وعید کا مسئلہ نہیں بلکہ امکانِ کذب کا مسئلہ کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

اور اللہ سے کس کا قول سچا ہے۔ (سورہ النساء: آیت 122)

ان لوگوں کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ امکان کذب باری تعالیٰ کا

باطل اور گستاخانہ عقیدہ اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں۔''

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 45، بابت ماہ اپریل 2006 شمارہ نمبر 23)

زبیر علی زئی صاحب سرگودھا سے شائع ہونے والے شمارے ''ضرب حق'' میں بھی دیوبندی حضرات کے عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ کے بارے میں آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ امکانِ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔''

(دیکھئے تالیفات رشیدیہ صفحہ 98، علمی مقالات جلد 4، صفحہ 427)

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔

''پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدر باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(تالیفات رشیدیہ صفحہ 99)(ماہنامہ ''ضرب حق'' سرگودھا صفحہ 19، مئی 2012)

اسی مضمون میں زبیر علی زئی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''آلِ دیوبند اور اُن کے ہمنواؤں کا امکانِ کذب باری تعالیٰ والا عقیدہ 1۔ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔ 2۔ نہ حدیث سے ثابت ہے۔ 3۔ اور نہ اجماع امت سے ثابت ہے۔ 4۔ نہ تو یہ عقیدہ خیر القرون کے آثار سلف صالحین سے ثابت ہے اور نہ اجتہاد ابی حنیفہ سے ثابت ہے۔

(ماہنامہ ''ضرب حق'' سرگودھا صفحہ 20، مئی 2012)

زبیر علی زئی صاحب کچھ سطروں بعد امکانِ کذب کو قرآن وحدیث کے خلاف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''یہ عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ توہین ہے لہٰذا قرآن وحدیث کے

"خلاف ہونے کی بنا پر مردود ہے۔"

(ماہنامہ "ضربِ حق" سرگودھا صفحہ 21، مئی 2012)

وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رد مولوی عبدالمنان کے قلم سے:

غیر مقلد وہابی عبدالمنان شورش صاحب نے بھی عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"رشید گنگوہی نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بھی ممکن ہے فیصلہ آپ پر ہے کہ اللہ کو جھوٹا کہنے والے کو جھوٹا کہیں یا نہ کہیں۔"

(طمانچہ صفحہ 61، محلہ اسلام آباد چوٹی زیریں ڈیرہ غازی خان)

مولوی زبیر علی زئی اور مولوی عبدالمنان شورش سے ایک استفسار:

مسئلہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کے قائل کے متعلق غیر مقلد وہابی مولوی زبیر علی زئی صاحب نے گستاخ اور کافر ہونے کا فتویٰ جاری کیا اور غیر مقلد وہابی، مولوی عبدالمنان شورش صاحب نے اس عقیدہ کے قائل کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنی کتاب "یکروزی" میں امکانِ کذب باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لئے دلیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ

"پس لا نسلم که کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشدچه۔۔۔ والا لازم آید که قدرت انسانی ازیداز قدرت ربانی باشد"

(یکروزی مع ایضاح الحق صفحہ 145 مطبع فاروقی دہلی مطبوعہ 1297 ہجری، ایضاً صفحہ 17، فاروقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی "پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہو۔۔۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے۔"

اسی صفحہ پر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

"عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانه می شمارند و ادرا جل شانه بان مدح می کنند بخلاف اخرس و جماد۔۔۔ صفت کمال همیں است که شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب[1] می دارد"۔

(یکروزی مع ایضاح الحق صفحہ 145 مطبع فاروقی دہلی مطبوعہ 1297 ہجری ایضاً صفحہ 17-18 مطبوعہ فارقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی "جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کیا جاتا ہے بخلاف اس آدمی کے جو گونگا ہو۔۔۔ صفتِ کمال یہ ہے کہ اسے جھوٹ بولنے کی قدرت ہو اور وہ کسی مصلحت کے تحت (جھوٹ) نہ بولے۔"

ان اقتباسات سے ثابت ہوا کہ اسماعیل دہلوی صاحب کے نزدیک بندہ جھوٹ بولتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بولنے کی طاقت رکھتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے اور جو جھوٹ نہ بول سکے جیسے گونگا تو اس کی مدح نہیں کی جاتی بخلاف اس کے کہ جسے جھوٹ بولنے کی طاقت ہو لیکن وہ نہ بولے۔ (نعوذ باللہ من هذه الخرافات)

غیر مقلد وہابی مولوی عبداللہ روپڑی صاحب امکان کذب کے متعلق دیوبندی نظریہ کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"لازم آتا ہے کہ جھوٹی کلام کرنا بھی اللہ کے لئے عیب نہ ہو چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب کی ہو غرض اس قسم کے وجوہ بہت ہیں جو دیوبندیہ کے نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں۔"

(توحید الرحمن صفحہ 138 محدث روپڑی اکیڈمی جامعہ اہل حدیث دالگراں چوک لاہور)

اس اقتباس میں مولوی عبداللہ روپڑی صاحب دیوبندیہ کے عقیدہ امکان کذب کو درست قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا مولوی زبیر علی زئی صاحب اور مولوی

عبدالمنان شورش صاحب سے گذارش ہے کہ جس طرح عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل دیوبندی حضرات کو گستاخ کافر اور جھوٹا قرار دیا ہے بالکل اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی عبداللہ روپڑی صاحب کو بھی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر، گستاخ، اور جھوٹا قرار دیا جائے۔ زبیر علی زئی صاحب سے گذارش ہے کہ یہ بات مدِ نظر رہے کہ انکار کی صورت میں معقول وجہ کا بیان کرنا ضروری ہے۔ جو آپ کی دوسری تحریرات کے ساتھ متعارض نہ ہو۔

براہین قاطعہ کی عبارت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑی توہین ہے: مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد

غیر مقلدین کے ''محدث دوراں'' زبیر علی زئی صاحب دیوبندی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں درج گستاخانہ عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''بعض آل دیوبند نے نبی ﷺ کے علم کی وسعت کا انکار کیا اور دوسری طرف کہا ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (دیکھیے براہین قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ ص 55)''

اس کے کچھ سطر بعد زئی صاحب اس عبارت کو گستاخانہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مذکورہ عبارت باطل ہے اور نبی ﷺ کے علم کا شیطان کے باطل علم سے مقارنہ کرنا آپ ﷺ کی بہت بڑی توہین ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 17 فروری 2013ء شمارہ نمبر 102)

مندرجہ بالا اقتباس سے کم از کم ہمارا موقف ثابت ہوگیا کہ دیوبندی حضرات

کے ''ہم مخرج بھائی'' زبیر علی زئی صاحب کے نزدیک بھی براہین قاطعہ کی عبارت میں رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑی توہین ہے۔ لہذا یہ دیوبندی عبارت زبیر علی زئی صاحب کے فتویٰ کی رو سے شدید گستاخانہ ہونے کی بنا پر کفریہ قرار پائی۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب کے دعویٰ کا رد:

غیر مقلد مولوی عبدالمنان شورش صاحب، گنگوہی صاحب کا بھی رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مولانا گنگوہی نے تو حد ہی کر دی کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ تیری زبان غلط نکلوائے گا۔ (ارواح ثلاثہ، صفحہ 276، حکایت نمبر 308)
یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ وعدہ تو اللہ نے نبی ﷺ سے کیا تھا اب وہی دعویٰ علماء دیوبند کر رہے ہیں۔''

(طمانچہ، صفحہ 58، 59۔ ناشر عبدالمنان شورش محلہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

شورش صاحب اک نظر ادھر بھی:

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے پیر و مُرشد سید احمد رائے بریلوی صاحب اپنی ہمشیرہ کے سامنے ایک دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''اے میری بہن میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا اور یہ یاد رکھنا کہ جب تک ہند کا شرک اور ایران کا رفض اور چین کا کُفر اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے محو ہو کر ہر مُردہ سنت زندہ نہ ہو لے گی اللہ ربُّ العزت مجھ کو نہیں اٹھائے گا اگر قبل از ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے اور تصدیقِ خبر پر حلف بھی کرے کہ سید احمد میرے رُوبرُو مر گیا یا مارا گیا تو تُم اس کے قول پر ہرگز اعتبار نہ کرنا، کیونکہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ واثق کیا ہے کہ ان چیزوں کو میرے ہاتھ پر پُورا کر کے

مجھ کو مارے گا۔"

(تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی، صفحہ 92، مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی، 1309ھ، ایضاً صفحہ 172، مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی 1968ء)

اس کے علاوہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے بھی کتاب "صراط مستقیم" میں اپنے پیرومرشد سید احمد رائے بریلوی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"ایک دن حضرت حق جل وعلیٰ نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ لیا اور کوئی چیز امورِ قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے اور، اور چیزیں بھی عطا کریں گے۔"

(صراطِ مستقیم، صفحہ 221، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار لاہور)

اس کے کچھ سطر بعد دہلوی صاحب اپنے پیر کے متعلق مزید بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی

"طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اگرچہ وہ لکھوکھا ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔"

(صراطِ مستقیم، صفحہ 222، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار لاہور)

شورش صاحب! آپ نے امام الوہابیہ کے پیرومرشد کے بلند بانگ دعوے ملاحظہ کیئے۔ بتایئے یہ بھی دعویٰ نبوت ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں، تو گنگوہی صاحب کے دعویٰ اور سید احمد رائے بریلوی صاحب کے دعوؤں میں فرق واضح کیجئے۔

یہ یاد رہے کہ سید احمد صاحب کے زعم کے مطابق اُن کا کوئی دعویٰ پورا نہیں ہوا۔ اس بات کا اقرار ابوالحسن علی ندوی صاحب نے بھی کیا ہے۔

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی کی طرف سے قاری طیب کا رد:

مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد صاحب نے "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" نے عنوان

"ختم نبوت پر ڈاکہ" کے ضمن میں قاری طیب صاحب کی عبارت کا رد بھی کیا ہے جس میں زئی صاحب لکھتے ہیں کہ

"قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ "تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ دروازہ بند ہو گیا، یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ نبوت مکمل ہو گئی وہی کام دے گی۔ قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہو گئی اور دنیا میں اندھیرا پھیل گیا۔

(خطبات حکیم الاسلام، جلد 1، صفحہ 39)

حالانکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت

"بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔"

(سنن الترمذی 2272، وقال: صحیح غریب)

دیکھا یہ کہنا کہ اندھیرا پھیل گیا تو یہ طیب صاحب کی گپ ہے۔ جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ دین اسلام کے ساتھ چاروں طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی ہے اور اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی والحمد للہ۔"

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ 26، مطبوعہ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک)

غیر مقلد ڈاکٹر طالب الرحمن کی طرف سے قاری طیب کا رد:

مشہور غیر مقلد مناظر ڈاکٹر طالب الرحمن صاحب بھی قاری طیب دیوبندی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"قاری طیب صاحب کا یہ بیان بھی ختم نبوت کی طرف پیش قدمی ہے لکھتے ہیں، "حضور ﷺ کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے۔ کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو

گیا۔"

(آفتاب نبوت، صفحہ 19)

غیر مقلد وہابی علما سے ایک اور استفسار:

گستاخِ رسول کے بارے میں شریعتِ مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ جو حکم بیان کریں
اُس کی روشنی میں ان تمام غیر مقلد وہابی علماء سے (جنہوں نے اکابر دیوبند کی گستاخانہ
عبارات کا رد کیا ہے) سوال ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سمیت آپ کے وہ تمام
اکابر جو علماء دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات پر اطلاع کے باوجود بھی ان کے حامی
رہے ان کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے؟ مدلل بیان کیجئے۔

نوٹ: تنگیٔ وقت کی بنا پر کتاب کی کماحقہ پروف ریڈنگ نہ ہوسکی۔ اس لئے
اگر اس میں کوئی غلطی پائیں تو برائے کرم مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مؤلف)

نسخۂ تازہ

از نوری دار الافتاء

۱۴۳۰ھ
۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ المختار وعلی الہ واصحابہ الاطہار۔

"حُسامُ الحرمینِ علیٰ منحرِ الکفرِ والمَین" جسے خود امام اہل سنت قدس سرہٗ نے ترتیب دیا کہ
"خلاصہ فوائد فتوے" میں فرماتے ہیں

"ایک بندۂ خدا یہاں بین الحرمین بھی تصدیقات فتویٰ کی تلخیص و ترتیب میں مصروف"

اس کی زیر نظر طباعت کو حتی الامکان اعلیٰ صحت کے ساتھ اور اصلی صورت میں پیش کرنے کی خاطر بالخصوص
یہ نسخے سامنے رکھے گئے (۱) "طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ" کہ قدیم تر نسخہ ہے۔
(۲) طبع حزب الاحناف لاہور (۳) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ (۴) باہتمام رضوی
کتب خانہ بریلی مطبوعہ کانپور ۱۳۸۶ھ۔

حواشی سب لائے گئے جن پر کوئی نام تحریر نہ تھا وہ بھی اور جن پر "مصحح" یا "مترجم" تحریر تھا وہ بھی۔

جدید حواشی جو لکھے گئے ان میں وسطی وطرفی رموز یہ ہیں

ن نوری دار الافتاء

ق القاموس المحیط

ت تاج العروس

ص صراح

م المعجم الوسیط

سہولت کی خاطر بیشتر مقامات پر اعراب لگا دیے گئے۔ تقریظ ۲۳ صہ۲۰ میں ہے تحرق بھا طوائف

الطغیان فیعوروا رم۔ تحرق دعا کے حکم میں ہو تو " فیعوروا " بتقدیر ان مجزوم ہے یعنی اِن یُحرقُوا فیعوروا رِمَم ۔ اس وقت یعوروا فعل ناقص ہوگا اور یہ رِمَم رِمَّۃ کی جمع، جس کا معنی ہے بوسیدہ ہڈی۔ رہا فاء۔ تو جزا جب مضارع ہو تو شرط خواہ کچھ ہو جزا میں فاء لانا نہ لانا دونوں جائز ہے۔ شرح جامی ص۳۰۶ میں اس پر یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ (پ۱۰ع۵)	اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے۔
وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ (پ۷ع۳)	اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلا لے گا۔

رہا یہ کہ اس صورت میں رِمَماً الف کے ساتھ چاہیے؟ ہاں چاہیے مگر رعایت سجع کے لیے بغیر الف کے ہے جیسا کہ تقریظ ثانی عشر[۱۲] میں اَلْاَعْصَار کی رعایت سے "حماۃً وانصار" بغیر الف کے ہے۔ اور تقریظ سابع عشر[۱۷] میں بُدُرًا کی رعایت سے الغُرّا کا ہمزہ ساقط ہوا ہے۔

یا

فاء عاطفہ ہے یعور، تحرق پر معطوف ہے اور یعور کی ضمیر فاعل کا مرجع طوائف ہے بتاویل کل واحد یا مجموع بحیثیت مجموع جیسا کہ البشیر الکامل ص۹۰ میں الجواب والجزاء وھو لایتحقق کے تحت ہے کہ

"یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع الجواب والجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو۔"

اور وارَمَم فعل ماضی بمعنی بوسیدہ ہونا بتقدیر قد فاعل سے حال ہے۔ اور فک ادغام رعایت سجع کی خاطر ہے اس صورت میں یعور بمعنی یرجع ہے۔ ترجمہ سے یہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔

اور ایک صورت ہے

اَرَمَم کا یعور پر عطف۔ اور عطف ماضی بر مضارع سے اس کا بمعنی مضارع ہو جانا۔ مگر اس صورت میں یعور "ہلاک ہو جائیں" کے معنی میں ہوگا اور یہ معنی فعل میں نہیں ملتا۔ البتہ حَوْر بمعنی "ہلاک" لغت میں ہے۔

بعنوری وادیی اذہان کی طغیانی تابشہائے حسام الحرمین کی دید کے لیے مطالبہ کُناں تھی لہذا "تابشِ شمشیر حرمین" کی تمہید ضروری خیال ہوئی واللہ تعالیٰ ھو المستعان بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ وابنہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔ چہار شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ
۷ / ۱ / ۲۰۰۹ء

کلمۂ تحسین

حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ المختار وعلی آلہ واصحابہ الاطہار۔

علمائے حرمین محترمین نے جن میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی جیسے اردو داں عالم جلیل بھی ہیں بالاتفاق فتوے دیے کہ دیوبندیہ اپنے کلماتِ کفر و توہین کے سبب کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ دیوبندیہ اپنی عباراتِ کفریہ کے عربی ترجمہ میں جو علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا گیا فنی صرفی نحوی یا محاورہ کی کوئی خامی نہ دکھلا سکے — ہزار ہاتھ پیر مار کر بھی اپنی عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نکالنے سے عاجز و قاصر رہے اور اپنی عبارات کے متعین فی الکفر ہونے پر اپنے عجز و سکوت سے بھی رجسٹری کر گئے۔ ہندوستان و پاکستان کے علمائے اہلسنت نے بھی عباراتِ دیوبندیہ کو متعین فی الکفر ہی جانا اور مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کا دیوبندیہ کو مستحق مانا "القوارم الھندیہ" اس پر گواہ کافی ہے۔

مگر ظفرادیبی[ع] جیسے ابنائے زمانہ — جن کے اذہان، باطل پرستوں کی بے مغز تحریروں سے مسحور اور بازاری لغتوں کی تقلید جامد سے ورا رجن کی رسائی نہیں — وہ دین اسلام و مذہب اہلسنت میں رخنہ ڈالنے کو یہ شوشہ چھوڑتے کہ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہل سنت کی انفرادی تحقیق ہے اور چونکہ گزشتہ باطل پرستوں کی طرح نام کا سرمایہ بھی ان کے پاس نہیں — ناچار عباراتِ تقویت و صراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل کے استفسار کے پردے میں اپنا منھ چھپاتے ہیں۔

تبرائی روافض جیسے ادوار ماضیہ کے مبتدعین جن کی تکفیر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوئے — کیا ان مبتدعین کے کلماتِ ضلال میں محتمل احتمال تاویل تک ان ہی دامنوں کا دستِ ادراک

ع ساکن مبارکپور، اعظم گڑھ یوپی۔ ۱۲ منہ

رساہے ؟ ــــ ہاں تو ہر ہر عبارتِ ضلال میں اظہار تاویل کا ذمہ لے لیں اور نہیں تو غالی روافض زمانہ منکرانِ ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ ــــ کیا اگلوں میں احتمال تاویل ان پچھلوں کی عدمِ تکفیر کے لیے ڈھال ہے ؟ ــــ مسلمانوں کے لیے تو ان کے رب کی امان ہے ۔ اپنے دنیوی وقار کو داغدار ہونے سے بچانے والا کوئی باطل پرست بھی ایسا احمقانہ قول نہ کرے گا ۔

ویسے تقویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل امام اہل سنّت قدس سرہٗ کی **تحریراتِ پُرتنویر** نیز " صمصام سنیت بگلوئے نجدیت " (۱۳۱۶ھ) تصنیف علامہ قاضی عبد الوحید فردوسی شاگرد رشید حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبد القادر بدایونی (علیہما الرحمۃ) اور " جمال الایمان والایقان (۱۳۶۹ھ) بتقدیسِ محبوب الرحمٰن " تصنیف شیر بیشۂ سنّت حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عیاں ہے ۔ مگر اس تک رسائی کے لیے ایمانی آنکھ اور تائید وتوفیق ربانی سے موفق ومؤید ذہن درکار ہے ــــ وہ یہ ابنائے زمانہ کہاں سے لائیں ــــ خود " تحقیق الفتویٰ " جو ان تہی دستوں کی منتہائے سند ہے کلماتِ دہلوی کو لازم الکفر و متبیّن فی الکفر ہی بتاتی ہے جیسا کہ " کشف نوری " مطبوعہ ۱۳۱۸ھ اور " تحقیق جمیل " مطبوعہ ۱۳۲۳ھ میں اس کا بیان شافی وکافی ہے ــــ اور کچھ نہیں تو ــــ علاوہ وجدان احتمال وجدان عدمِ احتمال نہیں ــــ اور جو عدم سے دوچار ہے اسے صاحب وجدان کا دامن تھامے بغیر دین میں چارہ نہیں وعلیٰ من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز لبراءۃ ذمتہ[1] ــــ مگر ہے یہ کہ ان ابنائے زمانہ کو ایک مبتدی طالب علم کی سی بھی سمجھ نہیں ۔ مسئول کا کوہِ گراں برسوں سے دم پر سوار ، کوئی علمی بات منھ سے نکلنا دشوار ــــ آفتابِ حق انھیں دکھائی نہیں پڑتا ، حقِ واضح انہیں سوجھائی نہیں دیتا تو پاکی ہے اسے جو دلوں کو الٹ دیتا ہے ۔

" تابشِ شمشیرِ حرمین " میں فقیہ مبصر حضرت علامہ اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے " حسام الحرمین " کی ایسی تابشوں کو جلوہ دیا جنھوں نے بجنوری وادیِ منشوں کی منتہائے سعی کو ریزہ ریزہ کردیا نیز امام اہل سنّت قدس سرہٗ کے فیضان سے تھانوی " اطلاق "[2] کے علاوہ تفسیر **جلالین** سے

---

[1] فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۸۳ بحوالہ در مختار ۱۲ [2] صفحہ ۵۲ تا صفحہ ۵۵ ۱۲

بجنوری استدلال کے **رَدِّ بلیغ** کے ساتھ ساتھ **روایتِ منقولۂ جلالین** کو مفاہیم حقّۂ ظاہرہ سے لفظ بہ لفظ تطبیق دے کر وہ **پاکیزہ معنیٰ**[1] کیا جو ایسی تصریح وتوضیح کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا ۔ " تابشِ شمشیرِ حرمین " کو میں نے از اول تا آخر بامعان نظر وغور کامل دیکھا تو اس کو تحقیقِ حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا ۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے مؤلف کو جزائے خیر کرامت فرمائے کہ انھوں نے دشمنانِ دین کی سرکوبی فرماکر قلوب مومنین کو شفا اور صدور منکرین کو زیادتِ غیظ وشقا بخشی فرحم اللہ من شفیٰ واستشفیٰ واغنیٰ وکفیٰ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ عبدہ المفتاق الیہ المتوکل علیہ **محمد کوثر حسن** السنی الحنفی القادری الرضوی اصلح اللہ احوالہ وجعل الیٰ خیرٍ مآلہ وعممہ[2] لکل مؤمن ومؤمنۃ آمین یا ارحم الراحمین بجاہ حبیبک الامین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ وابنہ الصّلاۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العلمین ۔

۲۰ر محرم الحرام روز جمعہ سید الایام ۱۴۲۵ھ نوری دار الافتاء بہریا ۔

---

[1] اس کے لیے صفحہ ۵۰ تا صفحہ ۶۵ ملاحظہ فرمائیں ۔ ۱۲ [2] دعوت لہ بخیر (تاج العروس صفحہ ۳ جلد ۱۹) ۔ ۱۲

تابشِ شمشیرِ حرمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان سے زیادہ معظم کیا اور اُن کی تعظیم و توقیر کو رکنِ ایمان بلکہ جانِ ایمان بنایا ارشاد فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط (پ۲۶ ع۹)	اے نبی بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے — خود فرماتا ہے — اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو — معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی سچی تعظیم کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان کی تعظیم سے منھ پھیرے وہ مسلمان نہیں ۔ پھر یہاں اپنے محبوب کو خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا فرمایا یعنی محبوب جو تمھاری تعظیم کرے اسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ گستاخی و بے تعظیمی سے پیش آئے اسے دردناک عذاب کا ڈر سناؤ۔

حمد اسی کے وجہ کریم کے لیے ہے جس نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں لوگوں کے آواز اونچی کرنے یا چلانے کو آخرت کی تباہی بنایا۔ فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ	اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے

لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲۶ ع۱۳)	حضور بات چلاکر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

نیز ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (پ۵ ع۹)	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ان کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ (پ۲۶ ع۹)	بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔

اور بے شمار اُمور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا فرماتا ہے

اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ (پ۱۰ ع۱۶)	اونھیں دولت مند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اور فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ ۙ (پ۱۰ ع۱۴)	اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔

اور فرماتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۲۶ ع۱۳)	اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرادیں تو اونھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ۝ (پ۲۲ ع۲)

رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۔

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوۡمًا یُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ یُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ لَوۡ کَانُوۡۤا اٰبَآءَہُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَہُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَہُمۡ اَوۡ عَشِیۡرَتَہُمۡ ؕ (پ۲۸ ع۳)

تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۔

اور فرماتا ہے

وَ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗۤ اَحَقُّ اَنۡ یُّرۡضُوۡہُ اِنۡ کَانُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ۝ اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّہٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ الۡخِزۡیُ الۡعَظِیۡمُ ۝ (پ۱۰ ع۱۴)

اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انہیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۔

اور فرماتا ہے

اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ (پ۱۰ ع۱۷)

جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ ۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ (پ۲۲ ع۴)

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار ۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے

یہ عظیم عزت ، بلند رفعت اور یکتا قدر و منزلت اللہ نے اپنے محبوب کی بنائی ۔۔۔۔۔ پھر جو بدنصیب اس سے اپنی آنکھیں اندھی کرلے اور ان کی شان میں گستاخی کی زبان کھولے اس کے کافر بے ایمان ہونے پر خود ہی مہر فرما دی ۔۔ ارشاد فرماتا ہے

یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوۡا ؕ وَ لَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَۃَ الۡکُفۡرِ وَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِہِمۡ (پ۱۰ ع۱۶)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے ۔

ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ۔۔۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ، ارشاد فرمایا ۔۔۔۔ عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا ۔۔۔۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا ۔۔۔۔ تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں ۔۔۔۔ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا ۔۔۔۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا ۔۔۔۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ ۔۔۔۔ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کرکے اسلام کے بعد کافر ہو گئے

یعنی

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی ، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے ۔

اور فرماتا ہے

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوۡضُ وَ نَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ وَ رَسُوۡلِہٖ کُنۡتُمۡ تَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ کَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ ؕ (پ۱۰ ع۱۴)

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد ۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ ، امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں

انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ؂ قال رجل من المنافقین

یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں؟

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ ـــــــ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) " ـــــــ (تمہید ایمان صـ۲۲، ۲۳)

یعنی

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ ـــــــ وہ غیب کیا جانیں ـــــــ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ ـــــــ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہوگئے

(تمہید ایمان صـ۲۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

اور درود نامحدود ہو اُس محبوب ربِ ودود اور ان کے اصحاب و آلِ مسعود پر جن کی محبتِ اقدم، مدارِ ایمان ہے ـــــــ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ

محبوب: فرما دو کہ اے لوگو! تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے

اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (پ۱۰ع۹)

مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

یعنی جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں، باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ـــــــ اس نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔" (تمہید ایمان صـ۳)

بارگاہِ الٰہی میں جن کی یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور رفیع قدر و منزلت ہے دنیا جہان کے سب پیاروں اور پیاری چیزوں سے بڑھ کر جن کی محبت دل میں رکھنے پر آخرت کی سرخروئی اور کامیابی مرتب ہے ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ میں **وہابیہ دیوبندیہ** نے وہ سخت و شدید **گستاخیاں** کیں اور خود اپنی **چھاپی ہوئی کتابوں** میں لکھیں کہ الامان والحفیظ ـــــــ ان کی ملعون گستاخیوں اور صریح کفروں میں سے ایک ان ہی کے بد الفاظ میں یہ ہے

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ..." (صـ۳)

"اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ـــــ (صـ۱۴)

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ـــــ (صـ۲۵) ("تحذیر الناس" مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے ـــــ دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ وائمہ حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا ـــــ یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت وشدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔

اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب "تحذیر" میں صاف صریح انکار کر کے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

ـــــ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و

ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے"

("براہین قاطعہ" مصنفہ ومصدقہ مولوی رشید گنگوہی وخلیل انبیٹھی صـ۵۱)

حالانکہ اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کو خود بیان فرما رہا ہے ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ (پ۵ع۱۴)

اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اور فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۱۴ع۱۸)

اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو۔

اور وہ محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے رب کی عطا کی ہوئی اس نعمت یعنی اپنی وسعت علم کو یوں بیان فرما رہے ہیں

"جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّ عَرَفْتُ۔

میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں

ھذا حدیث حسن سألت محمد بن اسمٰعیل عن ھذا الحدیث فقال صحیح۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔	جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

(انباء المصطفٰے بحال سر واخفٰی صـ۱۳
۱۳۱۸ھ)

اور دوسری روایت میں ہے

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔	جو کچھ مشرق و مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا۔

(الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ صـ۲۶)

مگر **دیوبندیہ** کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے **عداوت** دیکھو کہ دیوبندیہ ابلیس کے علم پر تو ایمان لاتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور ابلیس کو علم میں حضور سے معاذ اللہ زیادہ بتاتے ہیں یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید توہین اور ملعون گستاخی ہے۔

"نسیم الریاض" میں فرمایا

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَابٌّ حُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِّ۔	**جو کسی کو حضور اقدس** صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔**

وہابیہ دیوبندیہ کی تیسری ملعون گستاخی ان ہی کی ملعون عبارت میں یہ ہے

"۔۔۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔۔۔"

(حفظ الایمان صـ۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں کیں۔ ایک کل علم غیب ۔۔۔ دوسرے بعض علم غیب

کل علم غیب کو عقلی و نقلی دلیلوں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے باطل بتایا ۔۔۔ رہا بعض علم غیب تو اسے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے باطل نہیں بتایا بلکہ حضور کے بعض علم غیب کے لیے یوں منہ بھر کر بک دیا کہ ۔۔۔ اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید و عمرو یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں اور چارپایوں کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتنی گھنونی گالی اور کھلی گستاخی ہے جو دیوبندیہ کی زبان و قلم سے نکل رہی ہے دیوبندیہ کس ناپاک جرأت و جسارت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم پاک اور عام انسانوں بچوں پاگلوں اور جانوروں کی معلومات میں برابری کر رہے اور بری تشبیہ دے رہے ہیں ۔۔۔ اتنی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ عام انسان وغیرہ وہ مخلوقات جن کا انھوں نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات اگر معلوم ہوگی بھی تو **محض ظنی و تخمینی ہوگی گمان کے طور پر ہوگی۔**

غیب کی باتوں کا **علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیائے کرام** علیہم الصلاۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو غیب کی جن باتوں پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بتانے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹ ع۱۲)	اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (پ۴ ع۹)	خدا اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو! تمھیں اپنے غیب پر مطلع کردے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے چُن لیتا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں قرآن عظیم کو جھٹلایا ۔۔۔ بچوں پاگلوں کی ایک دو حرفی معلومات اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم کے **چھلکتے** دریاؤں میں

کچھ فرق نہ کیا اور صاف بک دیا کہ ـــــ بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام انسانوں، تمام بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے معاذ اللہ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ

کیا یہ الفاظ ایسے تھے کہ اللہ جل جلالہٗ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہونے میں کسی کلمہ گو کو ادنیٰ شک ہو سکے ـــــ خدارا ذرا صدق دل سے لآ اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر آنکھیں بند کرکے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو ـــــ کیا یہ کلمات

(کہ شیطان[1] کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے ـــــ نبی[2] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ـــــ جیسا[3] علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔)

کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ ـــــ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں ــــ مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر ہیں۔

اے عزیز! ایمان، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوزِ جہنم سے نجات اُن کی الفت پر منوط (وموقوف ہے) جو اُن سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بُو اُس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔	تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا جانِ ایمان وکانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آرا کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب! جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب! جس نے اپنے تنِ نازک پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب! جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب و روز گریاں وملول۔

شب، کہ اللہ جل جلالہٗ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اُس کے بھی پاؤں دوگز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت وآسائش کو چھوڑ، خواب وآرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگذر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ فرماتے تھے، بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، مَلِکِ قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کچھ جواب نہ پائیں گے، اُس وقت یہی محبوبِ غمگسار کام آئے گا، **قفلِ شفاعت** اُس کے

زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اُتاریں گے اور سربسجود ہو کر "اُمّتی" فرمائیں گے۔ یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اِس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسّر نہ دنیا و عقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ متصور۔ **جانِ برادر!** اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جلّ جلالہٗ سے لڑائی نہ باندھ"

(مختصراً "قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ص۷۴، ۷۶)

سنو مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ پ ۲۸	تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اُن کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر رچاؤ جو اُن کی جناب عالم پناہ میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان اور لاکھ دل کے ساتھ اس سے بیزاری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو۔ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وہابیہ دیوبندیہ کی وہ صریح توہینیں اور ناقابل تاویل ملعون کفر ہی تھے جن کی وجہ سے امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے "المعتمد المستند" میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں بھی یہ احکام لکھے کہ

"یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے" (حسام الحرمین ص۹)

نیز "تمہید ایمان" میں فرمایا

"مسلمانوں کا علاقۂ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں (گستاخی کرنے والوں) سے دشنام (گستاخی) صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سُنی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا — جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہیِ رب العٰلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ مَنْ شَكَّ فِیْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے — اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ" (تمہید ایمان ص۴۵)

"المعتمد المستند" سے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کی تکفیر کے بیان والا حصہ ان کی اصل کتابوں اور فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت ۲۱ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ھ[1] روز پنجشنبہ کو اس وقت کے مکہ مکرمہ کے علمائے اہل سنت کے سامنے نیز ۵ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ[2] کو مدینہ طیبہ کے علمائے اہل سنت کے سامنے پیش کر کے ان حضرات سے استفتاء کیا گیا کہ

"آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا — جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے" —

ان حضرات نے نہایت خوش اسلوبی اور جوش دینی سے "المعتمد المستند" کی تصدیقیں فرمائیں اور وہابیہ دیوبندیہ قادیانیہ کے قطعی اجماعی کافر و مرتد ہونے کے فتاوے دیئے جنہیں "حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین" میں دیکھا جا سکتا ہے۔

---

[1] حسام الحرمین ص۹۲ و شمع منورہ نجات ص۱۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۱۲

[2] شمع منورہ نجات ص۱۳۵ نیز چار تصدیقات مدینہ طیبہ میں ۵، ۷ اور ۸ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ کی تاریخیں ہیں ۱۲ منہ

نیز ہندوستان پاکستان کے ڈھائی سو سے زیادہ علماء و مشائخ نے وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پر جو مہر تصدیق ثبت کیں وہ " الصّوارم الهندیہ " میں موجود ہیں۔

ان دونوں مبارک کتابوں کو رد کرنے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ نے " المهنّد " اور " برارة الابرار " جیسی مکر و فریب، افترا و بہتان اور جھوٹ سے لبریز کتابیں لکھیں " **شمعِ منورہِ نجات** " شیر بیشۂ سنّت حضرت علّامہ مولٰنا مفتی شاہ **حشمت علی** خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ مبارک کتاب ہے جو بمدرسہ ضلع فیض آباد میں کی ہوئی آپ کی تقریروں کا خلاصہ ہے۔ وہابیہ دیوبندیہ نے فیض آباد **کورٹ** میں جب آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو یہی خلاصہ خود تحریر کر کے آپ نے کورٹ میں پیش فرمایا اور **وہابیہ دیوبندیہ پر ڈگری** حاصل کی۔

اسی مبارک کتاب " شمعِ منورہِ نجات " میں آپ فرماتے ہیں

"وہابیت دیوبندیت کے پرچارک جگن پور ڈاکخانہ روناہی ضلع فیض آباد کے اردو ٹیچر عبدالرؤف خاں نے پانچ سو اڑتالیس (۵۴۸) صفحات کی جو یہ مبسوط و ضخیم کتاب "برارة الابرار عن مکائد الاشرار" چھ سو سولہ (۶۱۶) وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیۂ دیوبندیہ کے روپے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شداد و قارون کی یادگار ہیں چھپوا کر شائع کرائی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمائیے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں

"ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِّ قطعی سے ثابت ہے اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا نصِّ قطعی سے ثابت نہیں ہے"

اَلْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت و دشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصّلاۃ والسّلام اور

شیطان ملعون کے لیے تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِّ قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نصِّ قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کر دیا اور طرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو " براہینِ قاطعہ " کی اس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے۔

نان پارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الآرا **مناظرہ** دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی صاحب بھونچکا ہو کر مبہوت رہ گیے کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۵۰ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لیے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ البتہ " براہین قاطعہ " کے صفحہ ۵۰ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔ میں نے فوراً " براہین قاطعہ " کا صفحہ ۵۰ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براہِ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجیے۔ مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب چُندھیا سے گیے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعۂ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اس طرح لاجواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چُھڑا لیا۔

کہنا یہ ہے کہ اس کتاب " برارة الابرار " پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ (۶۱۶) وہابیہ دیوبندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں ان سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصّلاۃ والسّلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِّ قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کو یہ مانے کہ جہاں محفل میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکمِ الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں اس بے چارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک و بے ایمان جانتے ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹا۔ میں ابھی سُنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام "تقویۃ الایمان" کا فتویٰ ہے کہ

"جو کسی نبی وولی کو پیر وشہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر وناظر مانے وہ ہر طرح مشرک وکافر ہے خواہ یہ حاضر وناظر ہونے کی صفت اس کے لیے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں شرک وکفر ثابت ہے"

تو اب بے چارے سنی مسلمانوں کو مشرک وکافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ (۶۱۶) حضرات مولویان **وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام "تقویۃ الایمان" کے فتوے سے مشرک و کافر ہوگیے** ـــــ لہذا **"برارۃ الابرار"** کتاب ساری کی ساری **مردود و نامعتبر ہوگئی** کیوں کہ **مشرکوں کی تصنیف** ہے۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش[۱] وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّیُٔ اِلَّا بِاَھْلِہٖ بُرا مکر کرنے والے کا مکر خود اسی پر پلٹ پڑتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

(شمعِ منور رہ نجات ص۱۱۶ تا ص۱۱۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

نیز فرماتے ہیں

"موضع بسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابو الوفا شاہجہاں پوری صاحب نے جو جلسۂ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی (برارۃ الابرار نامی) ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبد اللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش کروائی میں نے باعانۃ اللہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اس کے صفحہ ۵۰ پر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کو نصِ قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں **دیوبندیوں کے عین** اسلام **"تقویۃ الایمان"** ہی کے **فتوے** سے یہ کتاب **"برارۃ الابرار" مشرک** وکافر کی **تصنیف** اور مردود مطرود و **نامعتبر** ہوگئی۔

---

[۱] کنواں کھودنے والے کو خود کنویں کا سامنا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابو الوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبد اللطیف صاحب دے سکے ـــــ اس مناظرے میں پچاسی (۸۵) مولوی صاحبان اکٹھا ہوگیے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ" ـــ (شمع منور رہ نجات ص۱۲۱)

"حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے **دیوبندی گستاخیوں کی اصل عبارتیں** پھر ان کے **محاورۂ عرب** کے مطابق صحیح صحیح **ترجمے** ان کی **اصل** کتابوں **سمیت** پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے **استفتا** کیا گیا دیکھئے "حسام الحرمین" ص۳، ۴

یا سادا تنا بینوا نصراً لدین ربکم ان ھؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم (وھاھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتو غرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات، مضروب بخطوط ممتازۃ علیٰ عباراتھا المردودات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین، فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین، فھل یفترض علی المسلمین اکفارھم کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیھم العلماء الثقات، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ **ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ **ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں**) آیا یہ لوگ **اپنی ان باتوں** میں **ضروریاتِ دین کے منکر** ہیں اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتا میں قابلِ غور یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا **منکرِ ضروریاتِ دین** ہونا پوچھا گیا اور

منکر ضروریات دین اسی کو کہتے ہیں جو انکار ضروریات کا **التزام** کرے ضروریاتِ دین کا **صراحۃً انکار** کرے اور بنابریں اس کی **تکفیر** "**قطعی کلامی اجماعی**" ہو جیسا کہ استفتاء کے الفاظ اس پر صاف ناطق ہیں کہ فرمایا

کسائر منکری الضروریات ، الذین قال فیہم العلماء الثقات ، من شکّ فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ۔

جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے ۔

جواب میں **علمائے حرمین شریفین** نے "المعتمد المستند" پر **تقریظیں** لکھیں ، **تصدیقیں** فرمائیں تو **دیوبندیہ** اور ان کی **بولیوں** پر جو **احکام** "**المعتمد المستند**" میں امام اہل سنت قدس سرہٗ نے لکھے ازراہِ **تقریظ وتصدیق** وہ سب **احکام** ' **دیوبندیہ** اور ان کے اقوال پر **علمائے حرمین شریفین کی طرف سے بھی ہوئے** ـــــ یعنی علمائے حرمین شریفین کے نزدیک بھی استفتاء میں مذکور دیوبندیہ کی بولیاں دیوبندیہ کے الفاظ وکلمات معنیٔ کفر میں صاف صریح متعین ناقابل تاویل ہیں اور دیوبندیہ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کا صراحۃً التزاماً انکار کرنے والے ہیں ـــــ دیوبندیہ کا کفر ' کفر صریح اور اس کفر کی بناپر دیوبندیہ کی تکفیر ' تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے کہ جو دیوبندیہ کے اقوال پر آگاہ ہو کر دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ـــــ حتیٰ کہ بعض علمائے حرمین شریفین نے مزید وضاحت کے لیے خود اپنے الفاظ میں یہ دہرایا کہ

ھو کما قال ذٰلک الھمام یوجب ارتدادھم ۔

واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔**

(حسام الحرمین ص۱۲۵ تقریظ مولانا علی بن حسین مالکی)

ما نقلہ من الاقوال الفظیعۃ عن اھل ھٰذہ البدعۃ الشنیعۃ کفر صراح

وہ **ہولناک بولیاں** جو اُن بُری بدمذہبی والوں سے (امام اہلسنت نے) **نقل کیں وہ صریح کفر ہیں۔**

(حسام الحرمین ص۱۶۵ تقریظ مولانا سید احمد جزائری)

قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین الآن فی بلاد الھند فوجدتہ موجبا لردتھم ۔

میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے تو میں نے پایا کہ **ان کے اقوال** ان کے **مرتد** ہو جانے کو **واجب** کر رہے ہیں ۔

(حسام الحرمین ص۱۳۲ تقریظ مولانا محمد جمال بن محمد)

من قال بھٰذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھٰذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین عن کل عالم من المسلمین ۔

جو ان **اقوال کا معتقد** ہو جن کا حال اس رسالے میں مشرح لکھا ہے وہ **بیشک بالاجماع کافر ہے** ۔

(حسام الحرمین ص۹۶ ، ۹۷ تقریظ مولانا ابوالخیر میرداد)

مگر "المہند" " حسام الحرمین " کے بالکل برعکس ہے "المہند" میں حفظ الایمان وبراہین وتحذیر کی عبارتوں' ان کے ترجموں کا نام ونشان تک نہیں بلکہ " المہند " نے دیوبندی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں **الٹا اقرار کفر اپنوں کے سر دھر دیا۔**

وہ کیسے ؟ ـــــ گوش شنوا ودیدۂ انصاف سے سنیے دیکھیے ـــــ شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

ـــــ " مولوی خلیل احمد انبہٹی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا ' ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ " المہند " میں نہ تو حفظ الایمان تھانوی کی اس عبارت ص۸ کا عربی ترجمہ دیا نہ " براہین قاطعہ " گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ " تحذیر الناس " نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے ـــــ بلکہ ـــــ بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھدیں جو دنیا بھر کی کسی " حفظ الایمان " کسی " براہین قاطعہ " کسی " تحذیر الناس " میں قطعاً نہیں اور کمال بے باکی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ ـــــ یہ ہماری " براہین قاطعہ " کے مضمون کا خلاصہ ہے ـــــ کسی عبارت کو کہدیا کہ ـــــ یہ " تحذیر الناس " کے مضمون کا خلاصہ ہے ـــــ کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہدیا ـــــ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا ۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبہٹی صاحب کے نزدیک ان عباراتِ " حفظ الایمان " ص۸ و " براہین قاطعہ " ص۵۱

و "تحذیر الناس" صہ۳ صہ۱۴ صہ۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو ان کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے ان کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے پھر ان عبارتوں کے جو صحیح مطلب ان کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر ان حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں؟ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں؟ ——— اور جب مولوی انبہٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہوگیا کہ خود مولوی انبہٹی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات "حفظ الایمان" صہ۸ و "براہین قاطعہ" صہ۵۱ و تحذیر الناس "صہ۳ صہ۱۴ صہ۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر انہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کرکے پیش کر دیا جائے گا تو پھر وہی کفر وارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو "حسام الحرمین شریف" میں صادر ہو چکے ہیں۔

——— اسی لیے اور صرف اسی لیے مولوی انبہٹی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ اُن اصل عبارتوں کو چھپائیں اُن کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہہ دیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے یہی مطالب ہیں ——— پھر مولوی انبہٹی صاحب کی اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب "المہنّد" ہی سے ثابت ہوگیا کہ حفظ الایمان صہ۸ و براہین قاطعہ صہ۵۱ و تحذیر الناس صہ۳ صہ۱۴ صہ۲۸ کی ان عبارتوں میں خود تھانوی و انبہٹی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر وارتداد و بے دینی و وہابیت ہے اور ان کے لکھنے والوں پر کافر مرتد بے دین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گئے ہیں وہ قطعاً بلاشبہ حق و صحیح و درست ہیں" ——— (شمع منور رہنجات صہ۱۴۲ تا ۱۴۴)

یہ قاہر رَدّ شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اوّلاً "رادّ المہنّد" صہ۲۴ میں فرمایا پھر راندیر سورت میں دیوبندی مولوی محمد حسین کے ساتھ اسی کے مدرسہ محمدیہ میں مناظرہ کرتے ہوئے یہ قاہر رَدّ فرمایا جس میں مزید فرمایا کہ

"——— ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ "حسام الحرمین شریف" میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی و

تحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے کفر وارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے دیئے ہیں "المہنّد" کی اصل عربی میں ان عبارتوں کے عربی ترجمے اور "المہنّد" کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجیے" ——— (شمع منور رہنجات صہ۱۴۴)

دیوبندی مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری کے ساتھ فیض آباد کورٹ کے مناظرہ میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنّت نے یہی قاہر رَدّ فرمایا۔ اور پھر راندیر میں دیوبندیہ کی اِس قاہر رَدّ پر کیا حالت ہوئی اس کا تذکرہ فرمایا کہ

——— "مولوی راندیری صاحب ان عبارات حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ "المہنّد" کی اصل عربی میں اور نہ کوئی اصل عبارت "المہنّد" کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں اور مدرسہ محمدیہ تو اس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا ——— ان میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں ——— مولوی عزیز گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبدالرحیم راندیری صاحبان سب کے سب خاموش و دم بخود رہ گئے فللّٰہ الحمد و علیٰ حبیبہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام" ——— (شمع منور رہنجات صہ۱۴۴)

"المہنّد" کی مُہروں کا حال

——— "المہنّد" نے علامہ برزنجی کے رسالہ "تثقیف الکلام" کے اوّل سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کر لیا اور اس کو "المہنّد" کی تقریظ بتایا ——— کہیے یہ کھلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟ ———

برزنجی صاحب کے اس رسالہ پر تیئیس مہریں تھیں وہ تیئیس مہریں سب کی سب "المہنّد" پر اتار لیں کیا یہ انبہٹی صاحب کا ڈبل فریب نہیں۔ کیا ہر شخص اس طرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اتار سکتا ہے ——— اسی "المہنّد" کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتیٔ مالکیہ اور

ان کے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد[۱] - یہ بھی لکھ دیا کہ

"مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقل کرلی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے"

کیا انبہٹی صاحب سے سیکھ کر اسی طرح ایک شخص اپنی تحریر پر دنیا بھر کے موافق و مخالف تمام علما کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقلیں کرلی گئیں تھیں سو ہدیۂ ناظرین ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے انبہٹی صاحب کا مکر و فریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کو واپس لے لیا تو وہ "المہند" کے مقرظ و مصدق ہی نہیں رہے پھر ان کی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انھوں نے حق کو چھپایا تو وہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی ان کی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بددیانتی ہے" (مناظرہ ادری ص۱۱۵ تا ص۱۱۶)

یہ رد بالغ "رادّ المہند" میں ۳۶ ویں، ۳۷ ویں نمبر کے تحت بھی ص۱۸ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

"المہند" کی حالتِ زار

"مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط اور مہر "المہند" پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر انبہٹی جی کی مکاری کھل گئی اور انھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی حالانکہ "حسام الحرمین" میں ان کی تقریظ موجود ہے۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف "حسام الحرمین" میں موجود ہے اور "المہند" پر ان کے دستخط بھی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل عربی اردو دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبہٹی جی ان کی خدمت میں

---

[۱] چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کا انافہ حضرت ہی کھول ڈالتے اس لیے ان کے دستخط بھی نہیں لیے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیہ کے عقائد سے واقف تھے ان میں کے بعض حضرات نے "حسام الحرمین" پر تقریظ لکھی مگر "المہند" میں ان میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں یہ بھی کذابی کی دلیل ہے"

(رادّ المہند ص۱۱۷، ۱۱۸ شائع کردہ ازبمبئی)

"المہند" کی دن دہاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش

"جب انبہٹی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب و فریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو مجبوراً اپنے جرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر ان کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اس طرح "حسام الحرمین شریف" کی نقل اتاری مگر بات تو یہ ہے کہ

"المہند" نقل میں ہے کچھ نہ کم — آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں "المہند" پر ہیں ان کے نام یہ ہیں محمد حسن[۱] دیوبندی احمد حسن[۲] امروہی عزیز الرحمٰن[۳] دیوبندی دیوبندی دھرم کے حکیم الامۃ اشرفعلی[۴] تھانوی محمود حسن[۵] دیوبندی قدرت اللہ[۶] مرادآبادی حبیب الرحمٰن[۷] دیوبندی قاسم[۸] نانوتوی لخت جگر محمد احمد نانوتوی غلام رسول[۹] مدرس دیوبند سہول[۱۰] مدرس دیوبند عبدالصمد[۱۱] بجنوری مدرس دیوبند محمد اسحٰق[۱۲] منشوری ریاض الدین[۱۳] میرٹھی امام الوہابیہ[۱۴] کے نئے خلیفہ اور جمعیۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہانپوری ضیاء[۱۵] الحق مدرس امینیہ دہلی محمد قاسم[۱۶] مدرس امینیہ دہلی عاشق[۱۷] الٰہی میرٹھی سراج احمد[۱۸] مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ محمد اسحٰق[۱۹] میرٹھی حکیم[۲۰] مصطفےٰ بجنوری رشید احمد[۲۱] گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی محمد یحییٰ[۲۲] سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارنپور کفایت اللہ[۲۳] گنگوہی عبدالرحیم[۲۴] رائے پوری ـــــ ملاحظہ ہو چنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہہ میں پڑجائے کہ آہا "المہند" پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں" ـــــ (رادّ المہند ص۱۱۹)

"المہند" پر حرمین طیبین کی قابلِ اعتماد ایک مہر بھی نہیں

"المہند" پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کی کل اکتیس[۳۱] مہریں ہیں ان میں دو[۲] تو مفتی مالکیہ اور ان کے

بھائی صاحب کی مُہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مُہر مفتی برزنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی ہے تیئیس[۲۳] اس کے ساتھ کی "المہند" پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ[۱] پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو "المہند" پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مُہریں" ــــ (راد المہند ص۱۹)

پھر حاشیہ میں فرمایا

ــــ "ان تین کا بھی حال یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو "المہند" ہی کا رَد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المہند ہی ہیں انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا۔ اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتربیونت کاٹ چھانٹ کر کے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۲۰ پر اقرار بھی ہے تو "المہند" کے پاس ایک سر بھی قابلِ اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ" ــــ (راد المہند ص۱۹)

پھر آگے فرمایا

ــــ "یہی "المہند" تھی جسے راندیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ "المہند" میں حرمین شریفین کی پچاس مُہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبہٹی جی "المہند" کے ساتھ ردِّ وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے جن پر "المہند" کا جادو چل گیا اُن سے "المہند" پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں رَدِّ وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آ کر وہ سب مہریں "المہند" پر چھاپ دیں۔ چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

ــــ "خاصانِ خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لیے" ــــ

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

---

[۱] یعنی "تشقیق الکلام" جس کے اول آخر اور بیچ سے ایک ایک عبارت نقل کر کے اسے "المہند" کی تصدیق بتایا جیسا کہ ص۳۲ پر "مناظرہ ادری" اور "راد المہند" سے گذرا۔ ۱۲ منہ

ــــ "میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر، پس پایا اس کو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا۔ جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر" ــــ

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہو گیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رَد میں تھا اور ظاہر ہے کہ "المہند" وہابیوں کے رَد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے "المہند" پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبہٹی جی نے ردِّ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے "المہند پر اتار لیں ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم ؎ تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(۴۰) جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ انبہٹی جی نے رسالہ رَدِّ وہابیہ پر بھی کچھ مُہریں لیں اور اس پر سے "المہند" پر اتار لیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کر دی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مُہریں بھی رَدِّ وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے "المہند" پر اتاری گئی ہوں" ــــ

"المُہند" کی دجالیاں مکاریاں

ــــ "ہاں اشرف علی تھانوی و خلیل احمد انبہٹی و مرتضیٰ حسن دربھنگی و مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم عبد الشکور کاکوروی و محمد حسین راندیری و غلام نبی تاراپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمایئے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز "المہند" کیسی کیسی دجالیاں کر رہی ہے

اپنے[۱] دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا اپنا[۲] عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ چھپی[۳] ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کر جانا۔ خلاصہ[۴] کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جس کے معنیٰ کا بھی اُن کتابوں میں پتہ نہیں۔ ایک[۵] نئی عبارت گڑھ کر اسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا۔ جو[۶] مضمون اصل کتابوں میں ہے اُس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔ جو[۷] اُن کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اُسے ملحد[۸] زندیق[۹] ملعون[۱۰] کافر[۱۱] مرتد[۱۲] کہنا۔ جس[۱۳] بات کو ان کی کتابوں میں شرک یا بدعت سیئہ یا حرام لکھا ہے اسے اعلیٰ درجہ کی عبادت جنت[۱۴] کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ نہایت[۱۵] ثواب بلکہ[۱۶] واجب کے قریب نہایت[۱۷] پسندیدہ اعلیٰ[۱۸] درجہ کا مستحب (لکھ دینا)

علم غیب کے حکم کو[19] لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا انکار تخصیص کو[20] اقرار تخصیص بنانا انکار فرق کو[21] طلب فرق بنانا۔
ایسا کے لفظ کو[22] اڑا دینا جھوٹ بول کر[23] علمائے حرمین کو دھوکے دینا حضور اعلیٰحضرت[24] امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا علماء[25] کی مہریں لے کر "المہند" کی عبارت بدل ڈالنا دیوبندی[26] جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا مہریں[27] چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں دوسرے[28] رسالہ سے "المہند" پر مہریں اتار لینا ردّ[29] وہابیہ کے رسالہ پر مہریں لے کر "المہند" پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔

ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی "المہند" پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی "المہند" کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم!! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! للہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بے باکیوں چالاکیوں عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لیے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں ——— پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفۂ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی ہے پھر اس پر بہت بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنّیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

پیارے بھائیو!! اب تم خود ہی انصاف کرو "**حسام الحرمین** شریف میں تو **دیوبندیوں کی اصل عبارتیں** لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام ومفتیان عظام مکۂ معظمہ ومدینۂ طیبہ نے بالاتفاق کفر وارتداد کے فتوے دیے لیکن "المہند" میں ان کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ "حسام الحرمین شریف" حق وصحیح اور "المہند" جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں"۔ (زلزلہ المہند ص۱۱۹ تا ص۱۲۳)

ایک سہل بات

"المہند" میں شائع شدہ تصدیقات میں

نہ تو یہ ہے کہ

——— تھانوی، گنگوہی، انبہٹی ونانوتوی صاحبان، حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات قطعیہ کے (معاذ اللہ) لکھنے اور قائل ومعتقد ہونے کے باوجود مسلمان ہیں

اور نہ یہ ہے کہ

——— حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی میں کفریاتِ قطعیہ یقینیہ نہیں ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات کی بنا پر تھانوی وگنگوہی وانبہٹی ونانوتوی صاحبان کے خلاف **حسام الحرمین** میں جو فتاوے صادر فرمائے گئے وہ (معاذ اللہ) غلط اور ناقابل عمل ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— حسام الحرمین میں جو ہمارے فتاوے ہیں وہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے لیے گئے ہیں ہم نے ناواقفی بے علمی میں لکھے ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— حسام الحرمین والے فتاوے ہم نے واپس مانگ لیے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے۔

اور نہ یہ ہے کہ

——— اب مولوی خلیل انبہٹی صاحب نے ہمارے سامنے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارتیں بعینہا وبالفاظہا پیش کیں، ہم نے ان عبارتوں میں غور کیا اور سمجھا کہ وہ عبارتیں کفر نہیں ان عبارتوں کا قائل ومصنف ومعتقد اور مصحح ومصدق کافر نہیں۔ مرتد نہیں۔ گمراہ نہیں۔

جب "المہند" میں یہ **تفصیل نہیں** یہ توضیح نہیں اور **ہرگز نہیں** ہے[1] تو وہ "حسام الحرمین" کا جواب تو کیا ہو سکے گی اس سے "**حسام الحرمین**" کی **حقانیت وصداقت** کے روئے روشن پر ذرہ برابر **آنچ بھی نہیں آسکتی**۔

---

[1] جیسا کہ محبوب ملت حضرت علامہ مولینا محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے "لاجواب تحقیق واقعیت المہند" ص۹ میں ۱۳۸۸ھ افادہ فرمایا۔ ۱۲ منہ

" دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برارت کی صرف یہی صورت ہو سکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنھیں علمائے اہل سنت کفر بتاتے ہیں اور جن پر "حسام الحرمین شریف" میں کفر کا فتویٰ لیا گیا سب کی سب بعینہا بلاکم وکاست بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدیل و تحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کر دیتے ــــــ پھر جس قدر چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام ان عبارتوں کو ملاحظہ کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کُفر کا فتویٰ دیتے کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ اعتبار کے قابل ہوتا ــــــ مگر انبہٹی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کُفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں" ــــ (رادّ المہند صـ ۱۲۴، ۱۲۵)

آخر انبہٹی صاحب نے ایسا کیوں کیا

حضرت شیر بیشۂ سُنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ــــ " انبہٹی جی اور سارے کے سارے **دیوبندی** وہابی سب کے سب **جانتے تھے** کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہہ ان کی ان **ملعون عبارتوں** میں قطعاً یقیناً اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی **توہین** اور گستاخی اور ضروریاتِ دین کا انکار اور کفر و ارتداد ہے۔ اگر وہی اصل عبارتیں پیش کر دیں گے تو پھر وہی کفر و ارتداد کا فتویٰ لگے گا جو "حسام الحرمین شریف" میں پہلے لگ چکا ہے۔ ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا لاکھ تاویلیں گڑھیں گے ایک نہیں سُنی جائے گی اسی لیے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو **"المہنّد" سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کُفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں** وللہ الحمد۔

ارے وہابیو دیوبندیو دیکھو اسے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی "المہنّد" تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کر گئی۔ یہ "المہنّد" کیا ہے گویا حسام الحرمین شریف" کی صیقل ہے۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے" ــــــ (رادّ المہند صـ ۱۲۸)

مسلمانو!

اس دنیا میں جہاں

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ (پ۵ع۷)	ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا نُور پُر سرور ہے وہیں

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ (پ۵ع۷)	اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا بھی ظہور ہے۔

کافروں کے لیے

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط (پ۳ع۲)	اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں، وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔

کی قہری مار ہے ــــــ اور

ایمان والوں کے لیے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۵ (پ۳ع۲)	اللہ والی ہے ایمان والوں کا۔ انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی بشارت ہے

اور حق کا طالب نامراد نہیں رہتا

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط (پ۲۱ع۲)	اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

دیوبندیہ قتال فی سبیل الطاغوت سے کب باز آتے ہیں اگرچہ ہر بار منھ کی کھاتے اور ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں ــــــ فتح و نصرت اور غلبہ و شوکت تو نصیبۂ اہل حق ہے

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔	اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

دیوبندیہ اپنی انہیں طاغوتی کوششوں سے ایک اندھیری یہ ڈالتے ہیں کہ

"حسام الحرمین شریف" میں پہلے "تحذیرالناس" کے صفحہ ۱۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم و مؤخر کر کے مسلسل ایک عبارت بنا کر کفری معنیٰ پیدا کر لیے گئے ہیں۔

سرخیل گروہ اہل حق حضرت شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

"موضع ادری ڈاکخانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ کے مناظرہ میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا ——— میں نے جواب دیا کہ ——— "تحذیرالناس" صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وصفِ مبارک خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے اس ضروری دینی معنیٰ کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مبعوث ہو چکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔ عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال اور اہلِ فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا۔ یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے۔

"تحذیرالناس" صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

——— "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ———

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختم نبوت کے خلاف نہ ٹھہرانا یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے۔

"تحذیرالناس" صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

——— "اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ———

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اس کو ختم نبوت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر بکا ہے۔ لہٰذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جائیں تو بھی تین کفر ہوتے۔

اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔ اور اب کہ پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں اب بھی وہی تین کفر ہیں **ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنیٰ میں مستقل اور متعین ہے۔** ——— ترتیب بدل جانے سے کفری معنیٰ پیدا نہیں ہوئے بلکہ **ہر ایک عبارت کفری معنیٰ بتانے میں ایسی صریح نص مفسّر ہے** کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنیٰ کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپ کا اعتراض لغو اور مہمل و بے کار ہو گیا یا نہیں۔

اس لاجواب قاہر جواب پر ادری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت و صامت ہی ہونا پڑا تھا اور ان کی حمایت و امداد کے لیے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان ادری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہو گئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس قاہرہ لاجواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے۔

کمال حیاداری یہ ہے کہ مناظرہ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس کی دھجیاں برسوں پہلے اڑا چکا تھا پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر **عاجز و مبہوت** ہی ہونا پڑا اور گیا کے اس جلسۂ مناظرہ میں مولوی عبدالقدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد و اعانت کے لیے موجود تھے اُن میں سے بھی کسی صاحب سے اس لاجواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" (شمع منور رونجات صہ ۱۳۹ تا ۱۴۰)

ایک اندھیری دیوبندیہ نے یہ بھی ڈالی کہ

——— "اعلیٰحضرت نے "حسام الحرمین" میں عبارت "حفظ الایمان" کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اس لفظی ترجمہ کی وجہ سے علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور ..... انبیٹھی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین

"حفظ الایمان" کی عبارت کا پُورا پُورا صحیح مطلب سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرۃ فتویٰ دیا اس لیے ..... تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھ کر اس پر فتویٰ لیا آپ کے **اعلیٰحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابقِ اصل ہے** مگر لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہوگیا اور "المهند" میں پیش کیا ہوا ترجمہ بامحاورہ ہے اس لیے توہین نہ ہوا"

موضع ادری ضلع اعظم گڑھ میں مولوی منظور سنبھلی نے یہ اعتراض کیا تھا ـــــــ اس کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا

ـــــ "المهند" پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہو کر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ "حسام الحرمین شریف" میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابقِ اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا اُن کا اتفاق ہو جاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی ہے تو تھانوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ بامحاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ اُن پر خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے گھروں سے کفر کا فتوے لگ گیا۔ الحمد للہ والحق مَاشَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ[1] ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ اس پر دلالت کر رہا ہے آپ نے جو جملہ کانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم علیہا وبارک وسلم تحت علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ پیش کیا ہے اُس پر قیاس مع الفارق ہے۔ عربی میں کسی معظم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت ومحبت نہ ہو تو توہین ہے۔ عربی کانت فلانۃ تحت فلان کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھی بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہوگیا۔ لیکن عبارت "حفظ الایمان" میں یہ لفظ ہے

[1] اور حق وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔ ۱۲ منہ

" اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے "

اس کا عربی ترجمہ صرف یہی ہے

" ای خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ "

عبارت تھانوی میں یہ ہے ـــــ " ایسا علم غیب " ـــــ عربی میں اس کا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ ـــ مثل ھٰذا العلم بالغیب ـــ پھر اب آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں ـــ پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا اور اس پر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔

رہا آپ کا ترجمہ " المهند " کو بامحاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی انبہٹی صاحب کو بھی ہمت نہ ہو سکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عبارت کے مقابل **اصل عبارت** " حفظ الایمان " لکھ دیتے، کوئی ان کا کیا کر لیتا، یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب وفریب پر لعنتِ الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا کریں گے۔

آپ نے بزورِ زبان یہ کہہ دیا کہ " المهند " اور " حفظ الایمان " دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں۔ سنیئے " حفظ الایمان " میں ہے

ـــ " آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا " ـــ

اور " المهند " میں ہے

ـــ " علم غیب کا اطلاق[1] " ـــ

کہیے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرقِ عظیم ہے یا نہیں؟

" حفظ الایمان " میں ہے

ـــ " ایسا علم غیب تو حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے " ـــ

" المهند " میں ہے

ـــ " بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید عمرو بلکہ ہر بچے اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے "

[1] حکم کا معنی اور اطلاق " گڑھنے پر آگے صفحہ پر تفصیلی رد آرہا ہے۔ ۱۲ منہ

"حفظ الایمان" میں لفظ "ایسا" حرف تشبیہ تھا۔ "المہند" کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کون سا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اوسی کو اڑا دیا۔ کہیے فرق ہوا یا نہیں ؟ ــــ" (روداد مباحثۂ اہلسنت ووہابیہ ص۱۳ تا ص۱۴)

پھر دیوبندیت کا وہ سپوت پیدا ہوا جس نے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل وفہم کی آنکھ پر بھی ٹھیکری رکھ لی۔ جس مکر کے کرنے اور جس جھوٹ کے بولنے میں دیوبندیہ کو شرم خلق آڑے آئی۔ دیوبندیت کا یہ سپوت اس مکر وزور پر بھی اقدام کر گیا بلکہ **دیوبندیہ کو تو اقرار ہی** کرتے بنی تھی کہ ــــ "حسام الحرمین" میں پیش کردہ "حفظ الایمان و براہین وتحذیر" کا ترجمہ صحیح اور اصل کے مطابق ہے ــــ دیوبندیت کے اس سپوت نے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند کا نقشہ کھینچ دیا اور اپنی کتاب انکشافِ مکر وباطل مسمّٰی بہ غلط "انکشاف حق" میں لکھ گیا

ــــ" تحذیر الناس وحفظ الایمان وبراہین قاطعہ کے کلام کو وہ حضرات (علمائے حرمین شریفین) نہیں پہچانتے تھے ان کے سامنے ان کی زبان میں جو **مضمون** بنا کر پیش کیا گیا اس پر ان حضرات نے حکم کفر دیا۔ جو مضمون ان حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس مضمون کو جس مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان کم علم ہو اُس کو تو وہ بھی یقیناً کفر ہی بتلائے گا اُس کے کفر ہونے میں کسی کو شبہہ نہیں ہو سکتا مگر کلام تو اس میں ہے کہ وہ مضمون ان عبارات کا قواعد شرعیہ واصول علمیہ کے مطابق ہے نہیں" ــــ (انکشاف ص۳۰۸)

بصیرت کا یہ اندھا اپنی بصارت اور نحو وصرف وعربی دانی سے بھی کورا تھا یا ہو گیا تھا کہ اُسے "حسام الحرمین" میں "حفظ الایمان براہین وتحذیر" کی اصل عبارات اور اصل کے مطابق اُن کے ترجمے نظر نہ آئے حالانکہ اس کے سگے اپنے دیوبندیہ اس کا اقرار دے چکے۔

پھر حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے استفتاء میں تکفیر دیوبندیہ سے متعلق "المعتمد المستند" کا کلام ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ ــــ فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت دیوبندیہ کی **اصل کتابیں** حفظ الایمان' براہین قاطعہ' تحذیر الناس بھی **حاضر کی گئیں**۔ "تمہید ایمان" میں ہے

ــــ" ایک فوٹو (فتوائے گنگوہی) علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع کتب دیگر دشنامیاں گیا تھا" (تمہید ص۲۴)

خود "حسام الحرمین" کے استفتاء میں ہے

ھا ھو ذا انبذ من کتبہم کاعجاز الاحمدی و	ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور

ف باپ سے اگر [illegible] سکا بیٹے نے پورا کر دیا۔ ۱۲ منہ

ازالۃ الاوہام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات	ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی "حفظ الایمان" کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں۔ (حسام الحرمین ص۹۳،۹۴)

پھر علمائے حرمین شریفین میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی بھی ہیں جو اردو زبان سے واقف ہیں ــــ نیز ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی دیکھ سکتا سمجھ سکتا ہے کہ استفتاء میں دیوبندیہ کا عقیدہ اپنے لفظوں میں پیش کر کے اس کے متعلق استفسار نہیں کیا گیا بلکہ خود دیوبندیہ کی **بولیاں** پیش کر کے صاف صاف ان **بولیوں** کے بارے میں پوچھا گیا

ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات الدین	آیا یہ لوگ اپنی ان **بولیوں** میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

(حسام الحرمین ص۹۲)

نیز صرف قول وعقیدہ کے متعلق بھی سوال نہیں کیا گیا بلکہ **قائلین کے نام** لے کر ان کا حکم پوچھا گیا تو یہ کور دیدہ کیا کہے گا

کیا یہ کہے گا کہ ان حضرات نے یہ **اطمینان کیے بغیر** کہ استفتاء میں پیش کی ہوئی حفظ وبراہین وتحذیر کی بولیاں ان اصل کتابوں کے مطابق ہیں ــــ اور یہ **غور کیے بغیر** ــــ ان بولیوں میں کسی طرح کا کوئی اسلامی پہلو نہیں ــــ دیوبندیہ کی بولیوں کو کفر صریح اور دیوبندیہ کو ایسے کافر ومرتد قرار دے دیا کہ جو دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ــــ حاشا کہ وہ **علمائے ربانیین** بے غور واطمینان کے **نام بنام** ایسا سخت حکم فرمائیں۔

خود "حسام الحرمین" میں ہے حضرت مولانا علی بن حسین مالکی علیہ الرحمہ مدرس مسجد حرام فرماتے ہیں

حضرۃ المولی احمد رضا خان اطلعنی علی وریقات بین فیھا کلام من حدث فی الھند	حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے کلام بیان کیے جو ہند میں

من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ، وخلیل احمد وخلافھم من ذوی الضلال والکفر الجلی ؛ وان منھم من تکلم فی حق رب العالمین ؛ ومنھم من الحق النقص باصفیائہ المرسلین ، وانہ قد ابطل کلام کل من ھؤلآء المضلین ، برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراھین ، وامرنی بالنظر فی کلام ھؤلآء القوم ؛ وماذا یستحقونہ من اللوم ؛ فنظرت اطاعۃ لامرہ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذلک الھمام یوجب ارتدادھم فھم یستحقون الوبال ؛ بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ؛

(حسام الحرمین ص۱۲۲)

نے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و **رشید احمد** و **اشرفعلی** و **خلیل** احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے** ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العلمین کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے **کلام میں غور کروں** اور **دیکھوں** کہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے ان لوگوں کے **اقوال** میں **نظر** کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان **لوگوں** کے **اقوال** ان کا **کفر واجب** کر رہے ہیں تو وہ سزا وار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔

اللہ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے کتنا صاف تر فرمایا

" النظر فی کلام ھؤلآء القوم " | ان لوگوں کے کلام میں غور کروں۔

اور مکر باطل کی جڑ کیسی کاٹ ڈالی کہ

" نظرت فی کلامھم . . . . یوجب ارتدادھم " | ان لوگوں کے اقوال میں غور کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔

نیز شیخ مالکیہ مدینہ طیبہ حضرت مولانا سید احمد جزائری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھذا السؤال مع الاعمان ، الذی عرضہ حضرۃ الشیخ احمد رضا خان ؛ متع اللہ المسلمین بحیاتہ ؛ ومتعہ بطول العمر

استفتاء جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا اس کے اندر جو کچھ تھا میں نے **نہایت غور سے دیکھا**۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر

والخلود فی جناتہ ؛ فوجدت ما نقلہ من الاقوال الفظیعۃ ؛ عن اھل ھذہ البدعۃ الشنیعۃ ؛ کفرصراح ؛

اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے تو میں نے پایا کہ وہ ہولناک **بولیاں**، ہولناک **اقوال صریح کفر ہیں** جو ان بری بدمذہبی والوں سے انھوں نے نقل کیے۔

یہی وہ **غور وخوض** اور **اظہار حکم شرعی** ہے جس کی گذارش تمام **علمائے حرمین شریفین** سے استفتاء میں کی گئی تھی جسے ان حضرات نے باحسن وجوہ **شرف قبول بخشا** ——— مگر کور دیدہ کو کچھ نظر نہ آیا اور کیسے نظر آئے جب کہ اس کا مقصود تو صرف یہ تھا کہ ——— کسی طرح اس کے اور اس کے اپنوں کے کفر پر پردہ پڑے اور عام مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آئے۔

اب کہ وہ مضمون مضمون کی رٹ لگانے والا کور دیدہ تو درگور ہوا اس کے اتباع واذناب چشم انصاف رکھتے ہوں تو ——— شمشیر حرمین کی ان تابشوں کے لیے جو ان حضرات کے کلام باصواب کاشف حجاب دافع شک وارتیاب سے ہویدا ہیں۔ چشم انصاف کے دریچے کھولیں ——— اور ——— مکر باطل وفریب کفر کے دلدل سے نکلیں ——— ورنہ ——— اپنے اس کور دیدہ کی مضمون مضمون کی رٹ کو بیٹھ کر روئیں ——— جسے گستاخان بارگاہ رسالت پر فریفتہ ہوکر حمایت کفر وارتداد کے نشہ میں چور ہوکر اس کی کچھ پروا نہ رہی تھی کہ ——— عالم اسلام وسنیت ہی میں نہیں بلکہ دنیائے علم وفہم میں بھی کیا کچھ اس کی رسوائی ہوگی اور جہالت وعشق اجبار دیوبندیت سے دنیا اسے مطعون کرے گی ——— وہ مفید ومضر کی تمیز سے آنکھیں بند کرکے "حسام الحرمین" میں مولینا شیخ ابو الخیر میرداد کی تقریظ سے "الکشاف" ص۲۰۹ میں یہ جملے نقل کرلایا

——— " فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

——— " جس شخص نے یہ اقوال کہے ان پر اعتقاد رکھتے ہوئے جیسے کہ اس رسالہ میں بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں وہ بیشک کافروں گمراہوں میں سے ہے " ———

اور پھر اس پر اپنی جہالت وحماقت اور شقاوت وغباوت کی جولانی دکھاتے ہوئے یوں بول پڑا

——— " اس میں صاف تصریح ہے کہ جو مضمون فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ میں لکھ کر پیش کیا ہے اس مضمون پر

حکم کفر کی تصدیق فرما رہے ہیں اور یہ بھی فرمارہے ہیں کہ اگر قائل اس کا معتقد ہو کیونکہ رسالہ میں ان علمائے دیوبند کو اس مضمون خبیث کا معتقد بتایا گیا ہے ۔ اب ذرا غور کیجیے وہ جب صاف صاف تبری و تحاشی کے ساتھ متعدد بار اس کا انکار کر چکے اور اس مضمون کو خود کفری مضمون بتا چکے اور ایسے مضمون کے قائل باعتقاد بلکہ بغیر اعتقاد کو بھی کافر و خارج اسلام بتا چکے اور اس عبارت کا مضمون صحیح بھی بیان کر چکے تو یہ حکم کفر حسب ارشاد علمائے حرمین بھی ان لوگوں پر کیسے ہوگیا "۔ (الکشاف ص۲۰۹)

اس جہالت وحماقت کی کوئی حد ہے ــــــ حضرت مولینا میر داد علیہ الرحمہ تو فرما رہے ہیں کہ ــــــ جو ان بولیوں کا معتقد ہو کافر ہے ــــــ اور یہ کوریدہ لے اڑا کہ ــــــ بنائے ہوئے مضمون پر حکم کفر کی تصدیق ہے ــــــ منقول اقوال دیوبندیہ ــــــ اور ــــــ بنائے ہوئے مضمون ــــــ میں تمیز نہیں اور اکابر علمائے حرمین شریفین اور امام اہلسنت کے کلام کو جانچنے پرکھنے کی ہوس ؟ ع

ایں خیال ست ومحال ست جنون

رہا دیوبندیہ کا دن دوپہر کے سورج کا انکار کرنا یعنی اپنی بولیوں میں کفر وتوہین ہونے سے منکر ہونا تو **اولاً** "صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ــــــ ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے ــــــ مثلاً زید نے کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم ومعلق ـ جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اَلَاۤ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰهُ ای اَمْرُاللّٰه ــــــ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنیٰ مراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں ۔ شفا شریف میں ہے

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل | صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا ۔

شرح شفائے قاری میں ہے

ھو مردود عند القواعد الشرعیة ۔ | ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے ۔

نسیم الریاض میں ہے

لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ۔ | ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی ۔

فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے

والفظ للعمادی قال انا رسول اللّٰه اوقال بالفارسیة من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر ۔ | اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنیٰ یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی "ـــ (تمہید ایمان ص۳۶، ۳۸)

تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر ــــــ متعذر حقیقت میں تاویل نہیں ــــــ **تحویل وتحریف ہے** بزعم مرتکب یا تجریداً متعذر پر بھی تاویل کا اطلاق ہے ۔ اور ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل ۔ صریح ومتعین المعنیٰ لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا ۔ یہاں تاویل سے تاویل متعذر ہی مراد ہے یعنی متعین میں قائل جو کچھ بات بنائے گا وہ تاویل متعذر ہی ہوگی ۔ کیونکہ تاویل متعذر نہ ہو بلکہ تاویل قریب یا بعید ہو تو پھر متعین متعین نہیں رہے گا ۔

ثانیاً دیوبندیہ نے برزور زبان اپنی بولیوں میں جو تاویلات یعنی تحریفات کیں ان کا بھی رد رسائل اہل حق مثلاً تمہید ایمان، وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر وغیرہ سے پا چکے اور جواب سے عاجز وساکت ومہر بہ لب رہے ــــــ تو اپنی بولیوں کا مطلب کفر وتوہین ہونا خود بھی قبول دیا ۔

اور ضرور دیوبندیہ ان بولیوں کے معتقد ہیں اس لیے کہ ان بولیوں کے بکتے وقت لکھتے وقت دیوبندیہ سوتے نہ تھے، پاگل نہ تھے، شراب پیے ہوئے نہ تھے اور جب وہ بولیاں نہیں ہیں مگر کفر وتوہین ـ تو یقیناً کفر وتوہین ہی ان کی مراد اور ان کا اعتقاد ہوا ــــــ تو مولینا میر داد ممدوح نے جو معتقد الہا فرمایا ـ دیوبندیہ کا حال واقعی ہوا ــــــ اور وہ بسط البنانی تکفیر بھی کہ

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں "ـــ (بسط البنان ص۲۱)

خود تھانوی جی کی تکفیر ہوئی ــــــ اور خود ان کے اپنے منہ سے ہوئی ۔ تو مولانا میر داد علیہ الرحمہ کے معتقد لہا فرمانے سے **بجنوری جی** یا دیوبندیہ کو کیا نفع ملا ؟ ۔

پھر علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ سے یہ نقل کیا

"فھم والحال ما ذکرت مارقون من الدین اھ "ـ

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

"یعنی تم نے جو حال ان کا بیان کیا ہے اگر وہ ایسے ہی ہیں تو بیشک وہ لوگ دین سے باہر ہیں "

یہاں بھی یہ کندۂ ناتراشیدہ ترجمہ عبارت میں اور بعد میں بھی اگر لگا کر والحال کو شرط بنا کر خوب لیے اڑا۔ اس جاہل گنوار کو تمیز نہ ہوئی کہ **والحال** شرط مشعر عدم جزم ہے **یا بعد جزم، بیان بنائے حکم تکفیر ہے۔**

اگر علم و فہم کی کچھ بھی بینائی ہوتی تو اسی سے متصل اوپر کے جملے بھی دیکھتا جن میں علامۂ موصوف نے بلا شرط صاف فرمایا

وان ائمة الضلال الذين سميتهم كما قلت ومقالك فيهم بالقبول حقيق فهم والحال ما ذكرت مارقون من الدين۔	اور بیشک گمراہی کے وہ **پیشوا** جن کا تم نے **نام لیا** **ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا** اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں۔

یعنی وہ دیوبندیوں کی تکفیر حتماً جزماً فرما رہے ہیں اور والحال سے دیوبندیہ کی تکفیر جزمی حتمی کی **بنا** بتا رہے ہیں یعنی دیوبندیہ نے اپنی "حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی" میں جو صریح و متعین و ناقابل تاویل کفریات و کلماتِ توہین بکے ان کی وجہ سے وہ کافر ہیں ــــــ مگر بجنوری جی کو یہ سمجھ کہاں ــــــ اگر تھوڑی بہت تھی تو بھی نثارِ دیوبندیت ہو گئی۔

پھر علامہ برزنجی مرحوم کی تقریظ سے بجنوری جی نے یہ جملہ نقل کیا

ــــ "هذا الحكم لهؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم هذه المقالات الشنيعة اھ" ــــ

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

ــــ "یعنی یہ حکم کفر ان فرقوں ــــ اور اشخاص پر جب ہے کہ جب ان سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں "

علامہ موصوف نے صاف صریح مقالات (بولیاں) فرمایا اور انہیں بولیوں کو شنیعہ (گندی خراب) کہا تھا اس کا ترجمہ تو کوردیدہ "مقالات" کر گیا مگر فوراً ہی بحکم الکفرة ملة واحدة یہود سے ترکہ میں ملی احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھی تو "یعنی" کا پچر لگا کر "مقالات مطابقۂ اصل" کو "مضامین مخترعۂ غیر" بنایا اور یوں بول پڑا

ــــ "یعنی جو مضمون رسالہ میں لکھ کر پیش کیا گیا؟ اس کے ثبوت شرعی ہو جانے پر حکم کفر ہے " ــــ (انکشاف ص۲۱)

اس اندھیر کی کوئی حد ہے؟ وہ "مقالات شنیعہ" فرمائیں اور یہ کوردیدہ "مضامین مخترعہ" لے اڑے

بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

نیز علامہ محمد بن حمدان محرسی مالکی علیہ الرحمة والرضوان کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

ــــ "وهؤلاء ان ثبت عنهم ما ذكره هذا الشيخ من ادعاء النبوة للقادياني وانتقاص النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من رشيد احمد وخليل احمد واشرفعلى المذكورين فلا شك في كفرهم۔ یعنی جو کچھ اس شیخ (یعنی فاضل بریلوی) نے ان لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے ادعائے نبوت قادیانی اور تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی سے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان کے کفر میں کچھ شک نہیں " ــــ

پھر اس پر اپنی جہالت کی ترنگ میں کہا

ــــ "صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ ہم اپنے لیے ثابت ہو جانے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ فاضل بریلوی کے بیان کردہ مضمون کے لیے فرما رہے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے اور کوئی شبہ کلام و متکلم اور تکلم میں باقی نہ رہے اس وقت یہ حکم کفر ہے " (انکشاف ص۲۱)

بجنوری جی کو علم سے کچھ لگاؤ رہ گیا تھا؟ یا سب دیوبندیت پر نچھاور کر دیا تھا؟ ــــ یہ شبہہ فی الکلام شبہہ فی التکلم شبہہ فی المتکلم بجنوری جی سمجھتے بھی تھے یا سنی سنائی رٹی رٹائی پر شیخی بگھارنے کے عادی تھے اگرچہ اس کے نتیجے میں جہالت و غباوت کے القاب ان کا نصیبہ اور رسوائی کے ہار ان کے زیب گلو بنیں۔

سنو! اشخاصِ متعینہ کی تکفیر جیسے موضوع عظیم الخطر پر تقریظ و تصدیق میں علامہ مالکی ممدوح کا ان شرطیہ فرمانا غایت احتیاط کی تعبیر ہے نہ کہ تصریح و التزامِ ادعائے عدم جزم جس سے بجنوری جی نے تعبیر کی۔

ورنہ بجنوری جی کے ہمنوا ذرا بتائیں تو ــــ جہاں شبہہ فی الکلام ہو شبہہ فی التکلم ہو شبہہ فی المتکلم ہو ــــ وہاں ایک **صالح دیندار متقی مخلص مفتی** کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟ ــــ کیا یہی ذمہ داری ہے کہ ــــ اگر لگا کر شخص متعین و متشخص پر تکفیر جیسا حکم عظیم الخطر اپنے قلم اپنے مُہر و دستخط سے لکھ کر شائع کرنے کے لیے فریق مخالف کے ہاتھوں میں تھما دے؟ ــــ بجنوری جی کو خوف خدا نہیں کہ ایمان ہی نہیں مگر شرم خلق بھی رخصت ہو گئی تھی؟ کہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے اور ــــ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور ــــ کا مظاہرہ کرتے کچھ حیا نہ آئی۔

مسلمانو! تم نے کچھ سمجھا؟ ــــ یہ کوردیدہ تمہارے خوف سے علمائے حرمین شریفین کے خلاف

کھلم کھلا کچھ بولنے کی جرأت نہ کرسکا —— مگر دل کی دبی زبان پر آہی گئی اور پردے پردے میں یہ کوردیدہ جہالت کا پلندہ —— ان حضرات معظمین کو معاذ اللہ —— غیر ذمہ دار، نا اہل، اور بے ثبوت کافی کلمہ گویوں کی تکفیر کرنے والا —— بتاگیا۔

آخر مقالہ ص۲۰ میں بجنوری نے علامہ عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مدرس مسجد کریم نبوی کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

—— " اما بعد فاذا ثبت وتحقق مانسب لہؤلآء القوم وھم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الامبیتوی واشرفعلی التھانوی واتباعھم مماھو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرھم "۔

پھر یعنی سے اس کا مطلب یہ بیان کیا

—— " یعنی جب ثابت اور متحقق ہو جائے جو کچھ اس شیخ نے (یعنی فاضل بریلوی نے) ان لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے جن لوگوں کی طرف جو مضامین منسوب کیے ہیں اگر یہ مضامین واقعی طور پر ان سے ثابت اور متحقق ہو جائیں تو بیشک ان لوگوں پر حکم کفر ہوگا "۔ (انکشاف ص۲۱)

اور "حسام الحرمین" کے ترجمہ " مبین احکام وتصدیقات اعلام " میں جو ثبت وتحقق کا ترجمہ صیغۂ ماضی سے کیا گیا اس پر بجنوری جی تلملا اٹھے اور لکھا کہ

—— " یہ بالکل خلاف واقعہ ہے نہ مولانا شلبی کی یہ مراد۔ نہ یہ ترجمہ قاعدۂ اکثریہ اغلبیہ کے موافق "۔

"مضامین مضامین" کا تلفظ پر فریب وجہالت نما تو اس کے منھ کو ایسا لگا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں بیسوں جگہ کتاب میں اسے دہرا گیا پھر بھی اسے اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مسلمان اہل ایمان اس کی اس جہالت وفریب میں مبتلا نہ ہوں گے اور لاکھ "مضامین مضامین، مطلب مطلب چلاتا رہے مسلمان اس کی ایک نہ سنیں گے اور عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلوں میں بٹھائے ہوئے اس کو اور اس کے سگے دیوبندیوں کو کافر مرتد ہی مانیں گے۔

ہم یہاں اس کی اس ہوس اور اس کے مبلغ علم کی کچھ زیادہ ہی خاطر کر دیں۔ علامہ شلبی موصوف نے کیا فرمایا

فاذا ثبت وتحقق مانسب لہؤلآء القوم مما ھو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرھم۔

جب کہ ثابت ومتحقق ہوا وہ جو استفتاء میں ان لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا تو بیشک یہ ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

اب "حسام الحرمین" کے استفتاء میں دیکھ لیجیے کہ دیوبندیہ کی نسبت کیا بیان کیا گیا ہے —— استفتاء میں دیوبندیہ کی "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کی بولیاں ہیں —— ان بولیوں کا عربی میں ترجمہ ہے —— اس ترجمہ میں بجنوری جی بھی کوئی فنی صرفی نحوی غلطی دکھانے سے عاجز رہے یہ عجز بجنوری جی کی طرف سے بھی اقرار ہوا کہ استفتاء میں کفریات وکلمات دشنام دیوبندیہ کا ترجمہ صحیح اور مطابق اصل ہے —— جیسا کہ ان کے سگے دیوبندیہ اس کا صریح اقرار پہلے ہی دے چکے —— نیز بجنوری جی اور تمام دیوبندیہ اس ترجمہ میں محاورہ کی بھی کوئی غلطی نہ دکھا سکے تو اس ترجمہ کا بامحاورہ ہونا بھی ان کے اور تمام دیوبندیہ کے نزدیک ثابت ومسلم ٹھہرا[۱] اور وہ دیوبندی بولیاں نہیں ہیں مگر صاف صریح متعین ناقابل تاویل کفر وتوہین، جس سے ان کے قائلین دیوبندیہ نے قطعاً یقیناً ہرگز ہرگز انکار نہ کیا اور نہ رجوع کیا تو شبہہ فی الکلام، شبہہ فی التکلم، شبہہ فی المتکلم میں سے کس کا رفع زمانۂ آئندہ کے لیے باقی رہا؟ —— کہ " فاذا ثبت وتحقق" کا ترجمہ مستقبل سے کیا جاتا —— اور کیا جاتا تو بھی دیوبندیہ کو اس سے کیا نفع پہونچ سکتا تھا —— دیوبندیہ صریح کفر بک چکے اور کافر ہو لیے اب کسی مفتی شرع کو اس کا ثبوت یقینی بہم نہ پہنچنے سے دیوبندیہ کا صریح کفر مٹ تو نہیں جائے گا —— اور اس مفتی شرع کے ثبوت وتحقق کی قید لگا دینے سے دیوبندیہ مسلمان تو نہ ہو جائیں گے۔

رہی عبارات دیوبندیہ میں وہ مکابرانہ مزوّرانہ مطلب آفرینی جس سے بجنوری جی نے " الکشاف" کے صفحات سیاہ کیے ان میں اکثر بلکہ سب دیوبندی پس خوردہ ہیں جس کے پرخچے متعدد رسائل میں اڑا دیے گئے کسی چھوٹے بڑے دیوبندی حتی کہ تھانوی صاحب کو بھی ان قاہر ردوں کے جواب کی سکت نہ ہوئی اور یوں عبارات —— "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کا کفر وتوہین میں متعین ہونا یعنی ان عبارتوں میں کسی صحیح قابل قبول اسلامی پہلو کی گنجائش نہ ہونا —— تھانوی اور سارے دیوبندیہ نے خود ہی قبول دیا۔

یہاں ان تمام مطلب آفرینیوں کے رد کی حاجت نہیں —— " وقعات السنان، ادخال السنان،

---

[۱] " قطع وبرید وتبدیل وتحریف " کے دیوبندی پس خوردہ بجنوری افتراء کا جواب ص۳۱ تا ص۳۹ میں "شمع منورہ بجات" ص۱۳۵ تا ص۱۴۰ سے گذرا۔۱۲

الاستمداد ' الموت الاحمر اور قہر واجد دیان " جیسی کتابیں ان مطلب آفرینیوں کے رَد کے لیے کافی ووافی ہیں تاہم بعض مطلب آفرینیوں کی جن میں بجنوری جی نے اپنا خون پسینہ بہایا ہے خبرگیری یہاں مناسب ہے ۔

تھانوی عبارت میں لفظ " حکم " سے اطلاق کا معنیٰ پیدا کرنے کے لیے بمصداق

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بجنوری جی نے بزعم خویش بڑی اونچی اڑان بھری اور " شرح ام البراہین " مطبوعہ مصر صـ۲۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ سے یہ نقل کیا

" اعلم ان الحکم یطلق عند اھل العرف العام علی اسناد امر الی الآخر ایجاباً وسلباً ویطلق عند المناطقۃ علی ادراك ان النسبۃ واقعۃ اولیست بواقعۃ وتسمی حینئذٍ تصدیقا ویطلق علی النسبۃ التامۃ الخ جان لو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتی ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر ۔ اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اسی کلمۂ حکم کا اطلاق نسبت تامہ پر بھی ہوتا ہے " (الکشاف صـ۱۲۹)

اس میں " حکم " کے تیسرے معنیٰ یعنی النسبۃ التامۃ کا اول تو مطلب گڑھا

" پوری پوری نسبت کرنا " (الکشاف صـ۱۲۹)

پھر اس جہالت پر یہ چُنائی چُنی کہ

" صاحب حفظ الایمان کا کلام علم غیب کی نسبت تامہ پر ہے جو اطلاق[1] عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " (الکشاف صـ۱۲۹)

---

[1] یہ اطلاق کی بناوٹ بھی بجنوری جی کی اپنی کمائی نہیں بلکہ وہی تھانوی پس خوردہ ہے تھانوی جی نے " بسط البنان " میں یہ بناوٹ گڑھی تھی جس پر رَد کرتے ہوئے " وقعات السنان " صـ۲۶ میں فرمایا ——— " اوّلا سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ ——— " زید کا عقیدہ کیسا ہے " (حفظ الایمان صـ۲) ——— نہ یہ کہ صرف لفظ (عالم الغیب کے اطلاق) کو پوچھتا ہو اگرچہ معنیٰ صحیح ہوں اسے یہ رسلیا (بسط البنان) والا یوں بناتا ہے کہ ——— " سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے " (بسط البنان صـ۲۶) ——— تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب دزد بکف چراغ (نہایت جھوٹا چور ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے) ہے ——— سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے یہ نری اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے " ۱۲ منہ

بجنوری صاحبان ! **اوّلا** التامۃ کے معنیٰ میں وہ تکرار " پوری پوری " کس لغت یا اصطلاح میں ہے ؟

ثانیاً اس پر یہ چنائی کہ ——— " علم غیب کی نسبتِ تامّہ اطلاقِ عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " ——— کیسی ڈھٹائی ہے ؟

کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو **عالم بالغیب ' عالم بالغیوب ' عالم الاسرار والخفایا** وغیرہ کہنے سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت تامہ نہیں ہوتی ؟

ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نسبتِ تامّہ ' نسبتِ ناقصہ کی مقابل ہے اگر سنّی مسلمان کہتا ہے کہ ——— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں ہیں رازوں کو جانتے ہیں ' پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں ——— تو اس میں ہرگز نسبتِ ناقصہ نہیں اور جب ناقصہ نہیں تو بیشک بالیقین **نسبتِ تامّہ** ہے اور **اطلاق عالم الغیب نہیں** ہے ——— **تو حصر کہاں رہا ؟** ۔

مگر بجنوری جی کو ایک نوسکھ طالب علم کے برابر بھی سمجھ نہیں ——— یا تھی مگر عشقِ دیوبند کفر و توہین کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس طوق جہالت کو اپنے گلے کا ہار بنایا کہ ——— علم غیب کی نسبتِ تامّہ کا اطلاق عالم الغیب میں حصر کیا ۔

اہل عقل و انصاف کے لیے مقام ' مقام عبرت ہے کہ ——— ایک باطل پرست ' باطل کی حمایت پر کربستہ ہوتا ہے تو یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ——— حق دلیلوں سے وہ باطل کو حق ثابت کرے ——— لامحالہ ایک باطل کے لیے کئی باطل کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے سو جھوٹ بولتا ہے ۔

ثالثاً ہاں بجنوری جی نے یہاں تھانوی پس خوردہ والی ایک بڑی عیاری پہلے ہی کی وہ یہ کہ حفظ الایمانی **سوال نہ لکھ کر اس کا خلاصہ** لکھا تاکہ من مانی مطلب آفرینی کی راہ ہموار رہے ۔ لکھتے ہیں

" اصل واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب سے استفتاء کیا گیا تھا جو چند سوالات پر مشتمل تھا آخری سوال اس کا یہ تھا جس کا **خلاصہ** یہ ہے ' زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات اس معنیٰ کر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے ۔ دوسرے بالواسطہ اس معنیٰ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب تھے اس سوال کے جواب میں مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اس بات پر کہ حق تعالیٰ کے سوا

دوسرے کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے دو دلیلیں بیان کی ہیں "ـــــ (الکشاف ص۱۲۵ تا ۱۲۶)

کیوں بجنوری صاحبان اس سوال میں صراحۃً صاف صاف یہ الفاظ نہ تھے کہ

"زید کا یہ **عقیدہ** کیسا ہے؟"ـــــ (حفظ الایمان ص۲)

یہ تو بجنوری جی کی منظور نظر " حفظ الایمان " ہے جو ببانگ دہل پکار رہی ہے کہ تھانوی جی سے ـــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی عالم الغیب **ماننا** ـــــ **اعتقاد کرنا** پوچھا گیا تھا ـــــ بجنوری جی اس **سباق** کے خلاف ـــــ عالم الغیب کے **اطلاق** (علم الغیب کہنے) ـــــ کی طرف جواب کا رُخ پھیر رہے ہیں؟ ـــــ زبان سے تو خوف آخرت و دین و دیانت کے وہ بلند بانگ دعوے ـــــ اور عملاً مکروزور و خیانت و بد دیانتی کا یہ عالم؟ ـــــ حکم کے تین معانی بجنوری جی نے خود نقل کیے اور پھر جہالت کی یہ ترنگ کہ

ـــــ" سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا "ـــــ (الکشاف ص۱۲۸)

کیوں بجنوری مُنشو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے اور حضور کے لیے علم غیب ماننے میں فرق ہے؟ ـــــ کیا حکم کے تین معانی جو بجنوری جی نے نقل کیے ان میں سے دوسرا معنیٰ' تصدیق و اعتقاد و اذعان نہیں جس کا ترجمہ ماننا ہے؟

اب تو آپ لوگوں کو کُھلا کہ **سوال عقیدہ** سے ہے اور اس کے جواب میں "حکم" بجنوری جی کے نقل کردہ معانی حکم میں سے دوسرے معنیٰ میں ہے یعنی اعتقاد و اذعان و تصدیق کیونکہ حکم کا یہی معنیٰ سوال اور سباق کے مطابق ہے۔

رابعاً اطلاق از قبیل **تلفظ** ہے اور بجنوری جی اپنے جاہلانہ استدلال میں حکم کے جن معانی کی نقل لائے وہ سب از قبیل **معانی و مفاہیم** ہیں اوّل و آخری تعبیر نسبۃ اور النسبۃ سے ہے ـــــ اور نسبت بولی نہیں جاتی ـــــ سمجھی جاتی ہے ـــــ اور **معنیٰ اوسط کا مسکن قلب** ہے وہ بھی از قبیل **لفظ** نہیں **زبان** اس کی مظہر ہے ولہذا کہتے ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ تو ان تینوں

معانی میں سے کسی بھی معنیٰ کے اعتبار سے **اطلاق پر حکم** کا اطلاق صحیح نہ ٹھہرا ـــــ تو بجنوری جی نے کھایا اور کال بھی نہ کٹا ـــــ ہاں بجنوری محنت و مشقت نے بجنوری جی کے نام علم پر پانی ضرور پھیر دیا۔

اب تشبیہ و برابری پر بجنوری جی نے **جو ریز** کی ہے اس پر کچھ سُن لیجئے بجنوری جی لکھتے ہیں

ـــــ" مولوی اشرفعلی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری "ـــــ (الکشاف ص۱۳۹)

ہم ابھی ثابت کیے دیتے ہیں کہ **دونوں** ہیں مگر پہلے یہ تو سنیے دروغ گو را حافظہ نباشد بجنوری جی نے یہیں ص۱۳۹ میں دو جگہ تھانوی تشبیہ و برابری پر معاذ اللہ اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ پڑھا یعنی تشبیہ و برابری کے کفر ہونے کا اقرار کیا ـــــ اور دو صفحہ آگے ص۱۴۳ پر کہا

ـــــ" تشبیہ مان ہی لی جائے تو بھی تنقیص و توہین نہیں پائی جاتی ہے "

تو پھر دو صفحہ پہلے وہ کیوں کہا تھا کہ

" یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء (یعنی بچوں پاگلوں جانوروں کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے "ـــــ (الکشاف ص۱۳۹)

ہاں یہ کہیے کہ وہ مسلمانوں کے ڈر سے کہا تھا ورنہ **دلی عقیدہ** تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ توہین نہیں' تنقیص نہیں' گستاخی نہیں' کُفر نہیں۔

بجنوری جی لکھتے ہیں

" لفظ "ایسا" ہرگز تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا "ـــــ (الکشاف ص۱۲۹)

اور پھر یہ مثال دے کر کہ

" زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اسے پسند آیا "ـــــ (الکشاف ص۱۳۹)

پوچھتے ہیں

" یہاں لفظ "ایسا" کو کس کی تشبیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے "ـــــ (الکشاف ص۱۳۹)

جی اس کی تشبیہ کے لیے ہے جسے بجنوری جی نے اپنے بطن فریب مآب میں چھپا رکھا بجنوری جی مہارتِ علم و فن کے آسمان چھوتے مظاہروں کے باوجود اردو زبان کے قواعد سے بھی جاہل تھے ـــــ سنیے

جہاں مشبہ و مشبہ بہ دونوں صراحۃً یا حکماً مذکور ہوں وہاں لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے، تشبیہ ہی کے لیے متعین ہوتا ہے اس کی مثال وہ نہیں جو بجنوری جی نے دی بلکہ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی کہے بجنوری جی نے تھانوی صاحب کی جو تھوڑی بہت حمایت کی ہے اس میں بجنوری صاحب کی کیا خصوصیت ہے ایسی تھوڑی بہت حمایت تو دربھنگی و ٹانڈوی و اجودھیا باشی نے بھی کی ہے ۔

اب تو بجنوری مُنشو ! کچھ شرما کر فرار و جہالت سے گریزاں ہو کر مانو گے کہ تھانوی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب اور (دیوبندی دھرم میں) بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب مشبہ و مشبہ بہ ہیں اور لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے ہے ۔

یہ تو تھی تھانوی عبارت میں تشبیہ ، اب برابری بھی دیکھ لو

تھانوی نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی کہ

"۔۔۔ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے ۔" (حفظ الایمان صث)

بجنوروی صاحبان گوش شنوا سے کھلتے ہوں تو سُنیں ۔۔۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کریم جلّ جلالہٗ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے اگر ان کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے ۔۔۔ تو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ **دیوبندی دھرم** میں پاگلوں جانوروں کو ایک آدھ بات جو غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح ہو جائے ۔۔۔ تو اس کے سوا تم اور کیا کہہ سکتے ہو کہ ۔۔۔ یہ لازم اس لیے آیا کہ ۔۔۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس ۔۔۔ اور پاگل چارپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں ایک برابر ہیں یا فرق ہے بھی تو بہت معمولی ۔ لہٰذا جیسے وہ اطلاق عالم الغیب صحیح ہونے کی علت ہو گیا یہ بھی ہو جائے گا ۔۔۔ تو صاف کھل گیا کہ ۔۔۔ بے ادب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بچوں پاگلوں جیسا علم مانتے اور علیت اطلاق کو اس پر متفرع جانتے ہیں ۔

اب تو نہ کہو گے کہ

"۔۔۔ برابری کے معنی کس قاعدے سے متعین ہوئے ۔" (الکشاف ص۱۳۹)

انتباہ

تھانوی صاحب کو یہ سب اور اس سے بہت زائد ان کی کفری عبارت کا مطلب ان کے جیتے جی کھول کھول کر دکھا دیا گیا ۔ سیکڑوں سوالات و ضربات ان کے سر پر نازل کیے گئے جن کے جواب سے عاجز و ساکت رہ کر "حفظ الایمان" میں کفر بکنے کے بعد "بسط البنان و تغییر العنوان" میں بے تعلق باتیں لا کر اور نئے کفریات بک کر تھانوی جی نے اپنی عبارت کا وہی مضمون وہی مطلب ہونا خود بھی قبول دیا جس پر "حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ" میں فتوائے تکفیر ہے اور یوں اپنی عبارت "حفظ الایمان" کو متعین فی الکفر بنا کر اپنے کفر پر خود اپنے ہاتھوں رجسٹری کر لی ۔۔۔ اور ان کی حمایت میں بجنوری جیسوں کے واویلوں اور "فلاں نے تکفیر نہیں کی" جیسے پوچ اور لچر استدلال بلکہ افترا و بہتان نے نادان دوستی کا کام کیا اور تھانوی صاحب کو ان کے کفر پر اور جما دیا اور ان کے پیچھے ان کے حامیوں کا دین و ایمان بھی تباہ و برباد ہو گیا ۔ بجنوری منش سوچتے ہیں یہ واویلے اور فلاں و فلاں کی چیخ پکار تھانوی صاحب سے کفر اٹھا دیں گے ؟ ۔۔۔ ہرگز نہیں ۔۔۔ یہ اللہ کا دین ہے اور وہ اپنے سچے وعدہ سے اپنے بندوں کو توفیق دے گا جو اس کے دین کی مدد کو اٹھیں گے ۔۔۔ تھانوی وغیرہ مرتدین کے فتنۂ توہین کے مقابلے میں سینہ سپر ہوں گے اور کلمۂ حق سے ان مرتدین کے مکر و بناوٹ کی ہر اندھیری کا فور کر کے ان دلدادگانِ توہین کا کافر و مرتد ہونا بے خوف و خطر بیان کریں گے ۔

اہلِ عقل و انصاف خود فیصلہ کر لیں کہ

بجنوری جی کی جہالتیں ، سفاہتیں اور افترائات و بہتانات کی ترنگیں آشکارا ہو جانے کے بعد ان کی زبانی یا بے ثبوت و حوالہ تحریری نقل و روایت کس درجۂ اعتبار و شمار میں ہو سکتی ہے ۔

اور مسلمان اپنے اسلاف کا یہ ارشاد یاد کر لیں

فَاعْلَمْ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكَ عَلَى الْحَقِّ وَلَا جَعَلَ لِلشَّيْطَانِ وَتَلْبِيْسِهِ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اِلَيْنَا سَبِيْلًا اَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ اَوَّلًا لَا تُوْقَعُ فِىْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ رَيْبًا اِذْهِىَ حِكَايَةٌ عَمَّنْ

اے عزیز اللہ پاک ہمیں اور تمہیں حق پر ثابت قدم رکھے اور ایسا کرے کہ شیطان کو ہم تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے اور ہمارے عقیدۂ حقہ پر باطل کی اندھیری ڈالنے کے لیے وہ ہمارے قریب نہ آسکے یقین رکھو کہ اس طرح کی حکایت اول تو کسی مومن کے

اِرْتَدَّ وَكَفَرَ بِاللّٰهِ وَنَحْنُ لَا نَقْبَلُ خَبَرَ الْمُسْلِمِ الْمُتَّهَمِ فَكَيْفَ بِكَافِرٍ افْتَرٰى هُوَ وَ مِثْلُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ هٰذَا وَالْعَجَبُ لِسَلِيْمِ الْعَقْلِ يَشْغَلُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ سِرَّهٗ وَقَدْ صَدَرَتْ مِنْ عَدُوٍّ كَافِرٍ مُبْغِضٍ لِلدِّيْنِ مُفْتَرٍ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

(شفا شریف ص۱۱۵)

دل میں کسی طرح کا شک نہیں ڈالے گی اس لیے کہ یہ حکایت وہ بیان کر رہا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور کافر و مرتد ہو گیا ہم کسی ایسے مسلمان کی خبر قبول نہیں کرتے جس پر تہمت ہو تو کافر کی کیسے قبول کریں گے حالانکہ اس نے اور اس جیسوں نے اس سے بھی بڑا افترا[1] کیا۔ تعجب ہے کہ عقل سلیم رکھنے والا ایسی حکایت کی طرف دھیان کیوں دیتا ہے جب کہ وہ ایسے کی زبان سے نکلی ہے جو دشمن ہے کافر ہے دین سے دشمنی رکھنے اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنے اور بہتان باندھنے والا ہے۔

دیوبندیہ کے کفر پر پردہ ڈالنے کی بجنوری جی کی ایک ناکام کوشش

صاحبِ جلالین پر خامہ فرسائی

بجنوری جی لکھتے ہیں

"فقیر نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بیان میں[2] صاحب جلالین میں کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص نہیں نکلی کہ انھوں نے وحی الٰہی کی قرارت میں القار شیطان اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر القائے مدح اصنام جو کہ سراسر شان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے بیان کیا۔ (انکشاف ص۲۳۲) ...... کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بتوں کی مدح بالقائے شیطان جاری ہونا ماننا توہین نہیں ہے (ص۲۳۳) ...... تفسیر جلالین میں تینوں مقامات مذکورہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا" (ص۲۳۴)

اس میں **بجنوری جی** نے اپنے بقول جس بیان میں **اپنے منہ توہین مانی** اور صرف توہین کے الفاظ ہی نہیں،

[1] قول "بڑا افترا" یعنی کفر و گستاخی - ۱۲ منہ

[2] "انکشاف" میں یوں ہی ہے - ۱۲ منہ

توہین کا صراحۃً **مضمون**[1] مانا اور اس بیان کو صاحب جلالین کا قول کہا اور صراحۃً صاحب جلالین کو اس کا قائل ٹھہرا کر لکھا

"تفسیر جلالین میں اسی مضمون کو صراحۃً بیان کیا" (انکشاف ص۲۳۴)

اور پھر بجنوری جی صاحب جلالین کے ویسے ہی مدح خواں رہے اس سے **بجنوری جی کا یہ دھرم** صاف آشکارا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے (معاذ اللہ) اور صرف الفاظ نہیں بلکہ توہین کا مضمون بیان کرے اور مضمون اشارۃً کنایۃً نہیں بلکہ صاف صریح ہو۔ بجنوری جی کے نزدیک یہ نہ کفر ہے نہ گمراہی ہے نہ کوئی گناہ ــــ اور ــــ وہ توہین کا صراحۃً مضمون لکھنے، بیان کرنے والا بجنوری جی کے نزدیک نہ کافر ہے نہ گمراہ نہ مجرم ہے ــــ جس کا صاف مطلب ہے کہ ــــ بجنوری جی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر نہیں اور اس جرم ملعون سے بجنوری جی کے نزدیک کسی مدعیٔ اسلام شخص کے اسلام پر کچھ آنچ نہیں آتی ــــ یہ ہے بجنوری جی کے **دل کی دبی** ــــ جو توہین کو کفر اور توہین کرنے والے کو کافر ماننے کے ہزار **ریائی اقراروں** کے باوجود بجنوری جی کے منہ سے **پھوٹ پڑ رہی** ہے۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں سُنّی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور کے صدقے حضور سے نسبت رکھنے والوں کی تعظیم ہمارے دلوں میں پیری ہوئی ہے کلمۂ اسلام کا احترام ہم ہی جانتے ہیں

---

[1] دیوبندیوں کی عبارات میں **توہین کے مضمون ہونے** کا بجنوری جی جگہ جگہ انکار کیے ہیں اسی سلسلے میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے "انکشاف" ص۲۲۳ پر لکھا

"جو **مضامین** خبیثہ ان عبارات کے فرض کیے گئے ہیں ان **مضامین** خبیثہ کے **کفر** اور اس کے **قائل کے کافر** ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا"

یعنی بجنوری جی باور کرا رہے ہیں کہ ــــ توہین کے مضمون پر وہ تکفیر کرتے ہیں ــــ مگر یہ بجنوری جی کے ہاتھی دانت ہیں جو دکھانے کے ہوتے ہیں کھانے کے نہیں ــــ یہاں بجنوری جی نے اپنا دھرم صاف کھول دیا کہ ــــ توہین کے کھلے ہوئے صراحۃً مضمون پر بھی وہ تکفیر نہیں کرتے۔ ۱۲ منہ

ـــــ اور جسے بارگاہ رسالت کا یقیناً گستاخ جانتے ہیں اسے بالیقین کافر مرتد مانتے ہیں ـــــ

ہم بحمدہ تبارک وتعالیٰ ببانگ دہل اعلان حق کرتے ہیں کہ ـــــ صاحب جلالین نے نہ تو ہرگز ہرگز توہین وتنقیص کے الفاظ کہے نہ معاذ اللہ توہین وتنقیص کا صراحۃً یا اشارۃً مضمون کیا۔ **صاحب جلالین نے یہاں اپنا کوئی قول وکلام ہرگز نہ لکھا** ـــــ بلکہ صاحب جلالین نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ ایک روایت تھی جسے نقل کر دیا ـــــ اور **نقلِ روایت مستلزم اعتقاد وقبول نہیں** ـــــ

ـــــ تو صاحب جلالین بالجزم کسی مضمون توہین کے قائل وقابل بالالتزام نہیں ہوئے ـــــ اور کوئی شک نہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں ـــــ اسی طرح روایات احادیث میں جہاں ظاہر، نص، مفسر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں۔

اور یہ روایت اقسام اوائل سے نہیں ـــــ بلکہ اقسام اواخر میں قسم "**مشکل**" سے ہے۔

ولہٰذا علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کی تعبیر "مشکل" سے کی کہ فرمایا ـــــ

لنا فی الکلام علی مشکل ھذا الحدیث ماخذین (شفا شریف ثانی ص۱۰۱)	اس مشکل حدیث پر کلام میں ہمارے لیے دو ماخذ ہیں۔

اور قرآن کریم وحدیث صحیح میں جو "مشکل" ہو اس کا اولین حکم یہ ہے

اعتقاد الحقیقۃ فیما ھو المراد (نور الانوار ص۹۰)	مشکل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے شارع کی جو بھی مراد ہے حق ہے۔

اور ثانیاً مشکل کا حکم یہ ہے

ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان یتبین المراد (نور الانوار ص۹۰)	وہ کلمہ مشکل کس کس معنیٰ میں آیا ہے اسے تلاش کرے اور کافی غور وخوض کرے کہ ان میں سے یہاں کس معنیٰ میں ہے یہاں تک کہ مراد ظاہر ہو۔

تو صاحب جلالین علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس روایت کو نقل فرمانا محض اہل علم وصاحبان بصیرت کے سامنے

روایت کو پیش کر دینا ہے تاکہ بر تقدیر صحت روایت وہ حضرات اپنی طلب وتامل سے روایت کی حقیقی و واقعی مراد تک پہونچیں ـــــ **تو صاحب جلالین ظناً بھی کسی مضمونِ توہین کے قائل وقابل نہیں ہوئے**۔ محشی جلالین نے صاحب جلالین کا یہی مقصد سمجھا لہٰذا حواشی میں کافی تفصیل سے ردّ وتاویل کا ذکر کیا اور حکم مشکل، طلب وتامل کی نظر حکم بھی کرتی ہے کہ روایت مذکورہ

ـــــ "قد قرأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سورۃ النجم بمجلس من قریش بعد اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی ۝ بالقاء الشَّیْطٰنِ علی لسانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ تلک الغرانیق العلیٰ ۝ وان شفاعتھن لَتُرْتَجٰی ۝ ففرحوا بذلک ثم اخبرہ جبرئیل بما القاہ الشیطان علی لسانہ من ذلک فحزن فسلی بھذہ الآیۃ لیطمئن" ـــــ (جلالین ص۲۸۳)

میں **قرأ کا مفعول بہ محذوف ہے** اور وہ "بقیۃ السورۃ" ہے اور "تلک الغرانیق" الخ قرأ کا مفعول بہ نہیں بلکہ **القاء مصدر کا مفعول بہ ہے** علی لسانہ میں علیٰ بمعنیٰ **بائے الصاق** ہے اور **لسان بمعنیٰ تکلّم** ہے جیسا کہ تاج العروس میں ہے[1] یا **لسان بمعنیٰ نغمہ** ہے جیسا کہ شفا شریف ثانی ص۱۰۱ میں ہے

ـــــ "محاکیا "نَغْمَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ـــــ

پھر علامہ علی قاری نے "نغمۃ" کی تفسیر **لہجہ وآواز** سے کی اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا

الظَّاھِرُ اَنَّہٗ اُرِیْدَ بِہٖ ھُنَا الصَّوْتُ مُطْلَقاً (نسیم الریاض چہارم ص۹۰)	ظاہر یہ ہے کہ نغمہ سے یہاں مطلقاً آواز مراد ہے

تو علیٰ لسانہٖ کا معنیٰ ہوا ـــــ "حضور کی تلاوتِ آیت سے ملا کر"[2] جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان

---

[1] تاج العروس ص۳۷۶ میں مررت بہ کے الصاق مجازی کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ صحاح کا نک الصقت المرور بہ (گویا تم نے اپنا گزرنا اس سے ملایا) یعنی الصقت متعدی لائے ہیں ولہٰذا تفسیر خزائن العرفان پ۱۷ع۱۳ سورۂ حج زیر آیت ۵۲ یہی تعبیر اختیار کی فرمایا

"شیطان نے مشرکین کے کان میں دو کلمے ایسے کہہ دیئے" ۱۲ منہ

میں ہے ـــــ یا یہ معنیٰ ہوا ـــــ حضور کی آواز سے ملا کر یا آواز اور تلاوت کے لہجہ و انداز سے ملا کر ـــــ جیسا کہ شفا و شروح شفا سے گذرا اور بہرحال " علیٰ لسانہ " القاء مصدر کا **ظرف** ہے ۔ القاء کا بذریعۂ علیٰ **مفعول بہ** نہیں ہے ۔ القاء کا بذریعۂ علیٰ مفعول بہ **اَسْمَاعِهِمْ** ہے جو مقدّر ہے[1] (یعنی علیٰ اسماعہم ای قریش) من غیر علمہ القاء مصدر سے متعلق اور القاء کا **ظرف** ہے اور بالقاء الخ قد قرأ سے حال ہے اور معنیٰ روایت یہ ہیں

حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورہ نجم کی تلاوت میں اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۔ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی کے بعد بقیہ سورۃ کی تلاوت فرمائی جب کہ شیطان نے اس سے ملا کر یا حضور کی آواز کی نقل بنا کر بتوں کی تعریف کے دو کلمے تلک الغرانیق الخ قریش کے کانوں میں ڈال دیئے اس سے قریش خوش ہوئے (سمجھے کہ حضور نے معاذ اللہ ان کے بتوں کی تعریف کی) وحیِ الٰہی کی تبلیغ و تعلیم میں مشغول ہونے کے سبب حضور کا التفات اس القائے شیطانی کی طرف نہ گیا۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب عرض کی کہ شیطان نے یہ کچھ قریش کے کانوں میں پھونکا ہے تو حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو رنج ہوا اس پر اللہ عزّوجل نے اس آیت سے اپنے محبوب کو تسلّی دی وہ آیت یہ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ	اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے[2] سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان نے

[1] بجنوری جی نے جلالین کے اسی صفحہ سے جو " بما القاہ الشیطان علی لسان النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ثم ابطل اھ " نقل کیا ہے اس میں بھی علیٰ لسان کا یہی معنیٰ ہے ۔ ۱۲ منہ

[2] تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا ـــــ " **شانِ نزول** جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی پڑھ کر حسبِ دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلّی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی " ۱۲ منہ

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ (پ ۱۷ ع ۱۴ سورۂ حج آیت ۵۲ اور ۵۳)	ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک ستمگار دُھر کے جھگڑالو ہیں ۔

صاحبِ جلالین کی جلالتِ علمی مقتضی ہے کہ خود انہوں نے یہی یا اس جیسا بے غبار معنیٰ اس روایت کا سمجھا ورنہ جس معنیٰ پر بجنوری جی نے " توہین نہیں نکلی ؟ " بہ استفہام انکاری کہا اور اپنی خباثتِ قلبی سے توہین کا صراحۃً مضمون صاحب جلالین کے سر دھر دیا ہے ۔ اس معنیٰ پر روایت کے الفاظ مختل ہو کر رہ جائیں گے اور حاشا کہ صاحب جلالین جیسا عالم اس حالت میں اس روایت کو نقل کرے اور اپنی تفسیر میں جگہ دے ـــ مختل ہم نے اس لیے کہا کہ شروع میں " قد قرأ " اور بیچ میں " من غیر علمہ " متضاد ٹھہریں گے اس لیے کہ اس معنیٰ پر قد قرأ (معاذ اللہ) التزام قراءتِ مدحِ اصنام کو بتاکید بیان کرے گا اور التزام بے علم کے ممکن نہیں[1] ـــــ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے ـــــ عامۂ بشر میں دیکھ لیجئے ـــــ جو بات کسی سے ایسی سرزد ہوئی جس کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ـــــ کون ذی شعور اس بات کی اس کی طرف نسبت التزامی کرے گا ؟ ـــــ اور اس کی بے خبری جانتے ہوئے یوں بیان کرے گا کہ ـــــ بیشک فلاں نے یہ بات کہی اور اس کہنے کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی ۔

ولہٰذا صاحب جلالین کا دامن توہین یا قبولِ توہین جیسی کفری نجاست سے قطعاً پاک و صاف قرار پایا نیز آیت

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ (پ ۱۷)	اور بیشک ظالم لوگ شقاق بعید میں ہیں ۔

[1] صدورِ افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں ۔ ۱۲ (فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۵/۲۱۷ ص ۵۱۱، الیاقوتۃ الواسطۃ ص ۳)

کے تحت جو ہے

—— " خلافٍ طویلٍ مع النبی والمؤمنین حیث جریٰ علیٰ لسانہٖ ذکر اٰلھتھم بما یُرضیھم ثُمّ

ابطل ذٰلک " —— (جلالین صفحہ مذکور)

یہ "جری علیٰ لسانہٖ " زعمِ ظالمین کا بیان ہے یعنی جری علیٰ لسانہٖ زعمامنھم یا علیٰ زعمھم جیسا کہ خود الفاظِ عبارت سے مفہوم ہو رہا ہے —— یعنی —— بیشک ظالم لوگ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور ایمان والوں کے ساتھ طویل جنگ ٹھانے ہوئے ہیں کیونکہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی زبانِ مبارک پر ان ظالموں کے گمان میں معاذ اللہ ان ظالموں کے بتوں کا چرچا ان ظالموں کی پسند کے مطابق جاری ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ اور باطل ہونا ظاہر فرما دیا۔

الحاصل صاف ظاہر و ثابت ہوا کہ صاحبِ جلالین کسی قول و مضمون توہین کے ہرگز قائل و بادی نہیں قابل نہیں —— صرف ایک " روایتِ مشکل " کے ناقل ہیں جب کہ تھانوی وغیرہ دیوبندی اشکال سے برکنار معانیِ کفر و توہین میں متعیّن عباراتِ حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی کے ناقل نہیں یقیناً قائل ہیں ان عبارات کے خود بادی ہیں حتیٰ کہ مثلاً زید جس کے عقیدے سے "حفظ الایمان" میں سوال ہے اس کے خواب و خیال میں بھی مطلق بعض علومِ غیبیہ کی بنا پر عالم الغیب ماننا نہ آیا ہوگا مگر تھانوی جی نے اسے اپنے جی سے گڑھ لیا اور جو زید کا عقیدہ اور صحیح منشا تھا یعنی علومِ کثیرہ عظیمہ وافرہ متظافرہ کی بنا پر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو عالم الغیب ماننا، تھانوی اس سے صاف نظر چرا گئے —— کیوں؟ —— صرف اس لیے کہ اس منشارِ صحیح پر اس گندی گالی یعنی بچّوں پاگلوں جانوروں کو بھڑانے کا موقع نہیں ملتا اور ان کا ناپاک مقصد توہین حاصل نہ ہوتا۔

بجنوری جی کے لیے اسی شفا شریف میں وہیں یہ درسِ عبرت تھا کہ

وَصَدَقَ الْقَاضِیْ بَکْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَالِکِیُّ حَیْثُ قَالَ لَقَدْ بُلِیَ النَّاسُ بِبَعْضِ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَالتَّفْسِیْرِ وَ تَعَلَّقَ بِذٰلِکَ الْمُلْحِدُوْنَ۔ (شفا شریف جلد ثانی ص۱۱۱)

قاضی بکر بن علاء مالکی نے سچ کہا جہاں فرمایا کہ یقیناً کچھ تفسیر لکھنے والوں اور بعض بد دین گمراہوں کے سبب لوگ آزمائش میں پڑ گئے اور باطل پرست ملحدین، ظاہرِ بعضِ روایتِ حدیث سورۂ نجم جیسی باتوں میں اُلجھ کر رہ گئے۔

یہ انہیں نظر نہ آیا اور نہ یہ بصیرت نصیب ہوئی کہ —— ایک عالمِ ربّانی کا فرمانا خود ان پر کیسا صادق آیا کہ —— اُس مصروف عن الظاہر محتمل للمعنی الطاہر نقل میں توہین بتا کر اس سے —— کفرِ صریح کے قائل، عباراتِ متعیّن فی الکفر کے بادی دیوبندیہ کو انھوں نے مسلمان ٹھہرانا چاہا اور اپنا دین لٹنے ایمان برباد ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

ایک آسان بات

بجنوری جی جگہ جگہ رونا روئے ہیں کہ فلاں عالم، فلاں جگہ کے عالم، فلاں مدرسہ کے عالم نے خبثائے دیوبندیہ کی تکفیر نہیں کی آخر یہ رونا کیوں؟ —— بجنوری جی خود کو اَن پڑھ کہتے اور ناسمجھ جاہلوں میں اپنا شمار تو کراتے نہیں تھے بلکہ مدعیِ علم تھے نہ صرف مدعیِ علم بلکہ نہایت قابلیت جتاتے اور دور رس ماہر کامل بنتے تھے —— تو پھر یہ فلاں و فلاں کی اوٹ میں منھ چھپانا کیوں؟ —— اجماع درکار تھا تو وہ تو ہو چکا

اِنَّ جَمِیْعَ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ کَافِرٌ مُّرْتَدٌّ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ۔ (المعتقد ص۱۴۶)

جو کوئی بھی نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی توہین کرے یا حضور کو عیب لگائے وہ بالاجماع کافر مرتد ہے۔

اب دیکھنا کیا باقی رہا تھا؟ —— صرف یہ کہ جو کچھ براہین و حفظ الایمان و تحذیر و فتوائے گنگوہی میں دیوبندیہ نے لکھا وہ کفر و توہین ہے یا نہیں؟ اور ہے تو متعیّن ہے یا کسی تاویل بعید ابعد ضعیف اضعف کی گنجائش رکھتا ہے —— اس کے لیے نہ اجماع تلاش کرنے کی حاجت تھی اور نہ منصبِ اجتہاد کی ضرورت —— اپنے اسی علم اور قابلیت و مہارت کو جس کے بجنوری جی مدعی تھے کام میں لاتے —— عباراتِ دیوبندیہ میں کوئی اپنا شبہہ تو بجنوری صاحب نے پیش نہ کیا پوری کتاب میں جو کچھ ہے دیوبندیہ ہی کا پس خوردہ یا اس پر حاشیہ آرائی ہے —— اپنے کفتِ لسان باطل کی وجہ میں خود ہی " بسط البنان " وغیرہ کو پیش کیا ہے (جیسا کہ "الکشاف" ص۵۵، ۵۸ میں ہے)

"بسط البنان" میں تھانوی جی نے جو کچھ مکروفریب کیا اور بزور زبان اپنی عبارت کا جو مطلب گڑھا اس کا قاہر رَد **وقعات السنان**، **ادخال السنان** اور **قہر واجد دیان** میں ـــــ نیز تحذیر و براہین سمیت حفظ الایمان کی دیوبندی بناوٹوں کا رَدّ متین "**الموت الاحمر**" میں نیز **فتوائے گنگوہی** سے انکار دیوبندیہ کا **خصوصی رَد** "**تمہیدِ ایمان بآیاتِ قرآن**" نیز
۱۳ ــ ۲۶

ل۔ بجنوری جی کی جہالت کہ فتوائے گنگوہی کی گنگوہی کی طرف نسبت کے انکار پر الخطُّ یشبہ الخطَّ سے دلیل لائے اور اپنے پاؤں پر تیشہ زنی کو فتاویٰ رضویہ کا حوالہ دیا جس میں صاف واشگاف تصریح موجود ہے کہ

"مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں" ـــــ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۵۳۳)

بجنوری جی یا ان کے ہمنوا استفتا بھیج کر تحریری فتویٰ بے دو گواہانِ عادل کے منگوانے کے قائل اور اس پر عامل تو نہ ہوں گے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی روک گئے ہوں گے کیونکہ جب الخطّ یشبہ الخطَّ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے تو کیا اطمینان ـــــ کہ فلاں مفتی ہی نے یہ فتویٰ لکھا ہے اس کے مہر و دستخط سے کسی جاہل گنوار یا کسی منافق غدار نے نہیں لکھا ـــــ یہ ہے مَبلغ علم اور اس پر میدانِ تحقیق و مبحثِ تکفیر میں بے تحاشا جولانی دکھانے کی وہ دھن۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے۔

فائدۂ نفیسہ: ـــــ "مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں" ـــــ (فتاویٰ رضویہ ص۵۳۳)

یعنی مفتی کا خط فتویٰ اسی کا مانا جائے گا ـــــ پھر جب اس فتوے کی مفتی کی طرف نسبت شائع ومشتہر ہو اور مفتی اس نسبت سے انکار نہ کرے تو وہ احتمال بعید بھی کہ ـــــ ممکن ہے فتویٰ مفتی کا نہ ہو کسی اور نے مفتی کے نام سے لکھ دیا ہو ـــــ مرتفع ہو جائے گا اور بغیر کسی احتمال وشبہہ کے وہ فتویٰ صراحۃً بداہۃً اسی مفتی کا قرار پائے گا ـــــ ولہذا "تمہیدِ ایمان" میں فرمایا

ـــــ "زید سے اس کا ایک مُہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رَد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

ان سب اور ان سے بہت زائد کا رَدّ بدیع "**الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد**" میں
۱۳ ــ ۳۷ ــ

امام اہلسنّت قدس سرّہٗ کی حیات مبارکہ ہی سے **چھَپ کر شائع ومشتہر ہے** ـــــ ان سب کو بہ نگاہِ عمیق و بہ نظرِ انصاف دیکھ لیتے۔ پھر بالفرض کفریاتِ دیوبندیہ پر ان قاہر رَدوں میں سے صرف ایک ایک رَد کو چھوڑ کر وہ سب کا جواب دے لیتے کفریاتِ دیوبندیہ پر محض ایک ایک دلیل باقی رہ جاتی تو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

دیکھے سُنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دَم سادھے رہے یہاں تک کہ دَم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا" ـــــ (ص۳۹)

فتوائے کذب گنگوہی کا یہی حال ہے ولہذا "تمہیدِ ایمان" میں فرمایا

ـــــ "وہ فتوے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک فوٹو کر علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رَد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزارِ حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رَد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفۂ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رَد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مَرا، اور مرتے دَم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا" (ص۳۸، ۳۹)

تو فتوائے گنگوہی کی اور اس میں مذکور کفر صریح کی طرف نسبت میں کیا شبہہ رہا۔

۱۲ منہ۔

دیوبندیہ کو شرعاً کافر مرتد ماننے کے سوا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ ہوتا بلکہ **بفرضِ محال** ایک بھی نہ سہی از اول تا آخر سب اعتراضوں کے جواب باصواب وہ دے لیتے (حالانکہ یہ قطعاً جزماً ناممکن ہے) تو بھی اس سے دیوبندیہ نہ مسلمان بنتے" اور نہ ہی ان کی تکفیر کے سوا بجنوری جی کو کوئی چارۂ کار ہوتا وہ کیوں؟ ہم سے سنیے

دیوبندیہ کے جیتے جی دیوبندیہ کے رد ہوتے رہے تکفیریں ہوتی رہیں دیوبندیہ کی کیٹیاں جڑ کر بیٹھیں مگر ان کفری عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نہ نکلنا تھا نہ نکلا ——— تو بفرض غلط وہ عبارتیں متعین نہ بھی تھیں تو یوں دیوبندیہ کے کفر میں متعین ہوگئیں ——— اب کسی بجنوری یا ہندی وغیرہ کی تاویلے ان عبارات کے قائلین کو کیا فائدہ؟ ——— وہ تو کافر کے کافر ہی رہے ——— اور ان سب حقائق کو دیکھتے سنتے جانتے بوجھتے بالیقین ان سے باخبر رہتے ہوئے کسی بجنوری وغیرہ کو دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان کی کیا گنجائش رہتی ——— تو صاف ظاہر و روشن ہوگیا کہ بجنوری جی نے جو کچھ ریز کی وہ حمایتِ دیوبندیت و حمیتِ کفر و ردّت کی رگ تھی جو پھڑک اٹھی اور بجنوری کے دین و ایمان کا کھلم کھلا صفایا کر گئی

اعاذنا اللہ تعالیٰ من ذٰلک وجمیع المسلمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ الصلوٰۃ والتسلیم وعلینا معھم وفیھم الیٰ یوم الدین والحمد للہ ربّ العٰلمین۔

اسرار احمد نوری

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنّت بدر الاسلام مانا پار بہریا

ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴۔

رجب ۱۴۲۴ھ۔

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجتِ الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حُسَامُ الحَرَمَین عَلٰی مَنحَرِ الکُفرِ وَالمَین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمۂ اردو

مُبِینُ اَحکَام وَتَصدِیقَاتِ اَعلَام

۱۳۲۵ھ

خوشی وشادمانی اسے کہ سنے اور مانے۔ اور حسرت وپشیمانی اسے کہ نہ سنے یا سن کر حق نہ پہچانے۔

النوریۃ الرضویہ پبلشنگ کمپنی
لاہور پاکستان

بسم الله الرّحمٰن الرّحیم ط
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسوله الکریم ط

سلٰمنا ورحمة الله وبرکاته
علٰی سادتنا علمآء البلد الامین ؛ و
قادتنا کبرآء بلد سید المرسلین ؛
صلّی الله تعالٰی وسلّم وبارك علیه و
علیهم اجمعین **وبعد** فان المعروض
علٰی جنابکم ؛ بعد لثم اعتابکم ؛
عرض محتاج فقیر ؛ مظلوم اسیر ؛
ذی قلب کسیر ؛ علٰی عظماء کرماء ؛
اسخیاء رحماء ؛ یدفع الله بهم
البلاءَ والعَنا ؛ ویرزق
بهم الهَنا والغَنا ؛ اَن
السنّة فی الهند غریبة ؛ وظُلُمٰت الفِتَن
والمحَن مهیبة ، قد استعلی الشرّ ؛ واستولی
الضّرّ ؛ وتفاقم الامر ؛ فالسنی الصابر علٰی دینه
کالقابض علی الجمر ؛ فوجب علٰی ذمة همة امثالکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسوله الکریم ط

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اُس کی
برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکۂ معظمہ کے
عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلّی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالےٰ
درود وسلام و برکت نازل کرے ہمارے نبی اور
سب انبیاء پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی
جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند
بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ، عظمت والے
کریموں، سخا والے رحیموں سے عرض کرے جن کے
ذریعے اللہ تعالٰی بلا و رنج دور فرماتا اور اُن کی
برکت سے خوشی و سودمندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ
مذہب اہل سنّت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں
اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب۔ شر بلند ہے اور ضرر غالب
اور کام نہایت دشوار، تو سنّی اپنے دین پر صبر کرنے والا
ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا۔ تو آپ جیسے

ہمزہ برائے مناسبت الف ہوگیا۔ ۱۲ ن ـــــ عه الغَنا، ویُضَمّ لغتان، او بالفتح مصدر و بالضم اسم (ق) ۱۲ ن

السادۃ القادۃ الکرام ؛ اعانۃُ الدین ؛
واھانۃ المفسدین ؛ اذ لیس بالسیوف
فبالاقلام ؛ فالغیاثَ الغیاثَ یا خیلَ اللہ ؛
یا فرسانَ عساکرِ رسول اللہ ؛ اَمِدّونا بمُدّۃ
، واَعِدّوا الدفع الاعداء عُدّۃ ؛ وشُدّوا
عَضُدنا فی ھٰذہ الشدۃ ؛ ومن المیسور ؛
علی قدر المقدور ؛ فی ابانۃ ھٰذہ الامور ؛
اَن رجلا من علماء بلادنا ؛ الملقب علی لسان
عمائدنا واسیادنا ؛ بعالم اھل السنۃ والجماعۃ
؛ وقف نفسہ علی دفاع تلک الضلالۃ و
والشناعۃ ؛ فصنف کتبا ؛ والف خطبا ؛
تنوف کتبہ[1] علی مائتین ؛ بھا للدین
زین ؛ وجلاء الرین ؛ منھا شرحُ علقہ
علی المعتقد المنتقد ؛ سماہ
المعتمد المستند ؛ وقد تکلم فی مبحث
شریف منہ علی اصول البدع الکفریۃ ؛

سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمہ ہمت پر مددِ دین اور تذلیل
مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی
فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوج
کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے، اور
دفعِ دشمناں کے لیے سامان مُہیا کرو اور اِس
سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے
ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے
کہ ہمارے شہروں کے علما سے ایک مرد نے جو ہمارے
سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقب عالمِ اہلِ سُنّت و
جماعت سے ملقّب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور
قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف
کیں اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں دو سو[1]
سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور
زنگ کا دور ہونا ہے اُن میں سے "المعتقد المنتقد"
کی شرح "**المعتمد المستند**" ہے اس کی ایک
مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر

[1] تلک عدتھا اذ ذاک اما الاٰن فقد تافت وللہ الحمد علی اربع مائۃ اھ مصححہ غفرلہ ـــــ یہ شمار اس وقت تھا
اور اب بفضلہٖ تعالیٰ چار سو ۴۰۰ سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ مصحح عفی عنہ ـــــ میں کہتا ہوں یہ خبر بھی حینِ حیات کی ہے
پوری عمر مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے ـــــ پھر وہ تصنیفات بھی محنت دیگراں کو اپنے خانے میں ڈال لینے کی
علت سے بری ہیں خود امام اہلِ سنّت تحدیثِ نعمت کے طور پر گویا ہیں ـــــ " بحونہٖ عزوجل فقیر کی عام تصنیفات افکار تازہ سے
مملو ہوتی ہیں حتی کہ فقہ میں جہاں مقلدین کو ابدائے احکام میں مجالِ دم زدن نہیں تحدثا بنعمۃ اللہ تعالیٰ " ـــــ اور اس کی صداقت
کے اعتراف و اظہار کو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ باعث سعادت جان کر دل آویز من کاس الکرام نصیب کی تصویر بارگاہِ امام میں
یوں نواسنج ہیں کہ ـــــ " صدقت یا سیدی لاریب فیہ اذ کان فضل اللہ علیک عظیما فاسلک من ذکوتہ حظا یسیرا۔
بملازمان سلطان کہ رساند ایں دعا را ، کہ بشکر بادشاہی بنواز دایں گدا را ـــــ الکلمۃ الملہمۃ ص۵۵ ۱۲ اسرار احمد نوری ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ اپریل ۲۰۰۷ء

مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا (جیسا کہ زیداً سیراً سیراً کے تحت بشیر الناجیہ ص۲۰ میں ہے) ۱۲

الشائعۃ الاٰن فی الدیار الھندیۃ ؛
نعرض منھا ذکر بعض الفرق بلفظہ
لیتشرف منکم بنظرۃ وتصدیق ؛ و
تفرحَ السنۃ ؛ ویُفرَّجَ عنھا کل محنۃ ؛
بعون التصویب منکم والتحقیق ؛ وتذکُرُوا
صریحا ان ائمۃ الضلال ؛ الذین سماھم
ھل ھم کما قال ؛ فمقالہ فیھم بالقبول
حقیق ؛ ام لا یجوز تکفیرھم ؛
ولا تحذیر العوام عنھم وتنفیرھم ؛
وان انکروا ضروریات الدین ؛
وسبوا اللہ رب العٰلمین ؛ وسبوا
رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامین المکین ؛ وطبعوا
واشاعوا کلامھم المھین ؛ لانھم
علماء مولویۃ ؛ وان کانوا من الوھابیۃ
، فتعظیمھم واجب فی الدین ، وان
شتموا اللہ وسید المرسلین ؛ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلی الہٖ وصحبہٖ اجمعین ، کما تزعمہ
بعض الجھلۃ من المذبذبین ؛ ویا سادتنا بینوا
نصر الدین ربکم ان ھٰؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم
دھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی و
وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا

کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں
اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت
میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و
تصدیق سے مشرف ہو اور سُنّت شادماں اور مسرور ہو
اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہبِ اہلِ سنّت پر
سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمایئے کہ وہ سردارانِ
گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی
ہیں جیسا مصنّف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں ان پر
لگایا سزاوارِ قبول ہے یا ان لوگوں کو کافر کہنا
جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے
اگرچہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ ربّ العٰلمین
اور اُس کے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہیں اور اپنا
یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں۔ اس لیے کہ
وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم
شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں،
جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان
مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے
ربّ عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمایئے کہ یہ لوگ
جن کا نام مصنّف نے لیا اور اُن کا کلام نقل کیا (اور
ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی
اعجازِ احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوے

رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا و
البراھین القاطعة حقیقةً له ونسبةً لتلمیذہ
خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان
لاشرف علی التانوی معروضاتٌ ؛ مضروبٌ
بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات ؛
ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات
الدین ؛ فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین،
فھل یفترض علی المسلمین اِکفارُھم کسائر
منکری الضروریات ؛ الذین قال فیھم
العلماء الثقات ؛ من شك فی کفرہ وعذابه
فقد کفر ؛ کما فی شفاء السقام والبزازیة
ومجمع الانھر والدر المختار وغیرھا من
الکتب الغرر ؛ ومن شك فیھم او وقف
فی تکفیرھم ؛ او عظمھم او نھی عن
تحقیرھم ؛ فما حکمه فی الشرع المبین ؛
لازلتم بفضل الله مفیضین ؛ علی المسلمین
احکام الدین ؛ آمین ؛ والصلاۃ والسلام
علی سید المرسلین ؛ محمد وآله
وصحبه اجمعین ؛

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت
اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد
خلیل احمد انبیٹھی کی طرف نسبت ہے۔ اور اشرفعلی
تھانوی کی حفظ الایمان کہ ان کتابوں کی عبارات
مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گیے ہیں)
آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریاتِ دین کے
منکر ہیں؟۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا
مسلمان پر فرض ہے کہ انھیں کافر کہے جیسا کہ تمام
منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں
علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر وعذاب میں
شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و
بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں
میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا انھیں کافر
کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی
تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟
آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکامِ دین کا
افاضہ فرماتے رہیں۔ اور درود وسلام نازل ہو تمام
رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
ان کے آل واصحاب سب پر۔

قال فی المعتمد المستند

بعد ما حقق ان صاحب البدعة المکفرۃ

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعتِ کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ

اعنی به کل مدع للاسلام منکر لشئ من
ضروریات الدین کافر بالیقین ؛ وفی
الصلاۃ خلفه وعلیه والمناکحة والذبیحة
والمجالسة والمکالمة وسائر المعاملات
حکمه حکم المرتدین ؛ کما نص علیه فی
کتب المذھب کالھدایة والغرر وملتقی
الابحر والدر المختار ومجمع الانھر و
شرح النقایة للبرجندی والفتاوی
الظھیریة والطریقة المحمدیة والحدیقة
الندیة والفتاوی الھندیة وغیرھا متونا
وشروحا وفتاوی) مانصه ولنعد
بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا
من ھؤلاء الاشقیاء فان الفتن
داھمة ؛ والظلم متراکمة ؛ والزمان
کما اخبر الصادق المصدوق صلی الله
تعالی علیه وسلم یصبح الرجل
مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی
مؤمنا ویصبح کافرا والعیاذ
بالله تعالی فیجب التنبه
علی کفر الکافرین المتسترین
باسم الاسلام ولاحول ولاقوۃ

دعویٔ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے
کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز
پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور
اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے
ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور
اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں
اُس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔
جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر وملتقی الابحر و
درمختار و مجمع الانہر وشرح نقایہ برجندی و
فتاویٰ ظہیریہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وفتاویٰ
عالمگیری وغیرہا متون وشروح وفتاویٰ میں تصریح
ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور
چاہیے کہ ہم گنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے
جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔
اس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور
ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور
زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور
صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اُن کافروں کے
کفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

الا باللہ۔

فمنهم المرزائية ونحن نسميهم
الغلامية نسبة الى غلام احمد
القادياني دجال حدث في هذا الزمان
فادعى اولا مماثلة المسيح وقد
صدق والله فانه مثل المسيح
الدجال الكذاب ثم ترقى به الحال
فادعى الوحي وقد صدق والله لقوله
تعالى في شان الشياطين يُوحِي بَعْضُهُمْ
إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا
اما نسبة الايحاء الى الله سبحنه
وتعالى وجعله كتابه البراهين الغلامية
كلام الله عز وجل فذلك ايضا مما
اوحى اليه ابليس ان خذ مني وانسب
الى الله العلمين ثم صرح بادعاء النبوة
والرسالة وقال هو الله الذى ارسل
رسوله في قاديان وزعم ان مما نزل
الله تعالى عليه انا انزلناه بالقاديان
وبالحق نزل وزعم انه هو احمد الذي
بشر به ابن البتول وهو المراد
من قوله تعالى عنه وَمُبَشِّرًا

بنائے ہوئے ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان میں سے ایک فرقہ مرزائیہ ہے اور ہم نے
ان کا نام غلامیہ رکھا ہے **غلام احمد قادیانی** کی طرف
نسبت۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں
پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور
واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا
مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا
کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک اُن کا
دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کو
رہا اُس کا اپنی وحی کو اللہ سبحنہ کی طرف نسبت کرنا
اور اپنی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب
بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے
اور نسبت کر رب العلمین کی طرف۔ پھر دعویٰ نبوت و
رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ
وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور
زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے
اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور
زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ
علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو
قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں

بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ
أَحْمَدُ وزعم ان الله تعالى
قال له انك انت مصداق هذه
الاية هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ ثم اخذ يفضل نفسه اللئيمة على
كثير من الانبياء والمرسلين صلوات الله
تعالى وسلامه عليهم اجمعين وخص
من بينهم كلمة الله وروح الله ورسول
الله عيسى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اى اترك ذكر ابن مريم فان غلام احمد
افضل منه واذ قد اوخذ بانك تدعي
مماثلة عيسى رسول الله عليه الصلاة و
السلام فاين تلك الايات الباهرة التي اتى
بها عيسى كاحياء الموتى وابراء الاكمه
والابرص وخلق هيأة الطير من الطين
فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله تعالى
فاجاب بان عيسى انما كان يفعلها بمسمريزم
اسم قسم من الشعوذة بلسان انكليزية قال

اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں
جن کا نام پاک احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں
اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس
آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے
رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے
سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اپنے نفسِ لئیم کو بہت
انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا
شروع کیا اور گروہ انبیاء علیہم السلام سے کلمۂ خدا و
روح خدا و رسول خدا عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو
تنقیصِ شان کے لیے خاص کر کے کہا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسول خدا
عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو
حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ
والسلام کیا کرتے تھے جیسے مُردوں کو جِلانا اور مادرزاد
اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک
پرند کی صورت بنانا پھر اُس میں پھونک مارنا اُس کا
حکم خدا عزوجل سے پرندہ ہو جانا۔ تو اِس کا یہ جواب دیا کہ
عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں
ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں اسی

ولولا انی اکرہ امثال ذلک لاتیت بها واذ قد تعود
الانباء عن الغیوب الاٰتیة کثیرا، ویظهر فیه
کذبه کثیرا بشیرا، داوی داءه هٰذا بان ظهور
الکذب فی اخبار الغیب لاینافی النبوة
فقد ظهر ذلک فی اخبار اربع مائة
من النبیین واکثر من کذبت اخباره
عیسیٰ وجعل یصعد مصاعد الشقاوة
حتی عد من ذلک واقعة الحدیبیة
فلعن اللّٰه من اذیٰ رسول اللّٰه
صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ولعن
من اذیٰ احدا من الانبیاء صلی اللّٰه
تعالیٰ علیٰ انبیائه وبارک وسلم واذ
قد اراد قهر المسلمین علیٰ ان یجعلوه
ایاه المسیح الموعود ابن مریم
البتول ولم یرض بذلک
المسلمون واخذوا یتلون فضائل عیسیٰ
صلوٰت اللّٰه تعالیٰ علیه قام بالنضال و
وطفق یدّعی له علیه الصلاة والسلام مثالب
معایب حتی تعدّیٰ الی امه الصدیقة
البتول المصطفاة المطهرة المبرّأة بشهادة
اللّٰه تعالیٰ ورسوله صلی اللّٰه تعالیٰ

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب
پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے چڑی ہوئی ہے اور
پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے
ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ
پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ
پہلے چار سو انبیاء کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور
سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ
عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی
سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں
میں سے واقعہ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔
اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اُس نے
چاہا کہ مسلمان زبردستی اُس کو ابن مریم بنا لیں اور مسلمان
اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے
فضائل انھوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے
اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں
بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ
تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیر خدا سے بے علاقہ
اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

علیه وسلم وصرح ان مطاعن الیهود
علیٰ عیسیٰ وامه لاجواب عنها عندنا
ولا نستطیع ردها اصلا وجعل یلمز
البتول المطهرة من تلقاء نفسه فی
عدة مواضع من رسائله الخبیثة
بما یستثقل المسلم نقله وحکایته ثم
صرح ان لا دلیل علیٰ نبوة عیسیٰ قال
بل عدة دلائل قائمة علیٰ ابطال نبوته
ثم تستّر فرقا عن المسلمین ان ینفروا
عنه کافة فقال وانما نقول بنبوته لان
القراٰن عده من الانبیاء ثم عاد فقال لایمکن
ثبوت نبوته وفی هٰذا کما تری اکذاب
للقراٰن العظیم ایضا حیث حکم بما قامت
الادلة علیٰ بطلانه الیٰ غیر ذلک من
کفریاته الملعونة اعاذ اللّٰه المسلمین
من شره وشر الدجالة اجمعین ومنهم
الوهابیة الامثالیة والخواتمیة وقد
قصصنا علیک اقوالهم وشأنهم وانهم کانوا
وبانوا فیما قبل وهم مقتسمون الی **الامیریة** نسبة
الی امیر حسن وامیر احمد السهسوانیین و**النذیریة**
المنسوبة الی نذیر حسین الدهلوی و**القاسمیة**

گواہی سے چُنی ہوئی اور سُتھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح
کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا
ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اُن پر رد کر سکتے ہیں
اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں
جا بجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے
اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں
اُن کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان
اس سے نفرت کر جائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انھیں
صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں
شمار کر دیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں
اور اُس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی
جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل
قائم ہیں۔ ان کے سوا اُس کے کفریاتِ ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو اُس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔
دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور **خواتیمہ** (یعنی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقاتِ زمین میں چھ خاتم النبیین موجود
جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال و اقوال اور یہ کہ وہ
تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ
امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ

المنسوبة الی قاسم النانوتی صاحب " تحذیر الناس " وھو القائل فیہ لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلک بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی اٰخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفھم الی اٰخر ما ذکر من الھذیانات وقد قال فی التتمۃ والاشباہ وغیرھما اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اھ النانوتی ھذا ھو الذی وصفہ محمد علی الکانفوری ناظم الندوۃ بحکیم الامۃ المحمدیۃ فسبحٰن مقلب القلوب والابصار، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القھار العزیز الغفار، فھؤلاء المردۃ المریدۃ الخناس مع اشتراکھم فی تلک الداھیۃ الکبریٰ، مفترقون فیما بینھم علی اٰراء یوحی بھا الیھم الشیطان غرورا، وقد فصلت فی غیر ما رسالۃ

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے

اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنٰی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے حکیم امتِ محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبتِ عظیم میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں پھوٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنھم الوھابیۃ الکذابیۃ اتباع رشید احمد الکنکوھی تقوّل اولا علی الحضرۃ الصمدیۃ تبعا لشیخ طائفتہ اسماعیل الدھلوی علیہ ما علیہ بامکان الکذب وقد رددت علیہ ھذیانہ فی کتاب مستقل سمیتہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ١٣٠٧ھ وارسلتہ الیہ وعلیہ بصیغۃ الالتزام من بوسطۃ واتت منہ الرجعۃ بواسطتھا منذ احدی عشرۃ سنۃ وقد اشاعوا ثلث سنین ان الجواب یکتب کتب یطبع ارسل للطبع وما کان اللہ لیھدی کید الخائنین، فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین، والاٰن اذ قد اعمی اللہ سبحٰنہ بصر من قد عمیت بصیرتہ من قبل فانّٰی یرجی الجواب، وھل یجادل میت[1] من تحت التراب، ثم تمادی بہ الحال، فی الظلم والضلال، حتی صرح فی فتوی لہ (قد رأیتھا بخطہ وخاتمہ بعینی

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو

پہلے تو اُس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ "اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ١٣٠٧ھ رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اُس کی طرف اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اُس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عزوجل اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالٰی نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی ہیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ[1] جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اُس کا مُہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا

[1] ھذا بحمد اللہ تعالٰی من کرامات المصنف قالہ فی حیاۃ الکنکوھی ثم اماتہ اللہ الکنکوھی ولم یقدرہ ان یجیز جوابا ام مصححہ غفرلہ۔ یہ بعنایتِ الٰہی حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزوجل نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ١٢ مصحح غفرلہ۔

وقد طبعت مرارا فی بمبئی وغیرھا مع ردھا) " ان من یکذب اللّٰہ تعالیٰ بالفعل ویصرح انہ سبحٰنہ وتعالیٰ قد کذب وصدرت منہ ھٰذہ العظیمۃ فلاتنسبوہ الیٰ فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمۃ قد قالوا بقیلہ ؛ وانما تصاریٰ امرہ انہ مخطئ فی تاویلہ" ؛ فلآ الٰہ الّا اللّٰہ انظر الیٰ فخامۃ عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل سنّۃ اللّٰہ فی الذین خلوا من قبل اولٰئک الذین اصمھم اللّٰہ واعمیٰ ابصارھم ولاحول ولاقوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم **ومنھم الوھابیۃ الشیطانیۃ** ھم کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان الطاق[1] وھٰؤلآء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وھم ایضاً اذناب ذٰلک المکذب الکنکوھی فانہ صرح فی کتابہ البراھین القاطعۃ وماھی واللّٰہ الا القاطعۃ لما امر اللّٰہ بہ ان یوصل بان

جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ "جو اللّٰہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللّٰہ تعالیٰ) اللّٰہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی"۔ تو لا الٰہ الا اللّٰہ اللّٰہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یونہیں سنت الٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنھیں اللّٰہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ **چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ** اور وہ رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق[1] کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براھین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللّٰہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے

[1] ھو کبیر الفرقۃ الشیطانیۃ کان یکون فی طاق جامع الکوفۃ فتسمیہ الشیاطین مومن الطاق وسماہ الامام جعفر الصادق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ شیطان الطاق ۱ھ مصحح غفرلہ۔ وہ فرقہ شیطانیہ کا گرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح غفرلہ

شیخھم ابلیس اوسع علما من رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم وھذا نصہ الشنیع بلفظہ الفظیع ص۴۷ شیطان وملک الموت کو الخ ای ان ھٰذہ السعۃ فی العلم ثبتت للشیطان وملک الموت بالنص وای نص قطعی فی سعۃ علم رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی تردّ بہ النصوص جمیعا ویثبت شرک وکتب قبلہ ان ھٰذا الشرک لیس فیہ حبۃ خردل من ایمان فیاللمسلمین ؛ یاللمؤمنین بسید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیھم اجمعین ؛ انظروا الیٰ ھٰذا الذی یدّعی علوّ الکعب فی العلوم والاتقان وسعۃ الباع فی الایمان والعرفان ؛ ویدعیٰ فی اذنابہ بالقطب وغوث الزمان ؛ کیف یسب محمدا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم مِلْأَفیہ ویؤمن بسعۃ علم شیخہ ابلیس ویقول لمن علمہ اللّٰہ مالم یکن یعلم وکان فضل اللّٰہ علیہ عظیما الذی تجلیٰ لہٗ کل شیء وعرفہ وعلم مافی السمٰوٰت والارض وعلم مابین المشرق والمغرب وعَلِمَ عِلْمَ الاولین والاٰخرین کما نص علیٰ کل ذٰلک الاحادیث الکثیرۃ

پیر ابلیس کا علم نبی صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُسی کے بد الفاظ میں ص۴۷ پر یوں ہے "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔

فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سید المرسلین صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلّم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعویٰ کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اونچے پائے پر ہے اور ایمان و معرفت میں ید طولیٰ رکھتا ہے اور اپنے دم چھلّوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللّٰہ عزوجل نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللّٰہ عزوجل کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی اور انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم اُنہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی

انہ" ای نص فی سعۃ علمہ" فھل لیس
ھذا ایمانا بعلم ابلیس وکفرا بعلم محمد
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقد قال فی
نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم
منہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقد عابہ و
نقصہ فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب
من غیر فرق لا نستثنی منہ صورۃ
وھذا کلہ اجماع من لدن الصحابۃ
رضی اللہ تعالٰی عنھم ثم اقول
انظروا الی اثار ختم اللہ تعالٰی
کیف یصیر البصیر اعمی ؛ و
کیف یختار علی الھدی العمی
یومن بعلم الارض المحیط لابلیس
واذ جاء ذکر محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
قال "ھذا شرک" وانما الشرک اثبات الشریک
للہ تعالٰی فالشیء اذا کان اثباتہ لاحد
من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل
الخلائق اذ لا یصح ان یکون احد
شریکا للہ تعالٰی فانظروا کیف
أمن بان ابلیس شریک لہ سبحٰنہ

اُن کے حق میں یوں کہتا ہے کہ "اُن کی وسعتِ علم میں
کونسی نص ہے"۔ کیا یہ علمِ ابلیس پر ایمان اور علمِ محمد
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک
نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اُس کا نص اصل کتاب میں
گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس
صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی
تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو
گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں اس میں سے ہم
کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر
صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع
چلا آیا ہے پھر میں کہتا ہوں اللہ کے مُہر کر دینے کے اثر
دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہِ حق چھوڑ
کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لیے تو زمین کے
علمِ محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ
وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے "یہ شرک ہے" حالانکہ شرک تو اسی کا
نام ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے
تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا
شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے
یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو
ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کیساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان

وانما الشرکۃ منتفیۃ عن محمد صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم ثم انظروا الی غشاوۃ
غضب اللہ تعالٰی علی بصرہ یطالب فی علم محمد
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالنص ولا یرضی بہ
حتی یکون قطعیا فاذا جاء علی سلب علمہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم تمسک فی ھذا البیان نفسہ علی
ص۴۶ بستۃ اسطر قبل ھذا الکفر المھین ؛ بحدیث
باطل لا اصل لہ فی الدین ؛ وینسبہ کذبا
الی من لم یروہ بل ردہ بالرد المبین ؛ حیث
یقول روی الشیخ عبد الحق (قدس سرہ عن
النبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال) لا اعلم
ماوراء ھذا الجدار اھ مع ان الشیخ قدس
اللہ تعالٰی سرہ انما قال فی مدارج النبوۃ
ھکذا یشکل ھٰھنا بان جاء فی بعض الروایات
ان قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
انما انا عبد لا اعلم ماوراء ھذا الجدار وجوابہ
ان ھذا القول لا اصل لہ ولم تصح بہ الروایۃ
اھ فانظروا کیف یحتج بـ "لا تقربوا الصلوٰۃ" ویترک
"وانتم سکٰری" وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی
لا اصل لہ اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القری
لم یعرف لہ سند اھ وقد عرضت قولیہ ھذین اعنی

رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے
منتفی ہے۔ پھر غضبِ الٰہی کا گھٹا ٹوپ اُس کی آنکھوں پر
دیکھو علمِ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر
بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں
ص۴۶ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے
ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں اصلاً
اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے
جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رَد کیا۔
کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے
پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں
یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ
بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے
یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا
حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض
بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے دلیل لایا اور وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کو
چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اس کی کچھ
اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا
اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اُس کے
یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیبِ الٰہی عز جلالہ

ماافترف من تكذيب الله سبحٰنهٗ وتنقيص
علم رسول الله صلّی الله تعالیٰ علیه وسلم علیٰ
بعض تلامذته ومریدیه فعارضنی وقال
ماکان شیخنا لیتفوّه بامثال هٰذا الکفر
فاریته الکتاب ؛ وکشفت عن کفره الحجاب ؛
فَاَجاءه الاضطراب ؛ الیٰ ان قال لیس
هذ الکتاب لشیخی انما هو لتلمیذه
خلیل احمد الانبهتی فقلت هو قد قرّظ
علیه وسماه کتابا مستطابا وتالیفا نفیسا
ودعا الله تعالیٰ ان یتقبله وقال هٰذا الکتاب
دلیل واضح علیٰ سعة نور علم مؤلفه وفُسحة
ذکائه وفهمه وحسن تقریره وبهاء تحریره
اه فقال لعله لم ینظر فیه مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقة واعتمد علیٰ علم تلمیذهٖ
قلت کلا بل قد صرح فی هٰذا التقریظ انه رأه
من اوله الیٰ اٰخره قال لعله لم ینظر فیه نظرَ
تدبر قلت کلا بل قد صرح فیه انه رأه بنظرِ
غائر وهٰذ الفظه فی التقریظ انّ احقر الناس
رشید احمد الکنکوهی طالع هٰذا الکتاب
المستطاب البراهین القاطعة من
اوله الیٰ اٰخره بامعان النظر اه

اور تنقیص علم رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال
اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے
سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا
بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں ۔ تو میں نے
اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا ۔ تو
مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں
یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے ۔ میں نے
کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی ۔ اور اِسے کتاب مستطاب اور
تالیف نفیس کہا ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے
قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنّف کی
وسعتِ نورِ علم اور فسحت ذکا و فہم و حسن تقریر و بہائے
تحریر پر دلیلِ واضح ہے ۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید
اُنھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی ۔ کہیں کہیں متفرق
جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا ۔
میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح
کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی ۔ بولا
شاید اُنھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی ۔ میں نے کہا
ہشت ۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے
بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے ۔ اس
احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا ۔ انتہے ۔

فبهت الذی کابر والله لا یهدی کید المکابرین

ومن کبراء هٰؤلاء الوهابیة الشیطانیة

رجل اٰخر من اذناب الکنکوهی یقال له اشرفعلی
التانوی صنف رُسَیْلة لا تبلغ اربعة اوراق
وصرح فیها بان العلم الذی لرسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم بالمغیبات فان مثله حاصل
لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بهیمة
وهٰذا لفظه الملعون ان صح الحکم علیٰ ذات
النبی المقدسة بعلم المغیبات کما یقول به
زید فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغیوب ام کلها فان اراد البعض فای
خصوصیة فیه لحضرة الرسالة فان مثل هذا
العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و
مجنون بل لجمیع الحیوانات والبهائم وان اراد
الکل بحیث لا یشذّ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا
وعقلا اه **اقول** فانظر الیٰ اٰثار ختم الله تعالیٰ
کیف یسوّی بین رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم وبین کذا وکذا وکیف
ضل عنه انّ علم زید وعمرو
وعلم عظماء هٰذا التشیخ الذین
سماهم بالغیوب لا یکون ان کان الا

تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا ۔ اور اللہ تعالیٰ
ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا ۔ اور اس فرقۂ وہابیہ
شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلّوں
میں ہے جسے **اشرفعلی تھانوی** کہتے ہیں اُس نے ایک
چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور
اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچّے اور ہر پاگل بلکہ
ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون
عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدّسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا
اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے
مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد
ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو
زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
بھی حاصل ہے الیٰ قولہ اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں
اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا
بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے ۔ میں کہتا ہوں
اللہ تعالیٰ کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم اور جنین و چناں میں اور
کیونکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید اور عمرو
اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے
نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہوگی بھی تو محض

ظنا وانما العلم الیقینی بها اصالةً لانبیاء اللہ تعالیٰ
وماحصل به القطع لغیرهم فانما یحصل
بانباء الانبیآء علیهم الصلاة والسلام لاغیر
المترالیٰ ربك کیف یقول وَمَا کَانَ اللّٰهُ
لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ
رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وقال عزمن قائل عٰلِمُ الْغَیْبِ
فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ
رَّسُوْلٍ الآیة فانظرکیف ترك القراٰن ، وودّع
الایمان ، واخذ یسأل عن الفرق بین النبی و
الحیوان ، کذٰلك یطبع اللہ علی
قلب کل متکبر خوّان ، ثم انظروا
کیف حصر الامر بین مطلق العلم
والعلم المطلق ولم یجعل الفرق بعلم
حرف اوحرفین وعلوم خارجة عن
العد والحد شیئا فانحصر الفضل عندهٗ فی
الاحاطة التامة ووجب سلب الفضیلة عن
کل فضل اُبْقِیَ بقیةٌ فوجب سلب فضل
العلم مطلقا عن الانبیآء علیهم الصلوٰة
والسلام من دون تخصیص
بالغیب والشهود وتجریان تقریره
الخبیث فیه اظهر من جریانه

بطورظن حاصل ہوگی ۔ امور غیب پر علم یقینی تو اصالۃً خاص
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو
جن امور غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے
بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے
کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ
اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں
اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو
چُنتا ہے ۔ اور اُسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا)
اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط
نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے ۔ دیکھو اس
شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا
اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے
ہی اللہ مُہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر ۔ پھر
خیال کرو اُس نے کیونکر مطلق علم اور علم مطلق میں حصر کر دیا
اور ایک دو حرف جاننے اور اُن علموں میں جن کے لیے
حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اُس کے نزدیک فضیلت
اسی میں منحصر ہو گئی کہ پُورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب
واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے
تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی ، مطلق علم کی
فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب
ہوا ۔ اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اُس کی

فی علم الغیب فان حصول مطلق العلم ببعض
الاشیآء لکل انسان وحیوان اظهر من
حصول بعض علوم الغیب لهم ثم اقول لن
تریٰ ابدا من ینقّص شان محمدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیه
وسلم وهو معظم لربه عزّ وجلّ کلا واللہ
انما ینقّصه من ینقّص ربه تبارك وتعالیٰ
کما قال عزّ وجلّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖۤ فان ذٰلك التقریر الخبیث ان لم یجر
فی علم اللہ عز وجلّ فانه یجری بعینه من
دون کلفة فی قدرته سبحٰنه وتعالیٰ کأن
یقول ملحد منکر لقدرته العامة سبحٰنه و
تعالیٰ متعلما من هٰذا الجاحد المنکر لعلم محمدٍ
صلّی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه ان صح الحکم علیٰ ذات
اللہ المقدسة بالقدرة علی الاشیآء کما یقول
به المسلمون فالمسئول عنهم انهم ماذا
ارادوا بهٰذا البعض الاشیاء ام کلها فان
ارادوا البعض فای خصوصیة فیه لحضرة
الالوهیة فان مثل هٰذه القدرة علی الاشیاء
حاصلة لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل
لجمیع الحیوانات والبهائم وان ارادوا الکل بحیث
لایشذ منه فرد فبطلانه ثابت عقلا و

تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور
کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علم غیب
حاصل ہونے سے زائد روشن ہے ۔ پھر میں کہتا ہوں
ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو ۔
حاشا خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے
رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل
نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر
نہ پہچانی ۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں
جاری نہ ہو تو وہ قدرت الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلف کے
جاری ہے ۔ جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کی
قدرت عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علم محمد صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی
ذات مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے
مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر ۔ اگر
بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی
کیا تخصیص ہے ۔ ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و
مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور
اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک
فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے

نقلا فان من الاشیاء ذاته تعالیٰ شانه و
لا قدرة له علی نفسه والا لکان مقدورا فکان
ممکنا فلم یکن واجبا فلم یکن الٰھا فانظر
الی الفجور کیف یجر بعضه الی بعض والعیاذ
باللہ رب العٰلمین وبالجملة ھؤلاء الطوائف
کلھم کفار مرتدون خارجون عن
الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیه
والدرر والغرر والفتاوی الخیریه ومجمع الانھر
والدر المختار وغیرھا من معتمدات الاسفار
فی مثل ھؤلاء الکفار من شك فی کفرہ و
عذابه فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف
ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام
من الملل او وقف فیھم اوشك اھ وقال فی
البحر الرائق وغیرہ من حسن کلام اھل الاھواء
اوقال معنوی اوکلام له معنی صحیح ان کان
ذلك کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال
الامام ابن حجر فی "الاعلام" فی
فصل الکفر المتفق علیه بین ائمتنا
الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر
یکفر وکل من استحسنه
اورضی به یکفر اھ فالحذر الحذر ؛

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور
اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت
ہو جائے گا تو ممکن ہو جائے گا تو واجب نہ رہے گا تو
الٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے
لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے۔
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ **یہ طائفے سب کے سب کافر و
مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں** اور
بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور
درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں
فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے
اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو
کافر نہ کہے جس نے ملّت اسلام کے سوا کسی ملّت کا
اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے
اور بحر رائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بددینوں کی بات کی
تحسین کرے یا کہے کچھ معنیٰ رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی
صحیح معنیٰ ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا اور امام ابن حجر نے
کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں
جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا
جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے
یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط

ایھا الماء والمدر ؛ فان الدین
اعز ما یؤثر ؛ وان الکافر لایوقر ؛
وان الضلال اھم ما یحذر ؛
وان الشر اجلب للشر ؛ وان
الدجال شر منتظر ؛ وان اتباعه
اوفر واکثر ؛ وان عجائبه
اظھر واکبر ؛ وان الساعة
ادھی وامر ؛ ففروا الی
اللہ ؛ فقد بلغ السیل زباہ ؛
ولاحول ولاقوة الا باللہ ؛
وانما اطنبنا فی ھذا المقام ؛
لان التنبیه علی ھذا من
اھم المھام ؛ وحسبنا اللہ
ونعم الوکیل ؛ وافضل الصلاة
واکمل التبجیل ؛ علی سیدنا
محمد واله اجمعین ؛ والحمد للہ رب
العٰلمین ؛ انتھی کلام المعتمد المستند
ھذا ما اردنا عرضه علیکم ؛ ورجونا کل
خیر وبرکة لدیکم ؛ افیدونا الجواب ؛
ولکم جزیل الثواب ؛ من الملك الوھاب ؛
والصلوٰة والسلام علی الھادی للصواب ؛

اے مٹی اور پانی کے پتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں
دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی
توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ
اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت
کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے
ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُس کے پیرو اِن
لوگوں کے پیرؤوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک
اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی
اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اَنْلا
ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر
اللہ کی توفیق سے۔ میں نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ
ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر
مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا
اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ـــــ یہاں تک "المعتمد المستند" کا کلام ختم ہوا۔
یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے ہمیں
جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی
طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام ہمیں حق

والآل والاصحاب ؛ الی یوم الجزاء والحساب ؛
۲۱ ذی الحجۃ یوم الخمیس ۱۳۲۳ھ فی مکۃ المکرمۃ
زادھا اللہ شرفا وتکریما امین۔

اور اُن کے آل واصحاب پر روزِ جزا وشمار تک ــــ
۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا
اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔

(۱) صورۃ ماحررہ البحر الطمطام ؛ الحبر القمقام ؛ العلامۃ الھمام ؛ والرحلۃ القرم الکرام ؛ برکۃ الانام ؛ المفضال المقدام ؛ المتبتل الی اللہ ؛ التقی النقی الاواہ ؛ شیخ العلماء الکرام ؛ ببلد اللہ الحرام ؛ سیدنا ومولانا الشیخ محمد سعید بابصیل ؛ اسبل اللہ علیہ من منہ ابسط ذیل ؛ مفتی الشافعیۃ ؛ بمکۃ المحمیۃ ؛

(۱) تقریظ دریائے زخار عالم کبیر جلیل المقدار علامہ بلند ہمت مرجع مستفیدین سردار کریم برکت خلق صاحب فضل و تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ صاحب دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے اُستاد حرم محترم میں شافعیہ کے مفتی سیدنا ومولنا محمد سعید بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے نہایت وسیع دامن ڈالے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل علماء الشریعۃ المحمدیۃ بھجۃ الوجود ؛ وملأ بارشادھم وایضاحھم الحق المدائن والنجود ؛ وحرس بنضالھم عن دین سید المرسلین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعتِ محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا ؛ اور اُن کی ہدایت اور حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا اور ان کی حمایتِ دینِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کی ملتِ پاکیزہ کی چار دیواری کو

سور ملتہ المطھرۃ عن التعدی علیہ وابطل بادلتھم الواضحۃ ضلال المضلین الملحدین ؛ اما بعد فقد نظرت الی ماحررہ ونقحہ العلامۃ الکامل ؛ والجھبذ الذی عن دین نبیہ یجاھد ویناضل ؛ اخی وعزیزی الشیخ احمد رضا خان فی کتابہ الذی سماہ المعتمد المستند ؛ الذی رد فیہ علی رؤس اھل البدع والزندقۃ الخبثاء بل ھم اشر من کل خبیث ومفسد ومعاند وبین فی ھذہ الرسالۃ مختصر ما الفہ من الکتاب المذکور وبین فیھا اسماء جملۃ من الفجرۃ الذین کادوا ان یکونوا بضلالھم من اسفل الکافرین فجزاہ اللہ فیما بین وھتک بہ خیمۃ خبثھم وفسادھم الجزاء الجمیل ؛ وشکر سعیہ واحلہ من قلوب اھل الکمال المحل الجلیل ؛ قالہ بفمہ ؛ وامر برقمہ ؛ المرتجی من ربہ کمال النیل ؛ محمد سعید بن محمد بابصیل ؛ مفتی الشافعیۃ

دست درازی سے محفوظ فرمایا ؛ اور اُن کی روشن دلیلوں سے گمراہ گر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس علامۂ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے جہاد وجدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے معزز حضرت **احمد رضا خاں** نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں جس میں بدمذہبی وبیدینی کے خبیث سرداروں کا رَد کیا ہے بلکہ وہ ہر خبیث اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنف نے اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے اور اُس میں اُن چند فاجروں کے نام بیان کیے ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اُسے اُس کے بیان پر اور اس پر کہ اُس نے ان کی خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ جزاء عطا فرمائے۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے اور اہلِ کمال کے دلوں میں اُس کی عظیم وقعت پیدا کرے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکہ معظمہ میں

ہ اخلفہ الملکات وبہ : خلطہ غلطہ [illegible]

بمکة المحمیة ؛ غفر الله لہ ولوالدیہ ولمشایخہ ومحبیہ واخوانہ وجمیع المسلمین۔

شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ اور استاذوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

صورة ماذبره اوحد العلماء الحقانية ؛ وافرد العظماء الربانية ؛ ذو المناصب والمحامد ؛ فخر الاماثل والاماجد ؛ الورع الزاهد ؛ والبارع الماجد ؛ شيخ الخطباء والائمة بمكة المكرمة ؛ مانع الزيغ والفساد ؛ مانح الفيض والسّداد ؛ مولينا الشيخ احمد ابوالخير ميرداد ؛ حفظه الله تعالیٰ الی یوم التّناد عـه ؛

تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانۂ کبرائے ربانی مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحبِ زہد وورع۔ حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی وفساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولنا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ عزّوجل قیامت تک اُن کا نگہبان ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی منّ علی من شاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جس پر چاہا

عـه یوم التناد: یوم القیامۃ لانہ ینادی فیہ اهل الجنة اهل النار [illegible] ۔ التناد [illegible] ق ص ١٧

بالفیض والهدایة التی هی من اعظم المنح ؛ وتفضل علیه بالاصابة فی کل ماخطر بباله وسنح ؛ احمده ان جعل علماء امة نبینا کانبیاء بنی اسرائیل ؛ ورزقهم الملکة فی استنباط الاحکام باقامة البرهان والدلیل ؛ واشکره اذ رفع لمن انتصب منهم لاقامة الحق أعلاما ؛ وخفض معاندهم اذ صیرهم فی الخافقین أعلاما ؛ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له شهادة عبدٍ نطق بخلاصة التوحید ؛ وجعله فی جیدِ الزمان کالعِقد الفرید ؛ واشهد انّ سیدنا ومولنا محمدا عبده ورسوله الذی بعثه للعلمین نورا وهدیً ورحمة ؛ وارسله بالتوضیح لیکون الدین الحنیفی مبسوطا لهذه الامة ، صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلی اٰله المصابیح الغرر ؛

فیض وہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق ومطابق تحقیق ہے میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور اُنہیں دلیل وحجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنھوں نے تائیدِ حق کے لیے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور اُن کے مخالف کو پست کیا کہ انھوں نے مشرق ومغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار وآقا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے نور وہدایت ورحمت کرکے بھیجا اور اُنہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دینِ خالص امت پر کشادہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمعِ تاباں

واصحابه نجوم الهدی وعقود الدُرَر ؛

امابعد فالعلامة الفاضل ؛ الذی

یتنویر ابصاره یَحُلّ المَشاکل والمَعاضل ؛

المسمّٰی باحمد رضا خان قد وافق اسمه

مسماه ؛ وطابق در الفاظه جوهر معناه ؛

فهو کنز الدر قائق المنتخب من

خزائن الذخیرة ؛ وشمس المعارف

المشرقة فی الظهیرة ؛ کشاف مشکلات

العلوم فی الباطن والظاهر ؛ یُحق

لکل من وقف علی فضله ان یقول

کم ترك الاوّل للاٰخر ؛ ع

وانی وان کنت الاخیر زمانه

لاٰتٍ بمالم تستطعه الاوائل

ولیس علی الله بمستنکر

ان یجمع العالم فی واحد

خصوصا بما ابداه فی هذه الرسالة ، الحرّیة بالقبول

والتعظیم والجلالة ، المسماة بالمعتمد المستند من الادلة

والبراهین ، والقول الحق المبین ، القامع لاهل الکفر

والملحدین ؛ فان من قال بهذه الاقوال معتقدا

لها کماهی مبسوطة فی هذه الرسالة لاشبهة

انه من الکفرة الضالین المضلین ، المارقین

ہیں اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور

موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک ع۵

علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور

دشواریوں کو حل کرتا ہے **احمد رضا خاں** جو

اسم بامسمّٰی ہے اور اُس کے کلام کا موتی اُس کے معنٰی

کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا

خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چُنا ہوا اور معرفت کا

آفتاب ہے جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلات

ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اُس کے فضل پر ع۶

آگاہ ہو اُسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے

بہت کچھ چھوڑ گیے ۔ ع

زمانے میں مَیں گرچہ آخر ہوا

وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان

کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے

باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم و اجلال

مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہل کفر و

الحاد کی جڑ کھود ڈالی ۔ اس لیے کہ جو اِن اقوال کا معتقد ہو

جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک

کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے

ع۵ حل المعضلات [illegible] ۱۲ منہ

ع۶ [illegible] ۱۲ منہ

من الدین ؛ مُروق السهم من الرمیة

لدیٰ کل عالم من علماء المسلمین ؛

المؤیدة لما علیه اهل الاسلام و

السنة والجماعة ؛ الخاذلة لاهل البدع

والضلالة والحماقة ؛ فجزاه الله تعالٰی

عن المسلمین المقتدین بائمة الهدی

والدین الجزاء الوافر ؛ ونفع به

وبتالیفه فی الاول والاٰخر ؛ ولازال علی

ممر الزمان ؛ رافعا لواء الحق ناصرا لاهله

ماتعاقب الملوان ، ومتع الله الوجود بحیاته

ومابرح ملحوظا بعون الله وعنایاته ؛

محفوظا بالسبع المثانی ؛ من کید کل عدو

وحاسد شانی ؛ بجاه عظیم الجاه خاتم

الانبیاء والمرسلین ؛ صلی الله تعالٰی علیه وعلٰی

اٰله وصحبه اجمعین ؛ رقمه فقیر ربه ؛ واسیر

ذنبه ؛ احمد ابوالخیر بن عبد الله

میرداد ؛ خادم العلم والخطیب

والامام ؛ بالمسجد الحرام ۔

(مہر: احمد ابو الخیر میرداد)

نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے

تمام علماء کے نزدیک جو ملّتِ اسلام ومذہب سنّت و

جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و

حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالٰی

مصنّف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمۂ ہدایت و

دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اُس کی ذات

اور اُس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور

وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد

دیتا رہے جب تک صبح وشام ہوا کرے اللہ تعالٰی اُس کی

زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و

عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآنِ عظیم ہر دشمن و

حاسد و بدخواہ کے مکر سے اُس کی حفاظت کرے

صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزت عظیم ہے جو انبیاء و

مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں ۔ اللہ اُن پر اور اُن کے

آل واصحاب سب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاجِ الٰہ

گرفتارِ گناہ احمد ابو الخیر بن عبد اللہ

میرداد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا

خادم وخطیب وامام ہے ۔

(مہر: احمد ابو الخیر میرداد)

ع۷ السبع المثانی کی رعایت سے خالی نہیں [illegible] ۱۲ منہ

صورة ماسطره مقدام العلماء المحققین ، وهمام العظماء المدققین

(۳) تقریظ پیشوائے علمائے محققین، والاہمت کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ ماہر سردار

العریف الماھر ؛ والغطریف الباھر ؛ والسحاب الھامر ؛ والقمر الزاھر ؛ ناصر السنۃ ؛ وکاسر الفتنۃ ؛ مفتی الحنفیۃ سابقا ؛ ومحط الرحال سابقا ولاحقا ؛ ذوالعز والافضال ؛ مولینا العلامۃ الشیخ صالح کمال ؛ توجہ ذوالجلال ؛ بتیجان العز والجمال ؛

بزرگ صاحب نورِ عظیم ابرِ بارندہ ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے اب تک طالبانِ فیض دور دور سے جاتے ہیں، صاحبِ عزت و افضال مولٰنا علامہ شیخ صالح کمال ؛ جلال والا عزت و جمال کے تاج اُن کے سر پر رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی زین سماء العلوم بمصابیح العلماء العارفین ؛ وبین لنا ببرکاتھم طرق الھدایۃ والحق المبین ؛ احمدہ علی مامن بہ وانعم ؛ واشکرہ علی ماخص وعمم ؛ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ شھادۃ ترفع قائلھا علی منابر النور ؛ وتدفع عنہ شبہۃ اھل الزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشن کر دکھایا میں اُس کے احسان وانعام پر اُس کی حمد کرتا ہوں اور اُس کے خاص اور عام افضال پر اُس کا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بدکاری والوں کے شبہات کو

والفجور ؛ واشھد ان سیدنا ومولٰنا محمد اعبدہ ورسولہ الذی اوضح لنا الحجۃ ؛ وابان لنا طریق المحجۃ ؛ اللھم فصل وسلم علیہ وعلی الہ الطیبین الطاھرین ؛ واصحابہ الفائزین المفلحین ؛ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین ؛ لاسیما العالم العلامۃ بحر الفضائل ؛ وقرۃ عیون العلماء الاماثل ؛ مولانا الشیخ المحقق برکۃ الزمان احمد رضا خان ؛ البریلوی حفظہ اللہ وابقاہ ؛ ومن کل سوء ومکروہ وقاہ ؛ امّا بعد فعلیکم السلام ؛ ایھا الامام المقدام ؛ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی الدوام ؛ ولقد اجبت فاصبت ؛ وحققت فیما کتبت ؛ وقلدت اعناق المسلمین قلائد المنن ؛ وادخرت عند اللہ سبحٰنہ الاجر الحسن ؛ فابقاک اللہ لھم حصنا منیعا ؛ وحباک من لدنہ اجرا عظیما ومقاما رفیعا ؛ وان ائمۃ الضلال الذین سمیتھم کما قلت ومقالک فیھم بالقبول حقیق

اُس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں جنھوں نے ہمارے لیے حجت واضح کردی اور کشادہ راہ روشن فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما اُن پر اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل پر اور اُن کے فوز و فلاح والے صحابہ اور ان کے نیک پیرووں پر قیامت تک، بالخصوص اُس عالم علامہ بحر فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولٰنا محقق زمانے کی برکت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالٰی اُس کی حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بُری اور ناگوار بات سے اُسے بچائے۔ حمد وصلاۃ کے بعد اے امام پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہمیشہ۔ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا اور تحریر میں داد تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں عمدہ ثواب کا سامان کرلیا تو اللہ تعالٰی آپ کو مسلمانوں کے لیے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر اور بلند مقام دے اور بیشک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوارِ قبول ہے؛

فهم والحال ماذكرت كفار مارقون من الدين ؛ يجب على كل مسلم التحذير منهم ؛ والتنفير عنهم ؛ وذم طريقتهم الفاسدة ؛ وأرائهم الكاسدة ؛ واهانتهم بكل مجلس واجبة ؛ وهتك الستر عنهم من الامور الصائبة ؛ ورحم الله القائل ؎

من الدين كشف الستر عن كل كاذب
وعن كل بدعي اتى بالعجائب

ولولا رجال مؤمنون لهدمت
صوامع دين الله من كل جانب

اولٰئك هم الخاسرون ؛ اولٰئك هم الضالون ؛ اولٰئك هم الظالمون ؛ اولٰئك هم الكافرون ؛ اللّٰهم انزل بهم بأسك الشديد ؛ واجعلهم ومن صدق اقوالهم مابين شريد وطريد ؛ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب. وصلّى الله على سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه وسلّم تسليما كثيرا غاية محرم الحرام ١٣٢٤ھ قاله بفمه ؛

تو اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُس پر دہ کافر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُن سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں اُن کی تحقیر واجب ہے اور اُن کی پردہ دری اُمورِ صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ؎

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بد دینوں کی جو لائیں عجب باتیں بری

دینِ حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں۔ وہی گمراہ ہیں۔ وہی ستمگار ہیں۔ وہی کفار ہیں الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو اُن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کردے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر بکثرت درود وسلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ١٣٢٤ھ آپ نے اپنی زبان سے کہا

وامر برقمه ؛ خادم العلم والعلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامة المرحوم الشيخ صديق كمال الحنفي مفتى مكة المكرمة سابقا غفر الله له ولوالديه ولمشايخه واحبابه وخذل اعداءه وحسّاده ومن بسوء اراده أمين۔

محمد صالح کمال

اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم وعلما کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکہ معظمہ نے۔ اللہ اُسے اور اُس کے والدین واساتذہ واحباب سب کو بخشے اور اُس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

محمد صالح کمال

(٤) صورة مارقمه العلامة المحقق ؛ والفهامة المدقق ؛ مشرق سناء الفهوم ؛ مشرق ذكاء العلوم ؛ ذو العلو والافضال ؛ مولينا الشيخ علي بن صديق كمال ؛ ادامه الله بالعز والجمال ؛

تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامعِ انوارِ فہوم مشرقِ آفتابِ علوم صاحبِ رفعت وافضال مولانا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت وجمال کے ساتھ رکھے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى اعز الدين القويم بالعلماء العاملين المكرمين بالعلم النافع الذين جعلتهم انجما يستضاء بهم فى الازمنة الدهماء الحوالك الظلم ؛ وشهبا تحرق بهم طوائف الطغيان والزيغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دینِ صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی وکجی

والبدع نیحوس وارمسم ؛ واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شریك
له شهادة اذخرها لیوم الزحام ؛
واشهد ان سیدنا محمدا عبده
ورسوله خاتم الانبیاء العظام ؛
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
وعلیٰ اٰله وصحبه الکرام ؛
وبعد فانا اشکر الله ربی
علی طلوع هٰذا النجم الساطع ؛
والدواء الناجع ؛ فی هٰذا الزمان
الفاجع الواجع ؛ الذی نریٰ فیه
البدع کالسیل الدافع ؛ واهلها
یتناسلون من کل حدب واسع ؛
اللهم اخل منهم البلاد ؛ ومثل بهم
بین العباد ؛ واهلکهم کما اهلکت ثمود
وعاد ؛ واجعل دیارهم بلاقع ؛ لاشك
فی کفر هٰؤلاء الخوارج کلاب لنار وحزب
الشیطان ؛ وحقیق بالقبول والادعان
ملجاء به هٰذا النجم اللامع ؛ والسیف
القامع ؛ رقاب الوهابیة ومن کان
لهم تابع ؛ الشیخ الکبیر ؛ والعلَم

بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ
ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک
نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لیے
ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے
سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے بندے اور
رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزوجل
اُن پر اور اُن کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے
حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزوجل کا شکر ادا
کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پورا نفع دینے
والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا
ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پُرزور اُبلنے کی طرح ہم
دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی
زمین سے ڈھال کی طرف پے در پے آرہے ہیں۔
الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور انہیں تمام خلق میں
نکتا کر اور انہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو
ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کر دے۔ **کچھ
شک نہیں کہ یہ خارجی** یہ دوزخ کے کتے **شیطان کے
گروہ کافر ہیں** اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے
جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے
تابعین کی گردن پر تیغ بُرّاں استاد معظم اور نامور

الشهیر ؛ مولنا وقدوتنا
احمد رضا خان البریلوی ؛ سلمه
الله واعانه علی اعداء الدین المارقین
بحرمة سیدنا محمد صلی الله
علیه وسلم وعلیکم السلام ؛

مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا **احمد رضا خاں**
بریلوی۔ اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں
دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے
سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
عزت کا صدقہ۔ اور آپ پر سلام ہو۔

۵

**صورة ما نمقه البحر الزاخر ؛ والحبر
الفاخر ؛ بقیة الاکابر ؛ وعمدة الاواخر ؛
الصفی المتوکل ؛ الوفی المتبتل ؛ حامی
السنن ؛ ماحی الفتن ؛ مطرح اشعة
النور المطلق ؛ مولینا الشیخ محمد
عبدالحق ؛ المهاجر الاله ابادی ؛
دام بالاید والایادی السلام
علیکم ورحمة الله وبرکاته
ومغفرته۔**

**تقریظ دریائے موّاج۔ عالم کبیر
صاحب فخر۔ بقیۂ اکابر۔ معتمد دورِ
آخر۔ متوکل باصفا۔ صاحبِ وفا۔
منقطع بخدا۔ حامی سنن۔ ماحی فتن
جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق۔ مولنا
شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی۔
ہمیشہ قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور
آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور
اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔**

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی وفق من اختار من

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ

عبادہ لحمایة هٰذہ الشریعة ؛ وجعلهم ورثة انبیائه فی العلمِ والحکمة ویا لُها من رتبة عالیة رفیعة ؛ والصّلوٰة والسّلام علٰی سیدنا محمد الذی جمع فیه مولاہ الفضل جمیعه ؛ وعلٰی اٰله واصحابه ذوی النفوس لسمیعة الطیعة ، ماصاح الهَزار فوق الازهار ترنیمه وترجیعه ، **امابعد** فقد اطلعت علٰی هٰذہ الرسالة الشریفة ؛ وماحوته من التحریر الانیق ؛ والتقریر الرشیق ، فرأیتها هی التی تقرّ بها العینان لابغیرها ، وهی التی تُصغی الیها الأذان حیث ظهر خیرها ومَیرها ؛ اصاب صاحبها العلامة الحبر الطمطام ؛ المقوال المفضال المنعام ؛ النکر البحر الهُمام ؛ الاریب اللبیب القَمقام ؛ ذوالشرف والمجدِ المقدام ؛ الذکی الزکی الکرام ؛ مولٰنا الفهامة الحاج **احمد رضاخان** ؛ کان الله لهٗ اینما کان ؛ ولطف به فی کل مکان ؛ فیما بسط وحقق ؛ وضبط ودقق ؛

پسند کیا اُس کو اِس شریعت کی حمایت کی توفیق بخشی اور اُسے علم وحکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا اور یہ کیسا بلند وبالا مرتبہ ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں اُن کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سُننے والی اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے کان جی لگا کر سُنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پُرگو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف وعزت وسبقت والے صاحبِ ذکا ستھرے نہایت کرم والے ہمارے مولیٰ کثیر الفہم حاجی **احمد رضاخاں** نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اُس **تفصیل وتحقیق** وربط وضبط وتدقیق میں **راہِ صواب** پائی

اقسط وبرعا ؛ وارشد وهدی ؛ فیجب ان یکون المرجعَ عند الاشتباہ الیه ؛ والمعولَ علیه ؛ فجزاہ الله الجزاء التام ؛ واسبَغ علیه نعمه غایة الانعام ؛ واطال طِیلَته طَوال الدهر المستدام ؛ بارغد عیش لایُسأم فیه ولایُسام ؛ بحق صِندید المرسلین سید الانام ؛ علیه وعلٰی اٰله الکرام ؛ وصحابته الفِخام ؛ ازکی صلاة الله واطیب السلام ؛ حررہ العبد الضعیف الملتجی بحرم ربه الهادی محمد عبدالحق ابن مولٰنا الشیخ شاہ محمد الاله اٰبادی ؛ عاملهما الله بفضله العمیم۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ من الهجرة النبویة علی صاحبها الف الف صلاة وتحیة۔

(مہر: محمد عبدالحق ۸۱ ۱۲) عفی عنه

انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی وہدایت کی تو واجب ہے کہ شبہے کے وقت **اسی تحقیق** کی طرف **رجوع** کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر ووافر کرے اور ابدالآباد تک اُس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب ستھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔ لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب ہادی کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبدالحق ابن مولٰنا حضرت شاہ محمد الٰہ آبادی۔ اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضلِ عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود وسلام۔

(مہر: محمد عبدالحق ۸۱ ۱۲)

⑥

صورة ما نقحه غیظ المنافقین ، و فوز الموافقین ؛ حامی السنة واهلها ، ماحی البدعة وجهلها ؛ زینة الزمان

تقریظ غیظِ منافقین وکامِ موافقین حامیِ سُنّت واہلِ سُنّت ماحیِ بدعت وجہلِ بدعت زینتِ لیل ونہار

حاشیہ (ص ۱۰۴): ومثل السفعات الشعر منه [illegible] ۱۲

حاشیہ (ص ۱۰۵): ء ہ نغاء (ر) قوة الامر ؛ [illegible] اباه وجعله والزجر ، والکثر ما یستعمل السوء فی العذاب والشر والظلم ق ۱۲

وحسنة الاوان ؛ مُنشِد خُطَب الکرم ؛ محافظ کتب الحرم ؛ العلامة الجلیل ؛ والفهامة النبیل ؛ حضرة مولینا السید اسمٰعیل خلیل ؛ ادامهما الله بالعز والتبجیل ؛

نکوئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علّامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولٰنا سیّد اسماعیل خلیل اللہ تعالےٰ اُنہیں عزت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الحمد لله الواحد الاحد القهار ؛ القوی العزیز المنتقم الجبار ؛ المتعالی بصفات الکمال والجلال ؛ المتنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال ؛ الذی لیس له ضد ولا ند ولا امثال ؛ ثم الصلوٰة والسّلام علی افضل العلمین ؛ سیّدنا محمّد بن عبد الله خاتم النبیّن و المرسلین ؛ المنقذ لمن تبعه من الخزی و الردی ؛ الخاذل لمن استحب العمی علی الهدی ؛ **امابعد** فاقول ان هؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال ، غلام احمد القادیانی ورشید احمد و من تبعه کخلیل الانبهتی واشرفعلی وغیرهم لا شبهة فی کفرهم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزت وانتقام و جبروت والا جو صفاتِ کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے، کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزّہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول کرنے والے۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ **طائفے** جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور **رشید احمد** اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے **خلیل احمد انبہٹی** اور **اشرفعلی** وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں

بلا مجال ؛ بل لا شبهة فیمن شك بل فیمن توقف فی کفرهم بحال من الاحوال ؛ فان بعضهم مُنابِذ للدین المتین ؛ وبعضهم منکر ماهو من ضروریاته المتفق علیه بین المسلمین ؛ فلم یبق لهم اسم ولا رسم فی الاسلام ؛ کما لا یخفی علی اجهل الناس من الانام ؛ فان ما اتوا به شیء تمجه الاسماع ؛ وتنکره العقول و القلوب والطباع ؛ ثم اقول ایضا انی کنت اظن ان هؤلاء الضالین المضلین ؛ الفجرة الکفرة المارقین من الدین ؛ انما حصل لهم ماحصل من سوء الاعتقاد ؛ بناء علی سوء الفهم من عبارات العلماء الامجاد ؛ والاٰن حصل لی علم الیقین الذی لا شك فیه انهم من دعاة الکفرة یریدون ابطال دین محمّد صلّی الله تعالٰی علیه وسلم فتجد بعضهم ینکر اصل الدین ؛ وبعضهم یدعی النبوة منکرا لختم النبیّن ؛ وبعضهم یدعی انه عیسٰی وبعضهم یدعی انه المهدی واهونهم فی الظاهر بل اشدهم فی الحقیقة هؤلاء الوهابیة لعنهم

نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شبہہ نہیں کہ اُن میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں اُن کا نام نشان کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ نہیں کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور دل اُس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے خارج ان میں جو بداعتقادی حاصل ہوئی اُس کا مبنےٰ بدفہمی ہے کہ عباراتِ علمائے کرام کو نہ سمجھے اور اب مجھے ایسا علم الیقین حاصل ہوا جس میں اصلاً شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی ہیں دینِ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختم نبوت کا منکر ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا

الله واخزاهم ؛ وجعل النار ماوٰىهم ومثواهم ؛ يلبِسُّون على العوام ، الذين هم كالانعام ، بانهم هم المتبعون للسنّة ، وان غيرهم من السلف الصالح الائمّة ؛ فمن دونهم مبتدعون ؛ وللسنّة الغراء تاركون ومخالفون ؛ فياليت شِعْرِي اذا لم يكن هٰؤلآء لنهجه صلّى الله تعالٰى عليه وسلّم متبعين فمن المتبع له ؛ واحمد الله تعالٰى على ان قيّض هٰذا العالم العامل ؛ والفاضل الكامل ؛ صاحب المناقب و المفاخر ؛ مَظهر كم ترك الاول للأخر ؛ فريد الدهر ؛ وحيد العصر ؛ مولٰنا الشيخ **احمد رضاخان** سلمه الله الرب المنان ؛ لابطال حججهم الداحضة ؛ بالأيات والاحاديث القاطعة ؛ كيف لا وقد شهد له علماء مكة بذٰلك ؛ ولولم يكن بالمحل الارفع لما وقع منهم ذٰلك ؛ بل اقول لوقيل فى حقه انه مجدد هٰذا القرن لكان حقا وصدقا ـ

اِن پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے ۔ بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروانِ سنت ہیں اور اُن کے سوا اگلے نیک امام اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن سنت کے تارک و مخالف ہیں ۔ اے کاش میں جانتا کہ گروہِ سلفِ کرام طریقہ نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجالاتا ہوں کہ اُس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اُس مَثَل کا مظہر کہ "اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گیے" یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولینا حضرت **احمد رضا خاں**۔ اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے اُن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے ۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ **علمائے مکہ** اُس کے لیے ان فضائل کی **گواہیاں** دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اُس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے **حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اِس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو**۔

له لَبَسَ (ض) عليه الامر لبسًا : خلّطه ، و التلبيس : التخليط مشدّد للمبالغة - ١٢ ن

وليس على الله بمستنكر
ان يجمع العالم فى واحد

فجزاه الله خير الجزاء عن الدين واهله ؛ ومنحه الفضل والرضوان بمنه وكرمه ؛ والحاصل قد وجدت بارض الهند الفرق كلها وهذا بحسب الظاهر ؛ والأهم بطانة الكفرة اعدآء الدين ؛ ومرادهم بذٰلك ايقاع التفرقة بين كلمة المسلمين ؛ ربِ ليس الهدى الاهُداك ؛ ولا آلاء الاآلاؤك ؛ وحسبنا الله ونعم الوكيل ؛ ولاحول ولاقوة الابالله العلى العظيم ؛ اللّٰهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه ؛ وارنا الباطل باطلا و الهمنا اجتنابه ؛ وصلّى الله على سيدنا محمّد وعلٰى اٰله و وصحبه وسلم قاله بفمه ؛ وكتبه بقلمه ؛ راجى عفو ربّه الجليل ؛ حافظ كتب الحرم المكى

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے ۔ اور حاصل یہ کہ زمینِ ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے ۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے راز دار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں ۔ الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت ، اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں ۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت و بلندی والے کی توفیق سے ۔ الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی پیروی ہمیں روزی کر ، اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس سے دور رہیں ۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب پر ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ

السید اسمٰعیل
ابن السید خلیل

سید اسماعیل ابن
سید خلیل نے۔

صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ؛ والفضل الشامخ، والكرم والمنن؛ والخلق الحسن؛ والبهاء والزين؛ مولٰينا العلامة السيد المرزوقی ابوحسين، حفظه الله فی النشأتين

تقریظ صاحب علم محکم و فضیلت بلند و کرم و احسان و خلق حسن و نور و زینت مولٰنا علامہ سیّد مرزوقی ابوحسین۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُن کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود شمسا بازغة؛ فكانت لظلمٰت الضلالات ناسخة دامغة؛ و للهداية الٰى طريق الحق حجة بالغة؛ ومحجةً من سلكها لا تزلُّ قدمه و لا تكون زائغة؛ بوجود من افاض الله علينا برسالته نِعَما سابغة؛ وملأ بالعرفان قلوبا كانت فارغة؛ سيدنا ومولٰينا محمد الذی أتاه الله الأيات البينات؛ والمعجزات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کا مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزّ وجلّ نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے

الباهرات؛ واطلعه علٰى ماشآء من المغيبات؛ صلّى الله عليه وعلٰى اٰله واصحابه الذين سبقونا بالايمان سَبْقا؛ وباعوا نفوسهم فی نصرة دينه؛ وتمهيد طُرُقه وتمكينه؛ فاولٰٓئك هم الفائزون حقا؛ المشرّفون خَلقا وخُلقا؛ المميّزون بحسن ذكر يبقٰى؛ واجر يتزايد فی صحف الاعمال ويرقٰى؛ وعلٰى اتباعه المتمسكين بهَدْيه القويم؛ السالكين صراطه المستقيم؛ لاسيما ورثته العلمآء الاعلام؛ الذين يستضاء بنورهم فی حالك الظَلام؛ ادام الله وجودهم علٰى توالی الاعصار؛ واطلع فی سماء المعالی؛ سُعُوْدهم فی جميع القرٰی والامصار؛ اٰمين **اما بعد** فقد من الله تعالٰی علیّ وله الحمد والشكر بالاجتماع بحضرة العالم العلامة، والحبر البحر الفهامة؛ ذی المزايا الغزيرة؛ والفضائل

عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دینِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اُس کے جمانے اور اُس کے راستے آراستہ کرنے میں انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک مراد کو پہنچے صورت و سیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی و ترقی پائے گا" اور اُن کے پیروؤں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزّ وجلّ زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد و شکر ہے۔ کہ میں حضرت عالم علّامہ سے ملا جو زبردست علم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں

الشهيرة ؛ والتاليف الكثيرة ؛ فی اصول
الدين وفرعه ؛ ومفردات العلم ومجموعه ؛
ولاسيما فی الرد علی المبطلين ؛ من المبتدعة
المارقين ؛ وقد كنت سمعت بجميل ذكره ؛
وعظيم قدره ؛ وتشرفت بمطالعة بعض
مصنفاته ؛ التی يضيء الحقّ بها من نور
مشكوته ؛ فوقعت محبته بقلبی ؛
واستقرت بخاطری ولبّی ؛

والاذن تعشق قبل العين احياناً.

فلمّا منّ الله تعالى بهذا الاجتماع ؛
ابصرت من اوصاف كمالاته
مالا يستطاع ؛ ابصرت علمَ علمٍ عالی
المنار ؛ وبحرَ معارف تتدفّق منه
المسائل كالانهار ؛ صاحب الذكاء الرائع ؛
حامل العلوم الذی سُدَّ بها الذرائع ؛
المُطيل بلسانه فی حفظ تقرير علوم الشرائع
المستولی على الكلام والفقه والفرائض ؛
المحافظ بتوفيق الله تعالى على الآداب
والسنن والواجبات والفرائض ؛
استاذ العربية والحساب ؛
بحر المنطق الذی تكشتم منه

ظاہر اور دین کے اصول وفروع اور علم کے علیحدہ و
مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان
دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رد میں
اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے
ہی سنا تھا اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعے سے
مشرف ہوا تھا جن کے نورِ قندیل سے حق روشن ہوا
تو اُن کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے
قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

تو جب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان
فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان
طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہِ بلند دیکھا
جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا
ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں
سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے
فساد کے ذریعے بند کیے گئے تقریرِ علوم دینیہ کی
محافظت میں طاقتور زبان والا جو علمِ کلام وفقہ وفرائض پر
غلبہ کے ساتھ حاوی ہے توفیقِ الٰہی سے مستحبات و
سنن وواجبات وفرائض پر محافظت کرنے والا،
عربیت وحساب کا ماہر، منطق کا وہ دریا جس سے

لآلیه ای اکتساب ؛ مسهّل الوصول ؛
الی علم الاصول ؛ اذلم يزل لها رائضا
حضرة مولنا العلامة الفاضل
المولوی البريلوی الشيخ احمد رضا ؛
اطال الله حياته ؛ وادام فی الدارين
سلامته ؛ وجعل قلمه سيفا مسلولا
لايغمد الا فی رقاب المبطلين ؛
امين اللّهم امين ؛ فتذكرت عند
رؤياه ؛ حفظه الله ؛ قول
الشاعر ؛ الناظم الناثر ؛ ؎

كانت مُساءلة الركبان تخبرنی
عن احمد بن سعيد اطيب الخبر
ثم التقينا فلا والله ما نظرت[1]
اذنای احسن مما قد رأی بصری

ورأيت نفسی ذا عيٍّ وحصر ؛ عن البلوغ فی
وصفه الى البغية والوطر ؛ وقد تفضل
على الفاضل المذكور ؛ ضاعف الله له
الاجور ؛ برؤية هذا التاليف الجليل ؛
والتصنيف النبيل ؛ الذی ذكر فيه
الفرق الضالة الحديثة ؛ التی
كفرت ببدعها المكفّرة الخبيثة ؛

اُس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے
ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں، علمِ اصول تک وصول کا
آسان کرنے والا اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت
رکھتا ہے حضرت مولنا علامہ فاضل مولوی بریلوی
حضرت **احمد رضا** اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے
اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور
اُس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر
اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی
تو مجھے اُنہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو۔ شاعر
صاحبِ نظم ونثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و
خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز ودرماندہ
دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ اس کے
ثواب مضاعف کرے، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ
تالیفِ جلیل اور تصنیفِ پُردانش میرے دیکھنے میں
آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو
اپنی خبیث وکفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو

[1] هكذا بالاصل ولعله فی الاصل ماسمعت اوسمعت — تاج العروس [illegible] ہے که حتی التقينا فلا والله ما سمعت ؛ اذنی باحسن مما قد رأی بصری ۱۲ ن

له البغية : ما ابتغی كالبغية بالكسر والضم ۱۲ ق

فرنعت الکفّ الضّراعۃ ؛ متشفّعا
بصاحب الشفاعۃ ، طالبا من اللہ حفظ
الایمان ؛ مستعیذا بہ من الکفر
والفسوق والعصیان ؛ وان یحفظ جمیع
المسلمین ؛ من سریان عقائد الکفرۃ
المضلین ؛ ویجزی حضرۃ المؤلف خیر
الجزاء فی یوم الدین ؛ اذ قام مقاما تشکرہ
علیہ جمیع المؤمنین ؛ فی الرد علی ھؤلاء
المبطلین ؛ بل الکذبۃ المفترین ؛ و
بیان فضائحھم ؛ وترّھاتھم وقبائحھم
ولا شک ان ما ھم علیہ من الاعتقاد ؛
فی غایۃ البطلان والفساد ؛ لا تتصوّرہ
العقول ؛ ولا تصدقہ النقول ؛
بل مجرد اوھام وترّھات ؛ لیس لھا
ادلۃ ولا شبہ تدرء عنھم ولا تاویلات ؛
وانما ھی محض اتباع للھوی ؛ موقع
والعیاذ باللہ تعالٰی فی الرّدٰی ؛ وقد
قال اللہ تعالٰی بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَھْوَآءَھُمْ
بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ
ھَوٰىهُ وقال تعالٰی فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰۤى
اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وقال تعالٰی وَلَا تَتَّبِعِ

میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحبِ شفاعت
صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت
چاہتا ہوا اللہ عزوجل سے محافظت ایمان کی دعا
کرتا ہوا کفر وفسق ومعصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا
اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی
سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو
سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ
ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی
ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رَد اور اُن
کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔
اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں
حد درجہ کا فاسد وباطل ہے جو نہ عقلوں کے نزدیک
کسی طرح معقول نہ نقلیں اُس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور
جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں نہ اُس کے لیے کوئی
دلیل ہے نہ کوئی شبہہ جو اُن کا عذر ہو سکے نہ کوئی
تاویل۔ بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے
جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک
اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشِ نفس کے
پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر
گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہو اور فرمایا ٹھیک راہ
چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی

الْھَوٰى فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ وقال
تعالٰی اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ ھَوٰىهُ ۚ وقال
تعالٰی ؛ وَاتَّبَعَ ھَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ
اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْھَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْھَثْ ؕ ؛
وقال تعالٰی وَاتَّبَعَ ھَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ؛
وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالٰی
عنہ انہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ
وسلم ان اللہ تعالٰی حجب التوبۃ عن کل
صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ ؛
واخرج ابن ماجۃ عن عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنھما انہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابی اللہ
ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی
یدع بدعتہ ؛ واخرج ابن ماجۃ ایضاً
عن حذیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلاۃ
ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا
ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ
من العجین ؛ واخرج البخاری ومسلم فی صحیحیھما
عن ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری رضی اللہ

پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے
اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی
خواہش کو خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اُس نے اپنی
خواہش کی پیروی کی تو اُس کی کہاوت کتے کی
طرح ہے کہ تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے
اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی
خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا
اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالٰی ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم
رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور
ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے
جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے
حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ
تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی کسی بدمذہب کا نہ
روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد
نہ کوئی فرض نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا
جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔ اور بخاری ومسلم
نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عنه حدیثا طویلا وفیه فلما افاق ای
ابوموسی قال انا بریٔ ممن بَرِیٔ منه
رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم الحدیث
واخرج مسلم فی صحیحه عن یحیی بن
یعمر قال قلت لابن عمر رضی اللّٰه تعالٰی
عنهما یا اباعبد الرحمٰن انه قد ظهر
قِبَلَنا ناس یقرؤن القرآن ویزعمون
ان لا قدر وان الامر اُنُف فقال اذا
لقیت اولٰئك فاخبرهم انی
بریٔ منهم وانهم براء منی
انتهی ؛ فرحم اللّٰه امرأ ناضل
عن الحق وایده واظهره ؛ و
اَدْحَضَ الباطل ودمّره ؛ ورحم
اللّٰه امرأ اعان علی ذٰلك نصرة
للدین ؛ وخِذلانا للكفرة المبطِلین ؛
ورحم اللّٰه امرأ تباعد عن
اهل الكفر والضلال ؛ واستعاذ
باللّٰه القادر المتعال ؛ فی
البُكور والاٰصال ؛ من
الوقوع فی مصاید تلك
الحِبال ؛ قائلاً الحمد للّٰه الذی

تعالٰی عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے
کہ جب ابوموسٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو غش سے افاقہ
ہوا۔ فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار
ہوئے رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تا آخر حدیث
اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحیٰی بن یعمر سے روایت کی کہ
انھوں نے کہا میں نے عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی
عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہماری طرف
کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں
تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے
کہ اس سے پہلے اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ
نہ تھی فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کر دینا
کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔
انتہی۔ تو اللّٰہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف سے
مجادلہ کیا اور اُس کی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور
باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللّٰہ رحم فرمائے
اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد
اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لیے۔
اور اللّٰہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے
دور ہوا اور صبح و شام اللّٰہ قدرت والے بلندی والے
کی پناہ چاہی اُن رسیوں کے پھندوں میں پڑنے
سے، یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے

عافانی مما ابتلاهم به وفضلنی
علی كثیر ممن خلق تفضیلا ؛ فقد
اخرج الترمذی عن ابی هریرة رضی
اللّٰه تعالٰی عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالٰی
علیه وسلم قال من رأی مبتلًی فقال
الحمد للّٰه الذی عافانی مما ابتلاك
به وفضلنی علی كثیر ممن خلق
تفضیلا لم یُصِبه ذٰلك البلاء وقال
الترمذی حدیث حسن ورحم اللّٰه
امرأ طلب لهم من اللّٰه تعالٰی الهدایة ؛
لترك تلك الغَوایة ؛ وطَرْحِ تلك
الاعتقادات الباطلة ؛ والبِدَعِ المكفِّرة
المضلِّلة ؛ والتوبةِ منها ؛ بالاعراض
عنها ؛ والتوفیقِ ؛ لاقوم طریق ؛ فانه
تعالٰی لا رب غیره ؛ ولا خیر
الا خیره ؛ علیه توكلت والیه اُنیب ؛
وصلی اللّٰه تعالٰی علی نبیه
ومصطفاه ؛ واٰله وصحبه وكل
من اتبعه واقتفاه ؛ امین ؛
والحمد للّٰه رب العٰلمین ؛
قاله بفمه ؛ وكتبه بقلمه ؛

مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُن کو مبتلا کیا
اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا۔
مسلمان کیا۔ سُنّی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت
ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم
سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر
یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے
اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی
بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ
پہنچے گی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اور اللّٰہ
اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللّٰہ تعالٰی
سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان
باطل عقیدوں اور ان کفر و ضلالت کی بدعتوں کو
پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رُوگردانی کریں اور
سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں۔ اس لیے
کہ اللّٰہ عزّ و جل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر
خیر ہے میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اُسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں۔ اور اللّٰہ تعالٰی اپنے نبی اور اپنے
چُنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و
اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ اور
سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا
اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا

احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المكى

محمد المرزوقى ابو حسين

عفا الله عنه امين ـ

مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم

محمد مرزوقی ابو حسین نے

اللہ اُس کی بخشش کرے آمین

(٨)

صورة ما املاه ذو الشرف الجلى ؛ والفخر العلى ؛ الفاضل الكامل ؛ والعالم العامل ، دامغ اهل الكفر والكيد ؛ مولينا الشيخ عمر بن ابى بكر باجنيد ؛ ادامه الله بالتأييد والايد ؛

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل، عالم باعمل، سر شکن اہلِ مکر و کید، مولانا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے ـ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله رب العلمين ؛ والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين ؛ وعلى اله وصحبه اجمعين ؛ ورضى الله عن التابعين ؛ وتابعيهم باحسان الى يوم الدين ؛ وبعد فقد اطلعت على هذه الرسالة ؛ للفاضل العلامة ؛ والرحلة الفهامة ؛ الشيخ احمد رضا ؛ فرأيت ان من ذكر فيها من اهل الزيغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر ـ اور اللہ تعالیٰ اُن کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیروؤں سے راضی ہو ـ بعد حمد وصلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادہ کے لیے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا ـ اور میں نے دیکھا کہ جن گمرہوں

والضلال ضالون مضلون ؛ ومن الدين مارقون ؛ وفى طغيانهم يعمهون ؛ اسأل مولاى العظيم ان يسلط عليهم من يقمع شوكتهم ؛ ويقطع دابرهم ؛ فاصبحوا لا ترى الا مساكنهم ؛ ان ربى على كل شئ قدير ؛ وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ؛ والحمد لله رب العلمين ؛ قاله الفقير الى الله تعالى عمر بن ابى بكر باجنيد

گمراہوں کا اُس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں ـ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینکدے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے ـ بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے ـ کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے ـ

(٩)

صورة ما حبره ؛ حامل لواء العلماء المالكية ؛ مطرح الانوار العرشية والفلكية ؛ الفاضل البارع ؛ الخاشع المتواضع ؛ ذو التقى والنقى ؛ مفتى المالكية سابقا ؛ مولينا الشيخ عابد بن حسين ؛ زينه الله بازين زين ؛

تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوارِ عرش و فلک، فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحب خشوع و تواضع و پرہیزگاری و پاکیزگی، پیشیں مفتی مالکیہ مولانا شیخ عابد بن حسین ـ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے ـ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وعلیک ایها المفضال ؛ سلام الله المتعال ؛ الحمد لله الذی اطلع فی سماء العلماء شموس العرفان ؛ فازاحوا بانوارها الساطعة عن الدین غیاهب ذوی البهتان ؛ والصلاة والسلام علی اکمل من اختصه مولاه بعلم المغیبات ؛ وجعله نورا ماحیا غیاهب التلبیس عن الملة الحنیفیة بقواطع الآیات ؛ ونزهه عن جمیع النقائص کالکذب والخیانة ؛ فمعتقد خلافه کافر یستحق بالاجماع الاهانة ؛ وعلی آله الامجاد ؛ واصحابه الاسیاد ؛ اما بعد فانه لما وفق الله لاحیاء دینه القویم ؛ فی هذا القرن ذی الفتن والشر العمیم ؛ من اراد به خیرا من ورثة سید المرسلین ؛ سید العلماء الاعلام ؛ وفخر الفضلاء الکرام ؛ وسعد الملة والدین ؛ احمد السیر ؛ والعدل[ع] الرضا فی کل وطر ؛ العالم العامل ذو الاحسان ؛

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام۔ سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے اُن کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ اور درود و سلام اُن پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں ایسوں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص کیا اور اُنہیں ایسا نور کیا جو ملتِ اسلام سے شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے مٹاتا ہے اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب و خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے تمام علمائے امت کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی آل اور سیادت والے صحابہ پر۔ بعد حمد و صلاۃ جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنے کی اُسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ صاحب عدل عالم باعمل صاحبِ احسان

ع "عدل" مصدر بمعنی عادل اور "رضا" مصدر بمعنی مرضی ہے۔ جیسا کہ تاج العروس ج ... ۱۲

حضرة المولی احمد رضا خان ؛ فقام فی ذلک بفرض الکفایة ؛ وقمع ببراهینه القاطعة ضلالة المبطلین البادیة لذوی الدرایة ؛ ومن الله علیّ فی اسعد الاوقات ؛ واشرف الطوالع وابرک الساعات ؛ بالتیمن بشمس سعوده ؛ واللیاذ بساحة احسانه وجوده ؛ والوقوف علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله اللاتی اقام فیها البراهین ؛ وبیّن فیها انواع الضلال ؛ الصادر من اهل الخبال ؛ وهم غلام احمد القادیانی ؛ ورشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی ؛ وخلافهم[۲] من اهل الضلال والکفر الجلی ؛ وسوّد بها وجه ضلالهم المبین ؛ فذکرت عند ذلک قول من اجتباه مولاه لن تزال هذه الامة قائمة علی امر الله لا یضرهم من خالفهم حتی یأتی امر الله ؛

حضرت مولیٰ **احمد رضا خان** تو اُس نے اس باب میں فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو اربابِ[۱] علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ پائی اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا جو اہلِ فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی وغیرہم کھلے کافرانِ گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منھ کالا کر دیا تو اس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے مولیٰ نے چن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔

[۱] یعنی اسی قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انھیں خدا جانتا ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہ

[۲] شاع وذاع الآن فی اعجاز شریف استعمال خلافه بمعنی غیره یقولون جاءنی زید وخلافهم ای وغیره ھ مصححه۔

صلی اللہ وسلم علیہ ؛ وعلیٰ آلہ ومن انتمیٰ الیہ فجزی اللہ مؤلفہا حیث قام بھذا الامر الواجب ؛ وکشف بشموسہ عن وجہ الدین الغیاھب ؛ وقمع ضلال المبطلین ؛ المفسدین عقائدَ ضعفاء المسلمین ؛ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء ؛ وابقی بدر سعودہ منیرا فی سماء الشریعۃ الغراء ؛ ووفقہ الی ما یحبہ ویرضاہ ؛ وانالہ من الخیر غایۃ مایتمناہ ؛ امین اللّٰھم امین ؛ قالہ بفمہ ؛ وامر برقمہ ؛ خادم العلم بالدیار الحرمیۃ ؛ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادۃ المالکیۃ ؛

(مہر: محمد عابد حسین ۱۳۰۰)

اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آل اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کردیا جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنا کی انتہا تک اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سردارانِ مالکیہ نے۔

(مہر: محمد عابد حسین ۱۳۰۰)

صورۃ ما نظمہ فی سلک التحریر ؛ العلم النحریر ؛ الصفی الزکی ؛ الذھین الذکی ؛ صاحب التصانیف ؛ والطبع اللطیف ؛ مولانا علی بن حسین المالکی ؛ نورہ اللہ بالنور الملکی ؛

(۱۰) تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا و پاکیزگی و ذہن و ذکا صاحب تصانیف و طبع لطیف مولنا علی بن حسین مالکی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو نورِ آسمانی سے منور کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیک ایھا المفضال سلام اللہ ؛

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام

ورحمتہ وبرکاتہ ورضاہ ؛ اِنَّ اعذب المقال ؛ حمد ذی الجلال ؛ المنزہ عن النقائص والاشباہ ؛ الذی ختم الرسالۃ باکرم رسول اجتباہ ؛ ونزھہ وسائر رسلہ من الکذب والنقصات ؛ واختصھم من بین مخلوقاتہ بالاطلاع علی المغیبات ؛ فمَنْ اَلحقَ بھم ادنی نقص من العباد ؛ فقد صار بالاجماع من اھل الارتداد ؛ اللّٰھم فصلِّ علیھم وسلِّم ؛ وآلھم وصحبھم وکرِّم ؛ سیما نبیک المصطفیٰ ؛ والہٖ واصحابہ اھل الصدق والوفا ؛ امابعد فانہ لما مَنَّ اللہ علیَّ باستجلاء نور شمس العرفان ؛ من سماء صفاءٍ ملتزم الاتقان ؛ من صار محمودٌ فعلہ ؛ کشافَ ایات فضلہ ؛ وکیف لا وھو مرکز دائرۃ المعارف الیوم ؛ ومطلع کواکب سماء العلوم فی دار القوم ؛ عَضُدُ الموحدین ؛ وعِصام المھتدین ؛ القاطع بصارم البراھین ؛ لسانَ المضلین الملحدین ؛

اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چُنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے۔ الٰہی تو اُن سب انبیاء اور اُن کے آل و اصحاب پر درود وسلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفیٰ اور اُن کے آل و اصحاب اہلِ صدق و وفا پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے جسے استوارکاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ اُس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنیوالے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ بُراں سے گمراہ گروں بددینوں کی زبانیں کاٹنے والا

والرافعُ منارَ الایمان ؛ حضرة المولیٰ احمد رضاخان ؛ اطلعنی علیٰ وریقات بیّن فیہا کلامَ من حدث فی الہند من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ؛ وخلیل احمد وخلافہم[له] من ذوی الضلال والکفر الجلی ؛ واَنّ منھم من تکلم فی حق ربّ العٰلمین ؛ و منھم من اَلحَق النقص باصفیائه المرسلین ؛ واَنّه قد ابطل کلام کل من ھٰؤلاء المضلین ؛ برسالة بدیعة رفیعة واضحة البراھین ؛ وامرنی بالنظر فی کلام ھٰؤلآء القوم ؛ وماذا یستحقونه من اللّوم ؛ فنظرت اطاعة لامرہٖ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذٰلك الھُمام یوجب ارتدادھم فھم یستحقون الوبال ؛ بل ھم اسؤ حالا من الکفار ذوی الضلال ؛ فجزی اللّٰہ ھٰذا الھمام ؛ حیث ابطل برسالته قولَ ھٰؤلآء اللئام ؛ وقام

ایمان کے ستونِ روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولی **احمد رضاخاں** تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد **قادیانی** و رشید احمد و اشرفعلی و **خلیل احمد** وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے ہیں** اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود ربُّ العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنّف نے اِن سب گمراہ گروں کے کلام کا رَد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے **اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی** تو کیا دیکھتا ہوں کہ **واقعی** جس طرح مصنّف بلند ہمت نے بیان کیا **ان لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں** تو وہ سزا اور عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ تو اللہ اُس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رَد کیے اور اس زمانہ میں

[له] ای وغیرھم کما تقدم ۱ھ مصححہ۔

— طبع شدہ اہلسنت وجماعت بریلی جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کہ قدیم تر نسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور نیز [illegible] مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ ومطبوعہ کانپور ۱۳۸۶ھ کہ یہی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری کتاب گھر [illegible] "ھزم" جسے اور ترجمہ سے "اعلام" سمجھ میں آتا ہے۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ، رجادی الآخرہ ۱۴۲۸ھ۔

بفرض الکفایة فی ھٰذا القرن العمیم الشرور ؛ وحمی المسلمین عن سفسطة[عه] ماصدر من اھل الفجور ؛ عن الاسلام والمسلمین ؛ احسن ما جازی به عبادہ المخلصین ؛ ووفقه وسدّدہ لاحیاء الشریعة الغراء ؛ و اسعدہ وایدہ ونصرہ علی ھٰؤلآء الاشقیاء ؛ ولازال بدر اقباله طالعا فی سماء کماله ؛ اٰمین ؛ اللّٰھم اٰمین ؛ والحمد للّٰہ ؛ علی ما اولاہ ؛ والصلاة والسلام ؛ علی خاتم الرسل الکرام ؛ واٰله والاصحاب ؛ ما تیمّن بذکرھم کتاب ؛ قاله بفمه ورقمه بقلمه ؛ العبد الفقیر ذو الاٰثام ؛ محمد علی المالکی المدرس بالمسجد الحرام ؛ ابن الشیخ حسین مفتی المالکیة ؛ سابقا بالدیار الحرمیة ؛

(مہر: حسین محمد علی بن ۱۳۱۰)

جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجاآوری کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام ومسلمین کی طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعتِ روشن کے زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صلاح کرے اور اُسے سعادت وتائید بخشے اور ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمانِ کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو ایسی نعمتیں دیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے خاتم ہیں اور آپ کے آل واصحاب پر جب تک ان کے ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔ کہا اسے اپنی زبان سے لکھا اسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج وگنہگار محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ بمکۂ مکرمہ نے

(مہر: حسین محمد علی بن ۱۳۱۰)

[عه] ما زائدہ برائے تاکید ہے جیسا کہ شامی ص۲۷ میں کثیرا ما کے تحت ہے "کثیراً مفعول مطلق وما زائدة لتاکید الکثرة" ۱۲ ن

ثم امتدح الفاضل العلامة الممدوح ؛ حفظه المولی السبّوح ؛ حضرة مصنّف المعتمد المستند ؛ کان له الاحد الصمد ؛ بقصیدة غراء ؛ وھی ھٰذہ کما تری ؛

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصنّف المعتمد المستند دام فضلہٗ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔

فاستُ ثَنِيّةُ بحسنها لِمَا زهَت
وحلت وطابت طيبةٌ وتشرفت
واتتُ تقول لدى التفاخر انني
خير البلاد فمكةٌ دونى ثبت
انى احبُّ من البلاد جميعها
لله حقا دعوةُ الهادى وفت
وبى المطيع تضاعفت حسناته
بزيادة عما بمكة ضوعفت
وانا السماء تزينتُ بكواكب
كلُّ الانام بنورها السامى اهتدت
ما البدر بل ما الشمس الامن سنا
تلك الكواكبِ فى البريّة اشرقت
فلذلك الخضراءُ بُرقع وجهُها
وبكت من الغبراء حتى أُغرقت
فاز الذى قد زارنى بحبيبه
ذى المعجزات ومن به العليا ارتقت
بينا انا مصغٍ لطيب قولها
اذ شِمتُ مكةَ فى المحاسن اقبلت
تُبدى مفاخرها وقالت انني
ام القرى فجميعها بعدى اتت
انا قبلة للعالمين جميعهم
وبىَ المشاعر والمناسك جُمّعت

جھومتا نازِ میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دمِ نازش کہ میں ہوں خیرِ بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفٰی کی برکت اُن کی دُعا کی برکت
نیکیاں کتے ہیں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے اُنہیں کا پرتو
مہرِ رخشاں میں درخشاں ہے اُنہیں کی رنگت
ہے فلک چادرِ نیلی میں اِسی سے رُوپوش
گریۂ ابر ہے ہے غرقۂ آبِ خجلت
کامِ جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیورِ حُسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں امِ قرٰی سب سے ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت

له شامَ رَمَى البرقَ شَيْمًا: نظر اليه أين يقصد وأين يمطر، ذات: سرور وابرگ بکثن بامید باران در برق ۲: بارش کی امید میں بجلی کو دیکھنے لگ جانا - ۱۲ منہ

بى بيتُ بارينا الحرامُ وزمزمٌ
طَعْمُ شفًا[عه] من كل حادثة برت
وبىَ الصفا للطائفين ومروةٌ
ويمين رب الخلق بى قد قُبِّلت
وبىَ الحطيم ومستجارٌ والمقا
م ومسجد حسناته قد ضوعفت
زادت على حسنات طيبةٍ[له] مِائةٌ
الفٍ عن الهادى الروايةُ اُثْبِتَت
وانا احب الارض للمولى وللمـ
ـختار عند رواة اٰثار وت

وانی بانی خیر ارض الله لنبیه العظیم روایة بهذا زهت

انا مطلع للنيّرات جميعها
فبم الفخار لطيبةٍ اذ فاخرت
وانا التى قصدى لقصد النُسْك يحـ
ـرم قاصدى حتما بما قد اُقّتت
وانا على المُسْتَطاع[عه] حجى واجب
عينا بعمر مرة قد بُرّاتْ
وكفايةً فى كل عام قد اُتِى
والسيّئات بساحتى قد كُفّرت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت
سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لیے عکسِ یمینِ قدرت
مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت
عملِ طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولٰی سے روایت بہ سبیلِ صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت
بہترِ ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اِک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت

له طيبة على زنة سيدة عدل عن الاسم الى الصفة اشارة الى ان التسمية مبنية على التوصيف ومائة بالوقف وان كانت مضافة الى الف لما صرح العروضيون ان كل عروض محل الوقف كالضرب وذلك ان تقرء طَيْبَة باسكان الياء والوقف على التاء ومائة بواو الاطلاق على ان زادت بمعنى ازدادت والفاعل مائة الف فيصير العروض مفتعلن اه مصححه —

عه دراصل شفاءٌ تھا بالف ممدودہ۔ برائے وزنِ شعر ہمزہ ساقط ہوا - ۱۲ منہ عه المُسْتَطاع: مصدر ہے اور اسم فاعل یعنی مستطیع کے معنی میں ہے

فی کل یوم ینظر المولیٰ الیٰ
اهلی برحمته ابتداءً قد ثبت
فیعُمّ حتی النائمین بساحتی
فضلا برحمته ومغفرةً وفت
وبکل یوم مائة عشرون من
رحمات مولی الخلق بی قد اُنزِلتْ
للطائفین والناظرین لکعبة
والراکعین علیهم قد قُسّمت
انا مهبط الوحی الکریم ومظهر ال
ایمان والطاعاتُ بی قد نُوّعت
حبی من الایمان جاء وانّنی
انفی کما الکیرُ الخبائثَ اذبدت
وانا المقدسة الحرام العرش والب
لد الامین صلاحٌ اسمائی سمت
بی اکثر القرآن انزل ربُّنا
منی سری بدرٌ فانشقّ اشرقت
لما اطالت فی تمدح نفسها
قامت وقالت طیبةٌ هی طوّلت
حسبی بما جزم الانام بانها
خیر البِقاع[عه] لطیبها ممن حوت
وکم الاصول تشرفت بفروعها
فباحمدٍ اباؤه قد شُرّفت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت
ایک سو بیس ہیں خاص اُس کی نظرہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت
اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پہ یہ ہیں اُن پر قسمت
مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں مجھ میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت
جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت
پاک و ذی حرمت و عرش و بلدِ امن و صلاح
میرے اسماء ہیں معلے مرے نام و نسبت
مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت
جب کہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طولِ صفت
مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفٰے سے ہوئی آبائے نبی کی عزت

عه البقعة بالضم ویفتح ج بقاع وبقع ق ۶۱۲

بی من ریاض الخلد روضةُ قربة
بی تم بدر الدین ای جُمّعت
بی اربعون من الصلاة براءة
بی منبر الهادی علی حوض ثبت
انفی الخبائث قد اُتی کالکیر بی
محراب طٰه بترعزّس فضلت
قال النبی بانها من جنة
وبتفلةٍ مِن خیر مبعوث حلت
انا طابةٌ انا دار هجرة مَن سما
بی قربة عن حج بیت قُدّمت
وبی الاساءة لایضاعف ذنبها
اما بمکة فالاساءة ضوعفت
منی قبور الصاحبین وعترةٍ
امسوا اضیاء الارض منهم نُوّرت
لما سمعتُ مقالَ کلٍّ منهما
قلتُ اطلُبا حکماً عد الله نمتْ
ذا خُبرةٍ مولی المعارف والهدیٰ
رب البلاغة من به الدنیا زهتْ
ذا عفة ذا حرمة عند الملا
ذا فِطنة منها العلومُ تفجرت
شرحَ المقاصد فهو سعد الدین
بذکائه شرحَ المواقف فانجلت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
مجھ میں وہ پاک کو آں غرس[عه] ہے جس کی شہرت
کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت
مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک ہے۔ مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گذار
فیصلے کے لیے چاہو حَکَم با نصفت
ربِ بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولےٰ
صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علوم کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس نے کی شرحِ مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کیے موقفِ دین و ملت

عه الحدیث: غرس من عیون الجنة - رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما مرفوعا ق د ح ۲۸۶ ۔ ۶۱۲

عَضُدَ الهدایة فخرُنا محمودُ فعٰـ
ـلٍ انّهٗ کشّافُ اي اُحکمت
اَبدیٰ معانی المشکلات بیانُهٗ
ببدیع مَنطِقه الجواهرُ نُظِمَتْ
ایضاحه بدلائل الاعجازا سـ
ـرارُ البلاغة منه حقا اُسفرت
قالا ومن هُوَ قد توثّقنا به
قلتُ العزیز ومَنْ به التقوی صفتْ
محیی علوم الدین احمد سیرةً
عَدْلُ رِضًا فی کل نازلة عرت
مولی الفضائل احمد المدعو رضا
خان البریلی مَنْ به الخلق اهتدت
قالا وانعِمْ بالمحکّم ذی التُّقی
نعلی تقدّمه البریّة اجمعت
الطیّب بن الطیّب بن الطیّب بـ
ـن ذوی الهدی آیات رفعته رقت
فابْنُ العماد عِمادُهٗ مِنْ کشفِ ذا
حُجَجاً بها حجج ابْنِ حُجّة اُدحضت
قاضی القضاة فما الخفاجی عنده
الا کبدرٍ دُون شمسٍ اَشْرَقَتْ

وہ ہدایت کا عضد فخر۔ وہ محمود فعال[1]
وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت
مشکلات اس سے کھُلے اُس کا بیان بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت
اُس سے اعجاز و دلائل کا منور ایضاح
اُس سے اسرارِ بلاغت کی جِلا بے ریبت
بولے وہ کون ہے ہم ملتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا وہ زندہ کُن احمد سیرت
وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِّ کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے
جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلفِ اہلِ ہدے
جس کی آیاتِ بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حُجّہ کے حجج جن سے ہوئے حرفِ غلط[2]
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اُس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

[1] ابن العماد مبتدائے اول، عمادہٗ مبتدائے ثانی اور مِن کشفِ ذا الخ خبر ہے "عِمادٌ" بمعنی معتمد ہے یعنی ابن عماد نے جن باتوں پر اعتماد کیا ان کے ایسی حجتوں کو کھولنے کے سبب کیا جن حجتوں سے ابن حجہ کے حجج باطل ہوگئے۔ ۱۲ ن

اَمْلَی العلوم فهل سمعت بمثله
اَمْلٰی وذا آیاته قد شوهدت
لازال بدرُ کماله بسماء عِزْ
زِ جلاله یهدی العباد اذا غوت
صلّی وسلّم ربنا الهادی علی
ربِّ الکمال ومَنْ به الخلقُ احتمت
والآلِ والاصحاب طرًّا ما بکت
مُزُنٌ مِنَ الازهار حیث تبسّمت

یاد پر علم لکھائے کوئی اُس کا سا سُنا
صاحبِ فضل اور اُس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدر کمال اُس کا سمائے عز پر
ہادیِ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
ربّ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پنہ گیر ہے ساری خلقت
آل و اصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

تاکہ کلیاں مسکرا پڑیں۔ ۱۲ ن

بحمد الله وعونه وحسن توفیقه
وصلّی الله علی من جعله هادیا
لطریقه
واٰله۔

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد و مدد و خوبی توفیق
سے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی
راہ کا ہادی بنایا اور
اُن کی آل پر۔

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

(۱۱) صورة ما املٰه الشاب التقی، المحصّل المترقی، ذوالجمال والزین، مولینا جمال بن محمد بن حسین، نزّهه الله عن کل شین:

تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل و ترقی و جمال و زینت مولنا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالیٰ اُنہیں ہر نقص سے منزّہ رکھے

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق، وجعله خاتما لرسله وهادیا الی صراطه المستقیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور اُن کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے

ـه جاءُ ذا طرًّا ای جمیعاً، وهو منصوب علی المصدر او الحال ت صـ۱۴۲ ۱۲ ن

لكافة الخلق ، وجعل ورثة الانبياء
علماء دينه القويم الذابين عن الحق
غياهب الاشقياء ، والصلاة والسلام
على سيد الانام ، وآله الكرام ، و
اصحابه الفخام ، اما بعد فاني قد
اطلعت على كلام المضلين الحادثين ،
الآن في بلاد الهند فوجدته موجبا
لردتهم واستحقاقهم للخزي المبين ،
وهم اخزاهم الله تعالى غلام احمد
القادياني ، ورشيد احمد واشرفعلي ،
وخليل احمد وخلافهم[1] من ذوي
الضلال والكفر الجلي ، فجزى الله حضرة
ذي الاحسان ، المولى احمد رضا خان
عن الاسلام والمسلمين احسن الجزاء ،
حيث قام بفرض الكفاية ورد عليهم
بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند
ذاباً عن الشريعة الغراء ، ووفقه
لما يحبه ويرضاه ، وبلغه
من الخير ما يتمناه ، امين ، اللهم
امين ، وصلى الله على سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه وسلم ،

سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دین محکم کے
علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو حق سے
بدبختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور
درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت
والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و
صلوٰۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو
ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ **اُن کے
اقوال اُن کے مرتد ہوجانے کے موجب
ہیں** جس نے انہیں صریح رسوائی کا مستحق کردیا
اور وہ انہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی
اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں
جو کھلے کفر وگمراہی والے ہیں تو اللہ تعالے
حضرت صاحب احسان مولیٰ **احمد رضا خاں** کو
اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا
عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ
المعتمد المستند میں اُن کا رد لکھا شریعت روشن
کی حمایت کرتا ہوا، اور اُسے اپنی محبوب وپسندیدہ
باتوں کی توفیق دے اور اُس کے حسب مراد
اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا
ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے

[1] ای وغیرہم کما ہو ظاہر ۱۲ مصححہ

قاله بفمه ، وامر برقمه ، احد
المدرسين بالديار الحرمية محمد جمال
حفيد المرحوم الشيخ حسين
مفتي المالكية سابقا

محمد جمال بن محمد ۱۳۲۲

اسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا
بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرہ مرحوم
شیخ حسین نے جو
پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

محمد جمال بن محمد ۱۳۲۲

صورة ماكتبه جامع العلوم ، ونابع الفهوم ،
حائز العلوم النقلية ، وفائز الفنون العقلية ،
الهين ، اللين ، الخاشع ، المتواضع ، نادرة
الزمان ، مولينا الشيخ اسعد بن احمد الدهان
المدرس بالحرم الشريف ، دام بالفيض والتشريف ،

(۱۲) تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنون عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحب خشوع وتواضع نادر روزگار مولٰنا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف۔

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن ابد الشريعة المحمدية
على مدى الايام ، وايد الملة
الحنيفية باسنة اقلام العلماء
الاعلام ، وقيض لها في كل عصر
من الاعصار ، حماة وانصار ،
ذوي عزائم واخطار ، يحوطون
حوزتها ، ويقوون صولتها ،
ويقررون حججها ، ويوضحون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اُس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک
شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی
دی اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے
ملت اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اُس کے
حامی ومددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور
شرف والے ہیں کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے
ہیں اور اُس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اور
اُس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں اور اُس کی

فحجتها ؛ وهكذا فى كل عصر ؛ يتجدد
النصر ؛ ويحصل للعدو القهر ؛ حتى
يتم الامر ؛ والصّلٰوة والسّلام على
من سنّ سُنّة الجهاد ؛ وامر بتجريد
سيوف الحجج من الاغماد ؛ لردع اهل
الكفر والعناد ؛ والبغى والفساد ؛ وعلى اٰله
واصحابه الذين هم لحزب الله نجوم ؛
ولحزب الشيطان الخاسر رُجوم ؛ و
بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة
الجليلة التى الفها نادرة الزمان ؛
ونتيجة الأوان ؛ العلامة الذى
افتخرت به الاواخر على الاوائل ؛
والفهامةُ الذى ترك بتبيانه
سَحبانَعہ باقل ؛ سيدى وسندى
الشيخ **احمد رضا خان**
البريلوى ؛ مكّن الله من رقاب
اعاديه حُسامه ؛ ونشر على هام عزه
اعلامه ؛ فوجدتها حصنا مشيّدا ؛
على الشريعة الغراء ؛ رُفعت على
دعائم الادلة التى لا ياتيها
الباطل من بين يديها ولا من خلفها ؛

راہِ کشادہ کو روشن کرتے ہیں اور ایسے ہی ہر زمانہ
میں مدد تازگی پاتی رہے گی اور دشمن پر قہر
ہوتا رہے گا یہانتک کہ حکمِ الٰہی پورا ہو۔ اور
درود وسلام اُن پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد
نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور
معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے
برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل واصحاب پر جو
گروہِ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں اور گروہ
شیطان زیاں کار کو مردود ومطرود کرنے والے ہیں۔
حمد وصلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر
مطلع ہوا جس کا مصنف نادرِ روزگار وخلاصۂ
لیل ونہار ہے وہ علّامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر
فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے
بیانِ روشن سے سحبانِ فصیح البیان کو باقلِ
بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند
حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی۔ اللہ تعالیٰ
اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو
قابو دے اور اُس کے سرِ عزت پر اُس کے نشانوں کو
کشادہ کرے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو نورانی شریعت کا
محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند
کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے نہ پیچھے،

عہ "سحبان" قبیلہ وائل کا ایک فصیح وبلیغ شخص کہ فصاحت وبلاغت میں ضرب المثل تھا۔ "باقل" قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص تھا۔ گیارہ درہم میں ایک ہرن خریدا کسی نے خریدی پوچھی تو اپنے دونوں ہاتھ کھول دیے اور زبان باہر کردی۔

ہرن قیمت کی طرف اشارہ تھا بھی گیارہ۔ اتنے میں ہرن نو دو گیارہ ہوگیا۔ اور "باقل" "بول نہ پانے" میں ضرب المثل بن گیا۔ ق ات صفحہ ۹۶ ق ات صفحہ ۶/۱۴ - ۱۲ منہ

ولا تنهض شبهُ الملحدين للقيام
لديها فانها متوارية من خوفها ؛
سلّت صوارم الحجج القطعية على
عقائد الكفرين ؛ ورمت بشهبها
شياطين المبطلين ؛ خفضت
هامهم بذلك السيف المسلول ؛ و
أشهرت فضيحتهم بين ارباب
العقول ؛ حتى ظهر ظهور الشمس فى
رابعة النهار ارتدادهم ؛ اولئك
الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى
ابصارهم ؛ وتحقق بما اعتقدوه
انسلاخهم من الدين القويم ؛ اولئك
الذين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى
الاخرة عذاب عظيم ؛ فلعمرىعہ ان هذا
لهو التاليف الذى يفتخر به العالمون ؛
ولمثل هذا فليعمل العاملون ؛ فجزى الله
مؤلفها عن الاسلام والمسلمين خيرا فانه
قلد اجيادهم قلائد النعم ؛ ونصر الدين
بما احكمه من محكم هذا التاليف
الذى باد حاض حجة الخصم
حكم ؛ لا زالت ايامه

اور بیدینوں کے شبہے اُس کے سامنے ٹھہرنے کو
اٹھ نہیں سکتے کہ وہ اُس کے خوف سے چھپے ہوئے
ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں
کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن
ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی
کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سر نیچے کیے گئے
اور عقلا میں اُن کی رسوائی مشہور ہوئی یہانتک کہ
**ان لوگوں کا مرتد ہونا بھرے دن چڑھے کے
آفتاب کی مانند روشن ہوگیا** وہ لوگ
وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کردیا اور
اُن کی آنکھیں اندھی کردیں۔ اور ان کے عقیدوں سے
ثابت ہوگیا کہ وہ اِس دین صحیح سے بالکل نکل گئے
اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا
عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے
جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی
عمل کرنا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام ومسلمین کی
طرف سے اِس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ
اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں
ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط
تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو
پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی

عہ "عمر" قسم میں صرف بالفتح مستعمل ہے۔ (ق) ۱۲ منہ

مُشرِقةَ السنا ؛ وبابه كعبة المرام والمُنیٰ ؛ ماترنم بمدحه مادح ؛ و صدح بشكره صادح ؛ وصلّی الله علی سیدنا محمّد وعلی اٰله وصحبه وسلّم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ خادم الطلبة راجی الغفران ؛ اسعد بن احمد الدهّان عفا الله عنه وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

اسعد الدہان راجی الغفران

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ کعبۂ مرادات ومقاصد ہے جب تک مدح کرنے والے اُس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات۔

اسعد الدہان راجی الغفران

(١٣) صُورۃ ما قرظ به الفاضل الاديب ؛ الاريب اللبيب الحاسب الكاتب ؛ الرّفيع المراتب ؛ حسنة الاوان ؛ مولينا الشيخ عبدالرحمٰن الدهّان ؛ دام بالمن والاحسان ؛

تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب وکتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولنا شیخ عبدالرحمٰن دہان ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھ رہیں

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی اقام فی کل عصر اقواما وفقهم لخدمته ؛ وایدهم لدی مناضلة الملحدین بنصرته ؛ والصلاة والسّلام علی سیدنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار

محمّد الذی اَذلّ ببعثته اهلُ الكفر والطغیان ؛ وعلی اٰله واصحابه الذین اَخمدوا نار الجهل فظهر نور الیقین واضحَ العِیان ؛ وبعد فلاشك ان القوم المسئول عنهم اهلُ الحَمِیّة الجاهلیة ؛ مارقون من الدین كما یمرُق السَهم من الرّمیّة ؛ مستحقون فی الدنیا ضربَ[1] الرقاب ؛ ویوم العرض والحساب اشدَ العذاب ؛

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کردیا اور اُن کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھادی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔ حمد وصلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے **زمانہ کفر صریح کی پچ والے ہیں** دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطانِ اسلام اُن کی گردنیں مارے[1] اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[1] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما هو الی الحكام دون العوام كما ان التعذیب فی العقبیٰ لیس الابید ذی الجلال والاكرام اما غیر السلاطین وولاة الامور فانما وظیفتهم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطة الشیطین ورفعُ الامر الی ولاة الامر ولا یكلف الله نفسا الا وسعها بل قد صرحوا فی الكتب الفقهیة ان من قتل مرتدا بدون اذن السلطان یعزره السلطان هذا فی الممالك الاسلامیة فكیف بغیرها فانه تقتله الحكام ان قتل المرتد فیكون فیه القاء بالاید ی

[1] جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ رہے اور لوگ جو سلاطین وحکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رَد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں صریح ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کردے اسے بادشاہ سزا دے جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو اُن کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حکام یقینی قتل کردیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں

بقیہ حاشیہ موضوع آئندہ

فلعنهم الله واخزاهم ؛ وجعل النار مثواهم ؛ اللّٰهم كما وفّقتَ مَن اختصصْتَه من عبادك لِقَمْع هؤلاء الكفرة المتمردين ؛ وأهّلتَه للذّب عمّا يدعوا اليه النبي الامين ؛ فَانْصُرْه نصراً تُعِزّ به الدين ؛ وتُنْجِزُ به وَعْدَ وكان حقا علينا نصر المؤمنين ؛ لاسيما عمدة العلماء العاملين ؛ زبدة الفضلاء الراسخين ؛ علامة الزمان ؛ واحد الدهر والأوان ؛ الذی شهد له علماء البلد الحرام ؛ بانه السيد

اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ کرے۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان **سرکش کافروں** کی بیخ کنی کی توفیق دی اور اُسے تو نے اِس قابل کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یوہیں اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ "مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے" بالخصوص عالمانِ باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علامۂ زماں یکتائے روزگار **جس کے لیے علمائے مکۂ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے**

الى التهلكة والله تعالى يقول لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفس كافرة وفی حديث عُمَرَ وَ عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قالا قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذی والنسائی فليتنبه لذلك فانما وقعت هذه الاحكام فانما هی للسلاطين والحكام كما صرح به فی نفس هذه التقاريظ عدة اعلام اه-

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو" اور اپنے نفسِ مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر و سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہانِ (زمانہ) وحکام ہی کے لیے ہیں چنانچہ انھیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے ۱۲۔

الفرد الامام ؛ سيدی وملاذی ؛ الشيخ احمد رضا خان البريلوی مَتَّعَنَا الله بحياته والمسلمين ؛ ومنحنی هَدْيَه فان هَدْيَه هَدْیُ سيد المرسلين ؛ وحفظه من جميع جهاته على رَغْمِ اُنوف الحاسدين ؛ ربّنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ وصلّى الله على سيدنا محمّد وعلى اٰله وصحبه وسلّم ؛ قاله بفمه ؛ ورقّمه بقلمه ؛ معتقدًا بجنانه الراجی من ربه الغفران ؛ عبد الرحمٰن ابن المرحوم احمد الدهّان ؛

عبد الرحمن دہان ۱۳۰۲

بے نظیر امام ہے میرے سردار اور میری جائے پناہ حضرت **احمد رضا خاں بریلوی** اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اُس کی رَوش نصیب کرے کہ اُس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے۔ الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار عبد الرحمن بن مرحوم احمد دہان نے

عبد الرحمن دہان ۱۳۰۲

---

(۱۴) صورة ما سطره الفاضل المستقيم ؛

على الدين القويم ؛ والحق القديم ؛ المدرس بالمدرسة الصَّوْلتيه ؛ بمكّة المحمية ؛ مولنا الشيخ محمّد يوسف الافغانی ، حُفِظ بالسبع المثانی ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱۴) تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست و حق قدیم پر مستقیم ہیں مکۂ معظمہ میں مدرسۂ صولتیہ کے مدرس مولنا محمد یوسف افغانی قرآن عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحٰنك یا من تفردت بالكبریاء ؛ وتنزهت عن سِمَة النقص والكذب والفحشاء ، احمدك حمد من اعترف بعجزه ؛ واشكرك شكر من توجه الیك باسره ؛ واصلّی واسلّم علٰی سیدنا محمد خاتم انبیائك ؛ و خلاصة اهل ارضك وسمائك ؛ واٰله واصحابه عمدة اصفیائك ؛ ومن تبعهم باحسان الٰی یوم لقائك ؛ **وبعد** فانی قد اطلعت علٰی هٰذهِ الرسالة التی الّفها الفاضل العلّامة والحبر الفهّامة ؛ المستمسك بحَبْل الله المتین ، الحافظ منار الشریعة والدین ، من قصَرَتْ لسان البلاغة عن بلوغ شكره ؛ وعجِزَ عن القیام بحقه وبِرّه ؛ الذی افتخر بوجوده الزمان ؛ مولٰنا الشیخ **احمد رضا خان** ؛ لازال سالكا سبیل الرشاد ؛ وناشراً الْوِیَةَ الفضل علٰی رؤس العباد ؛ وادامه الله للذّبّ عن الشریعة الغراء ؛ و

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزا بات کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اُس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اُس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے زمین وآسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چنے ہوؤں کے عمدہ ہیں اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک. حمد وصلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ. جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں** ــ وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا ہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے اور

مَكّنَ حُسَامَهُ من رقاب الاعداء ؛ فوجدتها قد هدَمَتْ مُعْظَم ارکان عقائد المفسدین المرتدین ؛ الذین ارادوا ان یُطفِئوا نور الله بافواههم ویأبی الله الا ان یُتِم نوره ارغاما لانوف الحاسدین ، وقد اُودِعت الحكمةَ وفصلَ الخطاب ؛ اذهی مسلّمة عند اولی الالباب ؛ ولا عبرة بمن انكر علیها ممن اضلّه الله ؛ و ختم علٰی سمعه وقلبه وجعل علٰی بَصَرِه غشاوة فمن یهدیه من بعد الله ؛ شعر

قد تُنكِر العین ضوء الشمس من رَمَد
ویُنكِر الفم طَعْمَ الماء من سَقَم

والله انهم قد كفروا ؛ وعن ربقة الدین قد خرجوا ؛ فتَعْساً لهم واضلّ اعمالهم ؛ اولٰٓئك الذین لعنهم الله فاصمهم واعمٰی ابصارهم ؛ نسأله السلامة من تلك الاعتقادات ، والعافیةَ من هاتیك الخُرافات ؛

اُس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھادیے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دو ٹوک بات امانت رکھی گئی اس لیے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ کا انکار کرے اُس کا کیا اعتبار۔ کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔ ؎

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کردیے اور آنکھیں اندھی. ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے

فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خير الجزاء ؛ وانعم علينا وعليه بحسن اللقاء ؛ أمين يارب العلمين ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقداله بجنانه ؛ اضعف خلق الله خادم طلبة العلم محمد يوسف الافغانی؛ بلغه الله الامانی ؛

اللہ تعالیٰ اُس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حُسن وخوبیِ دیدارِ الٰہی کی نعمت دے۔ ایسا ہی کرائے سارے جہان کے مالک۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوقِ خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوؤں کو پہنچائے۔

(۱۵) صورة مارقمه ذوالفضل والجاه، اجل خلفاء الحاج المولوى الشاه امداد الله؛ مدرس الحرم الشريف والمدرسة الاحمدية؛ بمكة المحمية، مولانا الشيخ احمد المكى الامدادى ؛ لازال محفوظا بامداد الهادی؛

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولانا شیخ احمد مکی امدادی بمددِ الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

له الحمد والآلاء من شيد اركان الاسلام ونصب اعلامها ؛ وضعضع بنيان اللئام ونكس ازلامها ؛ وجعل سيدنا محمدا للرسل قفلا وللانبياء ختامها ؛ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اله واحد صمد تنزه عن جميع النقائص وعما يتفوه به اهل الزيغ والشرك تعالى الله عما يقول الظلمون ؛ واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا خير الخلق قاطبة الذى خصه الله بعلم ما كان وما يكون ؛ وهو الشفيع المشفع وبيده لواء الحمد آدم ومن دونه تحت لوائه يوم يبعثون ؛ وبعد فيقول العبد الضعيف ؛ الراجى لطف ربه اللطيف ؛ احمد المكى الحنفى القادرى ؛ الجشتى الصابرى الامدادى ؛ انى اطلعت على هذه الرسالة ؛ المشتملة على اربع توضيحات المؤيدة بالادلة القاطعة ؛ والبراهين المبرهنة بالكتاب والسنة ؛ كانها أسنة فى قلوب الملحدين ؛ فرأيتها صمصامة ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيين ؛ فجزى الله مؤلفها خير الجزاء وحشرنا الله واياه تحت لواء سيد الانبياء ؛ كيف لا وهو البحر الطمطام ؛ اتى بالادلة الصحيحة غير

اُسی کے لیے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اُس کے نشان قائم فرمائے۔ کمینوں کی عمارت ہلادی اور اُن کے پانسے اوندھے کردیے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں۔ خدا یگانہ صمد پاک ہے، سب عیبوں اور اُن بُری باتوں سے جو کجی اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند وبالا ہے اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہوگزرا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی شفاعت مقبول ہے اور اُنہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دن حضور ہی کے زیرِ نشان ہوں گے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے ربِ لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن وحدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بیدینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیرِ نشانِ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار ہے صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی

سِقام ؛ وحُقَّ[1] ان یقال فی حقہ انہ قائم لنصرۃ الحق والدین ؛ وقمعِ اعناق الملاحدۃ والمتمردین ؛ الا وھو التقی الفاضل ؛ والنقی الکامل ؛ عمدۃ المتاخرین ؛ واسوۃ المتقدمین ؛ فخر الاعیان ؛ مولانا المولوی الشیخ محمد **احمد رضاخان** ؛ کثّر اللہ امثالہ ومتّع المسلمین ؛ بطول حیاتہ امین ؛ لاریب ان ھؤلاء مکذبون للادلۃ صریحا فیحکم علیھم بالکفر فعلی الامام اید اللہ بہ الدین ؛ وقصم بسیف عدلہ اعناق الطغاۃ والمبتدعۃ والمفسدین ، کھؤلاء الفرق الضالۃ الباغین ؛ والزنادقۃ المارقین ؛ اَنْ یطھرالارض من امثالھم ؛ ویُریح الناس من قبائح اقوالھم وافعالھم ؛ وان یبالغ فی نصرۃ ھذہ الشریعۃ الغراء التی لیلھا کنھارھا ونھارھا کلیلھا فلا یضل عنھا الا ھالک ویُشدّد علی

علت نہیں اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سُن لو وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد اور اگلوں کا قدم بقدم فخرِ اکابر مولنا مولوی حضرت محمد **احمد رضاخاں** اللہ اس کے امثال کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُس کی درازیِ عمر سے نفع بخشے الٰہی ایسا ہی کر۔ **کچھ شک نہیں** **یہ طائفے صراحۃً** دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں تو **اُن پر کفر کا حکم لگایا جائے گا** تو سلطانِ اسلام (کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغِ [عدل] سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے **یہ گمراہ فرقے** طاعت سے نکلے ہوئے دہریے بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے زمین کو پاک کرے اور اُن کے اقوال و افعال کی قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس شریعتِ روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اُس کی رات بھی دن ہو رہی ہے اور اُس کا دن بھی روشنی میں اُس کی شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے گا مگر جو ہلاک ہوا۔ نیز سلطانِ اسلام پر واجب ہے

[1] حُقَّ ان یفعل کذا ای سزاوار است کہ چنیں کند ۱۲ ق

ھؤلاء العقوبۃ الی ان یرجعوا الی الھدی ؛ وینکفّوا عن سلوک سبیل الردی ؛ ویتخلصوا من شر الشرک الاکبر ؛ ویُنادِیَ علی قطع دابرھم ان لم یتوبوا باللّٰہ اکبر ؛ فان ذٰلک من اعظم مھمات الدین ؛ ومن افضل ما اعتنیٰ بہ فضلاء الائمۃ وعظماء السلاطین ؛ وقد قال الامام الغزالی رحمہ اللہ فی نحو ھؤلاء الفرق ان القتل[2] منھم افضل من قتل مأۃ کافر لان ضررھم بالدین اعظم واشد اذ الکافر تجتنبہ العامۃ لعلمھم بقبح مالہ فلا یقدر علی غوایۃ احد منھم واما ھؤلاء فیظھرون للناس بزی العلماء والفقراء والصالحین مع انطوائھم علی العقائد الفاسدۃ والبدع القبیحۃ فلیس للعامۃ الا ظاھرھم الذی بالغوا فی تحسینہ واما باطنھم المملوٌ من تلک القبائح والخبائث فلا یحیطون بہ ولا یطلعون علیہ لقصورھم

اِن لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو اُن کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل[2] ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ و سخت تر ہے اس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام بُرا ہے تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دِل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بُری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو اُن کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انھوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اُسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اُس پر مطلع ہی نہیں ہوتے

[2] ھذا الی سلطان الاسلام لا غیر کما تقدم التصریح بہ انفا اھ یہ خاص سلطانِ اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیسا کہ ابھی اس کی تصریح گذری ۔ ۱۲

عن ادراك المخائل الدالة عليه فيغترّون بظواهرهم ويعتقدون بسببها فيهم الخير فيقبلون ما يسمعون منهم من البدع والكفر الخفي ونحوهما ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون ذلك سببا لضلالهم وغوايتهم فلهذه المفسدة العظيمة قال الامام الولى محمدٌ الغزالى عليه رحمة البارى ان قتل[1] الواحد من امثال هؤلاء افضل من قتل مائة كافر وكذا فى المواهب اللدنية ان من انتقص من شأن النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم فيقتل فكيف من عاب الله والنبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم من باب اولى فالى الله المشتكٰى والنجوٰى اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هى واحفظنا عن الغواية واهلها ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ واغفر

اس لیے کہ وہ قرائن جن سے اُس کا باطن پہچانا جائے اُن تک اِن کی رسائی نہیں تو اُن کی ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے سبب اُنہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بد مذہبیاں اور چھپے کفر اُن سے سنتے ہیں اُسے قبول کر لیتے ہیں اور حق سمجھ کر اُس کے معتقد ہو جاتے ہیں تو یہ اُن کے بہکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اِس فسادِ عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک[1] کا قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی مواہبِ لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اُس کا کیا حال ہے؟ جو اللہ عزّ وجلّ اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجۂ اولٰی سزائے موت کا مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اُسی سے فریاد ہے۔ الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقتِ واقع کے مطابق دکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں

[1] تقدم مرارا وفى نفس هذا الكلام انه ليس لغير سلطان الاسلام ۱۲ اوپر کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ بے شبہہ یہ (حکمِ قتل) بادشاہِ اسلام کے سوا کسی کو نہیں ۱۲

لنا ولوالدينا ومشايخنا يوم الحساب ؛ وارزقنا رضاك واجعلنا مع الذين انعمت عليهم من الاحباب ؛ هذا ما قاله بلسانه ؛ وزبره ببنانه ؛ الراجى عفو ربه البارى احمد المكى الحنفى ابن الشيخ محمد ضياء الدين القادرى الچشتى الصابرى الامدادى المدرس بالحرم الشريف المكى وبالمدرسة الاحمدية بمكة المحمية سنة ۱۳۲۴ھ غفر الله ذنوبهما وكان له ناصرا ومعينا حامدا مصليا مسلما۔

اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا۔ یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے ربِ خالق کے امیدوارِ معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف و مکہ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے۔ اللہ اُن دونوں کے گناہ بخشے اور اُس کا مددگار و معین ہو حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

(۱۶) صورة ما حرره العالم العامل ؛ والفاضل الكامل ؛ مولانا محمد يوسف الخيّاط ؛ ادامه الله على سوىّ الصراط ؛

تقریظ عالمِ باعمل فاضلِ کامل مولنا محمد بن یوسف خیاط۔ اللہ انہیں راہِ راست پر قائم رکھے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبى بعده ، سيدنا محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم من وجد من هؤلاء الاصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مؤلف

احمد رضا خان شکر اللہ سعیہ ما فی
ھذہ الرسالۃ من ھذہ المنکرات الفاحشۃ ،
التی فی غایۃ الغرابۃ ، التی لا یصدر
مثلھا عمن یؤمن باللہ والیوم الاخر
لا شک انھم ضالون مضلون کفار یُخشیٰ
منھم الخطر العظیم علی عوام المسلمین ،
خصوصاً فی الاصقاع التی لا ینصر
حکامھا الدین ، لکونھم لیسوا من
اھلہ ویجب علی کل مسلم التباعد عنھم
کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن
الاسود الفاتکۃ ، ویجب علی کل من قدر
من المسلمین علی خذلانھم ، وقمع فسادھم
ان یقوم بما استطاع من ذلک کما فعل
حضرۃ المؤلف الفاضل شکر اللہ سعیہ
ولہ الید الطولیٰ عند اللہ ورسولہ
واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ الحقیر محمد بن
یوسف خیاط ۔

(مہر: محمد یوسف ۱۳۲۳)

احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُس کی کوشش
قبول کرے، اِس رسالے میں نقل کیا جن میں
یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی
ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ
اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ
گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے
سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں
جہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے
اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے
دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے
اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور
مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو
مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے
اُس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک لے
بجا لائے جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا
اللہ اُن کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے
نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(مہر: محمد یوسف ۱۳۲۳)

صورۃ ما کتبہ الشیخ الجلیل المقدار ، الرفیع المنار ، مولینا الشیخ محمد صالح بن

تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد بافضل اللہ

محمد بافضل ادام اللہ فیوضہ علی الصغار والکبار ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدک اللھم یا مجیب کل سائل ، و
اصلی واسلم علی من ھو لنا الیک اشرف
الوسائط والوسائل ، رغماً علی انف
کل مجادل معاند ، وطرداً لکل مُصادر
فی ذلک ومُطارد ، واسألک الرضا
عن العلماء الاماثل ، القائمین بخدمۃ
الشریعۃ فلا احد لھم فی ذلک مماثل ،
اما بعد فان اللہ جلت عظمتہ ، و
عظمت منتہ ، قد وفق من اختارہ من
عبادہ للقیام بخدمۃ ھذہ الشریعۃ
الغرا ، وامدہ بثواقب الافھام فاذا اظلم
لیل الشبھۃ اطلع من سماء علمہ بدرا ،
وھو العالم الفاضل ، الماھر الکامل ،
صاحب الافھام الدقیقۃ ، والمعانی
الرفیعۃ ، حضرۃ المؤلف لکتابہ الذی سماہ
المعتمد المستند ، وتصدی فیہ
للرد علی اھل البدع و
الکفر والضلال بما فیہ مقنع

سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے
میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لیے
تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں
درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک
خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و
مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو۔ اور میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو
خدمتِ شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں حمد و
صلاۃ کے بعد اللہ عزوجل نے جس کی عظمت جلیل
اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس
شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیق رس
عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی
رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمانِ علم سے
ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم
فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا
حضرت مؤلف کتابِ مذکور جس کا نام اس نے
المعتمد المستند رکھا اور اُس میں بدمذہبوں کافروں
گمراہوں کا ایسا رد کیا جو اُنہیں کافی ہے جن کو

لذوی البصائر ومن هو بطریق الحق لا یجحد ؛ وهو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالته هذه التی تصفحتها مختصر کتابه المذکور وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماهم علیه من المفاسد واکبر المصائب فباءوا بخسران مبین ؛ وعلیهم الوبال الی یوم الدین ؛ فقد احسن المؤلف فی ابتداع هذا التصنیف ؛ واجاد فی اختراع هذا الترصیف ، فشکر الله سعیه وامده بالبراهین ؛ لقمع الملحدین ؛ بجاه سید المرسلین ؛ سیدنا محمد صلی الله علیه وعلی اٰله واصحابه اجمعین ؛ اٰمین یارب العٰلمین ؛ رقمه الراجی عفو ربه والفضل ؛ محمد صالح بن محمد بافضل ـ

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲

دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں اور وہ امام **احمد رضا خاں** ہے۔ اُس نے اس رسالہ میں جس پر **میں نے نظرِ تفتیش کی** اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سردارانِ کفر و بدمذہبی وگمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کرکے کُھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے اور بیدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے اُس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرما اے سارے جہان کے پروردگار۔ اسے لکھا اپنے رب کے عفو وفضل کے امیدوار محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲

(۱۸) صورۃ ما زبرہ الفاضل الکامل ؛ ذو محاسن الشمائل ، والفیض الربانی ، مولٰنا الشیخ عبدالکریم الناجی الداغستانی حفظ من شر کل حاسد وشانی ؛

تقریظ فاضلِ کامل نیکو خصائل صاحب فیضِ یزدانی مولٰنا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم وبه نستعین

الحمد لله رب العٰلمین ؛ والصلاة والسلام علی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین اما بعد فان هؤلاء المرتدین ؛ قد مرقوا من الدین ، کما یمرق الشعرة من العجین ، کما قاله النبی الامین ؛ وکما صرح به صاحب هذه الرسالة المسطرة ؛ بل هم الکفرة الفجرة ؛ قتلهم واجب علی من له حق ونصل وافر ؛ بل هو افضل من قتل الف کافر ؛ فهم الملعونون ؛ وفی سلك الخبثاء منخرطون فلعنة الله علیهم وعلی اعوانهم ؛ ورحمة الله وبرکاته علی من خذلهم فی اطوارهم ؛ هذا ؛ وصلی الله علی سیدنا محمد واٰله وصحبه اجمعین ؛ خادم العلم الشریف فی المسجد الحرام عبدالکریم الداغستانی ـ

عبدالکریم الناجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ **یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گیے جیسے** آٹے میں سے بال، جیسا نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور **جیسے** کہ اس رسالہ مسطورہ کے **مصنف نے تصریح کی** بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے[1] کا اختیار اور سنان و پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اُن پر اور اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔ اور جو اُنہیں اُن کی بداطواریوں پر مخذول کرے اُس پر اللہ کی رحمت وبرکت۔ اسے سمجھ لو۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر۔ مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم داغستانی۔

عبدالکریم الناجی

[1] وهو سلطان الاسلام فی ممالك الاسلام اعزالله نصره الی یوم القیام اما عامة المسلمین فانما لهم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفیر الاخوان عن استماع کلام کل شیطان ؛ فانما یکلف الله نفسا وسعها ۱۲ منه ترجمہ وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہِ اسلام ہے (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا روزِ قیامت اُس کی مدد و نصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو اُن کے لیے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر۔ ۱۲

۱۹ صورۃ ماسطرہ الشارب من منهل الایمان الیمانی ؛ الفاضل الكامل البالغ منتهى الامانی مولٰنا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی ؛ لازال محفوظا و محظوظا باطائب التهانی ؛

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمدك اللّٰهم حمد اهل ودادك ؛ من وفقتهم للعمل علی وفق مرادك ؛ فادّوا ماحملوه من اعباء الدیانة ؛ مع شهودهم العجز والاستكانة ؛ لولا ان امددتهم بالفتح والاعانة ؛ ونسألك اللّٰهم فی سلكهم انتظاما ؛ ومن مقسم الفضل معهم اقتساما ؛ ونصلی ونسلم علی من فقه وعلم ؛ واوتی جوامع الكلم ؛ وعلی اٰله المیامین ؛ واصحابه اصحاب الیمین ؛ **اما بعد** فان من جلائل النعم التی لاتثبت فی ساحة شكرها ان قیض الشیخ الامام ؛ والبحر الهمام ؛

۱۹ تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی پیے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک پہنچے ہوئے ہیں مولٰنا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار اُنہوں نے اپنے دوش ہمت پر اٹھائے تھے ادا کر دیے حالانکہ وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی کشائش وعنایت سے مدد نہ فرماتا۔ الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرودے اور قسمت فضل میں اُن کے ساتھ حصہ دے۔ اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے احکام سکھائے اور علوم دیے اور جامع ومختصر کلمے دیے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے اصحاب پر کہ روز قیامت دہنی جانب جگہ پانے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت

بركة الانام ؛ وبقية السلف الكرام ؛ احد الائمة الزهاد ؛ والكاملين العباد ؛ **احمد رضا خان** للرد علی هؤلاء المرتدین ؛ الضالین المضلین ؛ المارقین من الدین ؛ مروق السهم من الرمية اذ لایشك ذولب فی ردتهم وضلالهم ؛ ومروقهم من الدین ؛ جعل الله التقوی زاده ؛ ورزقنی وایاه الحسنی وزیادة ؛ وانا له من الخیرات ماراده ؛ اٰمین ؛ بجاه الامین ؛ رقمه اقل الخلیقة ؛ بل لاشیئ فی الحقیقة ؛ فقیر رحمة ربه ؛ واسیر وصمة ذنبه ؛ خویدم طلبة العلم فی المسجد الحرام ؛ سعید بن محمد الیمانی ؛ غفر الله له ولوالدیه ولمشایخه ولجمیع المسلمین ؛ اٰمین ؛

(مہر: سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶)

برکت تمام عالم، اگلے کرم والوں کے بقیہ ویادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی بہ **احمد رضا خاں** کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لیے کہ کوئی **عقل والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔** اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اُسے بھلائیاں دے۔ ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامت گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبان علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے۔ اللہ اُس کی اور اُس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

(مہر: سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶)

۲۰ صورۃ ماكتبه الفاضل الحاوی ؛ للدلائل والدعاوی ؛ الحائد الزاوی ؛

۲۰ تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں، روکنے والے باز رکھنے والے

عن کل المساوی ؛ مولینا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی ؛ حفظ عن شر کل غبی و غاوی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ و صحبہ وسلم ، الحمد للہ العلی الاعلی ، الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی ؛ وکلمۃ اللہ ھی العلیا ، سبحنہ من الٰہ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان ؛ وعن امکان النقائص وسمات الحدوث والامکان ، سبحنہ وتعالی عما یقول الظلمون علوا کبیرا ، والصلاۃ والسلام علی افضل خلق اللہ علی الاطلاق ، واوسعھم علما واکملھم فی الخلق والاخلاق ؛ من اتاہ اللہ علم الاولین والاخرین ؛ وختم بہ النبوۃ ختما حقیقیا فھو خاتم النبیین ، کما علم ذلک من ضروریات الدین ؛ التی ثبتت بسواطع ادلۃ البراھین ؛ سیدنا ومولنا محمد بن عبد اللہ

سب برائیوں سے مولنا حضرت حامد احمد محمد جداوی۔ ہر بد ذہن و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اللہ تعالی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان اُن کا علم زیادہ وسیع اور حُسنِ صورت و حُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع، جن کو اللہ تعالی نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرما دیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے جو رفیع و بلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہو چکی ہیں ہمارے سردار و مولی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابن عبد اللہ

الذی ھو احمد ؛ المبشر بہ علی لسان ابن مریم المسیح المفرد الاوحد ؛ صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ والتابعین ؛ ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ اجمعین ؛ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التایید والتابید سننھم واسنتھم والسنتھم و اقلامھم رماحا فی نحور المارقین من الدین، کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون ؛ اما بعد فقد طالعت ھذہ النبذۃ التی ھی انموذج المعتمد المستند ؛ فوجدتھا شذرۃ من عسجد ؛ وجوھرۃ من عقود در ویاقوت وزبرجد ، قد نظمھا بید الاجادۃ ؛ فی سلک اصابۃ الصواب فی الافادۃ ؛ العمدۃ القدوۃ العالم العامل ، الحبر البحر الرحب العذب المحیط الکامل ، المحبوب المقبول المرتضی محمود الاقوال والافعال مولنا الشیخ **احمد رضا** ؛ متعنا اللہ

کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ و یکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالی ان پر اور تمام انبیاء و مرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور اُن کے پیروؤں اور جو اہلِ سنت و جماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ "المعتمد المستند" کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں کامل سمندر محبوب و مقبول و پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولنا حضرت **احمد رضا**۔ اللہ تعالی ہمیں اور

والمسلمین بحیاته ؛ ونفعه ونفعنا
وایاهم فی الدارین بعلومه
ومصنفاته تدل علیٰ ان اصلها
حجة حقٍ بالغة ؛ وشمس هدیً
باهرة بازغة ؛ لِأَدمِغَة الاباطیل
دامغة ؛ ولظُلُمات شبهات
اهل الزیغ ماحیةٌ ماحقة ، حتی
اَضْحَتْ بانوارها وحقِ الحق زاهقة ،
کیف وهی لُباب فی بابها ؛ ومصیبة
فی جوابها ، اذ لاشك ان من تلطخ
بالانجاس المنفّرة ، من ارجاس
بدع العقائد المکفّرة ؛ کان حریا
بان یکفّر ؛ ویحذر عنه کل احد
ولو کافر او ینفّر ؛ اذهو اکبر الکبائر ،
وحاشا ان یکون من الاکابر ؛ بل
هو اصغر الاصاغر ؛ ویجب
علیٰ کل عاقل ان یَعِظَه
ولا یُعظِم ؛ وکیف ومن
یُهِنِ الله فما له مُکرِم ؛
فان صلَح حاله ؛ والا وجب
بالتی هی احسن جدالُه ؛ فان تاب

سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے
اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان
میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ
دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجتِ کاملہ ہے اور
ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے
اقوالِ باطلہ کا سرکوب اور شبہاتِ اہلِ کجی کی اندھیریوں کا
مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے
خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ
وہ اپنی اس مبحث میں عطر ہے اور جواب میں راہِ حق پانے والی
اس لیے کہ اس میں **کوئی شک نہیں کہ جو اِن گھنونی**
گندگیوں میں لتھڑا یعنی **اِن کفری عقائدِ نو پیدا**
کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہو گا کہ
اُسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ
کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے
اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ
ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے
زیادہ ذلیل ہے۔ تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ
اُسے سمجھائے اور اُس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں
نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے
تو اُس کا حال اگر راستی پر آ جائے جب تو خیر ورنہ نہایت
اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کر لے

[illegible]

والا وجب[1] قتله وقتاله ؛ و
کان فی مستقرِ سقرَ مالُه ؛ الا
وانّ القلم احد اللسانین ، وان
اللسان احد السنانین ؛ وان
حَسْمَ رقابِ البِدَعِ المکفّرة احد
الحُسامین ، وان احسان المجادلة
بقواطع الحجج احد الجهادین ؛
والذین جاهدوا فینا
لنهدینهم سبلنا وان
الله لمع المحسنین ؛ سبحٰن ربك
رب العزة عمّا
یصفون ؛ وسلم علی
المرسلین والحمد لله رب العٰلمین ؛

فبہا ورنہ حاکمِ اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے
ہیں تو اُنہیں قتل کرے[1] اور جتھا باندھے ہیں تو فوج
بھیج کر اُن سے لڑے۔ اور اُن کا ٹھکانا ٹھیک جہنم
میں ہے۔ سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی
ایک نیزہ۔ اور کفری بدمذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی
ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے
ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوعِ جہاد ہے
اور حق سبحٰنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش
کریں اُنہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور
بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نکوکاروں کے ساتھ ہے
پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے
ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور
سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد احمد

محمد حامد

---

[1] ای ان کان القائل بشر ذمة قتلهم سلطان الاسلام وان کانت لهم فئةٌ قاتلهم بجنود الاسلام واما العلماء والعامة فلهم الرد علیه بالتحریر والتقریر کما افاده بقوله الا وان القلم الخ اھ ـــ
ترجمہ یہ احکام تو سلطانِ اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوجِ اسلام بھیجے اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرمایا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے الیٰ آخرہ ۱۲۔

المدینة
والتسجیلات
الفواکه الهنیة
۱۳۲۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۱) صورة ماحررہ تاج المفتین ؛ وسراج المتقنین، مفتی السادة الحنفیة ؛ بمدینة الامینة الصفیة ؛ ناصر السنة بالنجدة والباس ؛ مولٰنا المفتی تاج الدین الیاس لا زال مبجلا عند اللہ وعند الناس ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمة انك انت الوھاب ؛ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۱) تقریظ تاج مفتیان چراغ اہل اتقان مدینۂ باامن وصفا میں سرداران حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سنت کے مددگار مولٰنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالٰی اور بندوں کے نزدیک عزت سے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تونے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے تو ہمیں بھی گواہان حق میں

الشاھدین ؛ سبحنك جل شانك ؛ وعز سلطانك ؛ وسطع برھانك ؛ وسبق الینا احسانك ؛ تقدست ذاتك وصفاتك ؛ وتنزھت عن المعارض ایاتك وبیناتك ؛ نحمدك علٰی ان ھدیتنا لدین الحق ؛ وانطقتنا بلسان الصدق ؛ وارسلت الینا سید الانبیاء ؛ وخاتم الرسل الاصفیاء ؛ سیدنا محمد بن عبد اللہ ذا الایات الباھرة ؛ والحجج الساطعة القاھرة ؛ والمعجزات الباقیات الظاھرة ؛ فامنا به واتبعناہ ؛ ووقرناہ ونصرناہ ؛ فلك الحمد کما یجب والثناء الجمیل ؛ علٰی ما ھدیتنا الیه من سواء السبیل ؛ فصل یاربنا وسلم علٰی ھادینا الیك، ودالنا علیك ؛ صلاة تلیق بك منك الیه ؛ وسلم وبارك کذلك علیه ؛ واٰله

لکھ لے۔ پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات و صفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم و مخالف سے تیری آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تونے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی اور تونے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور تونے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ ایسے نشانوں والے جو عقلوں کو حیران کردیں اور بلند و غالب حجتوں والے اور باقی درخشندہ معجزوں والے۔ تو ہم اُس پر ایمان لائے اور اُن کی پیروی کی اور اُن کی تعظیم کی اور اُن کے دین کی مدد کی۔ تیرے ہی لیے حمد ہے جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر کہ تونے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو اے رب ہمارے درود و سلام بھیج اُن پر جو تیری طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری راہ ہمیں بتانے والے، ایسی درود جو اُس کی سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور اُن کے آل

وذويه ، واجزِ حملة شريعته في
كل عصر ؛ وحماة دينه في كل مصر ؛
بافضل ما تجازي به المحسنين ؛
وباوفر ما تثيب به المتقين ؛
وبعد فقد اطلعت على ماحرره
العالم النحرير ؛ والدراكة
الشهير ؛ جناب المولى الفاضل
الشيخ **احمد رضاخان** من علماء
اهل الهند ؛ اجزل الله مثوبته
واحسن عاقبته ؛ في الرد على
الطوائف المارقة من الدين ؛
والفرق الضالة من الزنادقة الملحدين ؛
وما افتى به في حقهم في كتابه
المعتمد المستند فوجدته فريدا
في بابه ؛ وحيدا في صوابه ، فجزاه الله
عن نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء ؛
وبارك في حياته حتى يزيح به
شبه اهل الضلالة الاشقياء ؛ واكثر
في الامة المحمدية امثاله ؛
واشباهه واشكاله ؛ آمين الفقير
اليه عز شانه ؛ محمد تاج الدين ابن

اور علاقہ والوں پر اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے
راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو
اُن سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکوکاروں کو
ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب
جو متقیوں کو عطا ہوں بعد حمد و صلاۃ میں مطلع ہوا
اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولے
فاضل حضرت **احمد رضا خاں** نے کہ علمائے ہند
سے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے ثواب کو بسیاری
دے اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے
رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور **وہ گمراہ فرقے جو
زندیقوں بے دینوں میں سے ہیں** اور اُس پر
جو اُن کے حق میں اپنی کتاب "**المعتمد المستند**" میں
**فتوے دیا تو میں نے اُسے پایا کہ اس باب
میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں اکیلا۔** تو
اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب سے
بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے
یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب
شبہے مٹا دے اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے
شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر
۔ **راقم فقیر محمد تاج الدین ابن**

المرحوم مصطفی الیاس الحنفی
المفتی بالمدینة المنورة غفرله

(۲۲) **صورة ماسطره اجل الافاضل ؛
امثل الاماثل ؛ القوال بالحق ؛ وان
ثقل وشق ؛ مفتي المدينة سابقا ؛
ومرجع المستفيدين لاحقا ؛
الفاضل الرباني ؛ مولينا عثمان
بن عبد السلام الداغستاني ؛ دام
بالتهاني ؛ وفوز الآمال والاماني ؛**

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ، **اما بعد** فقد اطلعت على
هذه الرسالة البهية ؛ والمقالة الواضحة الجلية ؛
فوجدت مولنا العلامة ؛ والبحر الفهامة حضرت
احمد رضاخان قد انتدب للرد على هذه
الطائفة المارقة من الدين ؛ الكفرة السالكة
سبيل المفسدين ؛ فاظهر فضائحهم القبيحة
في المعتمد المستند فلم يبق من
شناعتهم الفاسدة فيه
الا و زيفها فلسكن منك

(۲۲) **تقریظ عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق
بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ
کسی پر سخت و گراں گزرے سابق مفتی مدینہ
اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع و
ماویٰ فاضل ربانی مولنا عثمٰن بن
عبد السلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور
مرادیں اور آرزوئیں پائیں۔**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔ بعد حمد و صلاۃ بیشک
میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر
مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور
دریائے عظیم الفہم حضرت **احمد رضا خاں** نے
بیشک اس گروہ خارج از دین کافر فسادیوں کی
راہ چلنے والے کے رد کے لیے فریاد رسی کی تو
کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بُری رسوائیاں
ظاہر کیں پس اُن کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ
کر کیے نہ چھوڑا تو **اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ**

التمسك بتلك العجالة السنية ، تظفر
في بيان الرد عليهم بكل واضحة دامغة
جلية ، لاسيما المتصدى لحل راية
هذه الفرقة المارقة التي تدعى
بالوهابية ؛ ومنهم مدعى النبوة
غلام احمد القاديانى و المارق الاخر
المنقص لشان الالوهية والرسالة
قاسم النانوتى ورشيد احمد الكنكوهى
وخليل احمد الانبهتى واشرفعلى
التانوى ومن حذا حذوهم فجزى الله
خيراً حضرة الشيخ **احمد رضا خان**
فانه شفى وكفى بما افتى به فى كتابه
المعتمد المستند المذيّل بتقاريظ
علماء مكة المكرمة فانهم يحق عليهم
الوبال ، وسوء الحال ، لانهم من
المفسدين فى الارض هم ومن على
منوالهم قاتلهم الله انى يؤفكون و
جزى الله حضرة الشيخ
احمد رضا خان وبارك فيه
وفى ذريته وجعله من
القائلين ، بالحق الى يوم الدين،

اسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے
مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و
روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس
گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان
کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین
کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں سے
مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے
دوسرا نکلنے والا شانِ الوہیت و رسالت کا
گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی
اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو اُن کی
چال چلا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب **احمد رضا خاں** کو
جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے **شفا دی اور**
کفایت کی اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند
میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں
کیونکہ اُن پر وبال اور خرابیٔ حال لازم ہوچکی ہے
اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں
وہ اور جو اُن کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے
کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت
جناب **احمد رضا خاں** کو جزائے خیر دے اور
اُس میں اور اُس کی اولاد میں برکت رکھے اور اُسے **اُن**
میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے

الفقير الى عفو ربه القدير عثمان بن
عبد السلام داغستانى
مفتى المدينة المنورة
سابقا عفا الله عنه ـ

راقم اپنے رب قدیر کے عفو کا محتاج عثمٰن بن
عبد السلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ
عفا اللہ عنہ۔

(۲۳)

صورة ما زبره الفاضل الكامل ، باهر
الفضائل ، ظاهر الفواضل ، طاهر الشمائل ،
شيخ المالكية ، ذو اللمّة الملكية ، السيد الشريف
السرى ، مولينا السيد احمد الجزائرى
دام بالفيض الباطنى والظاهرى ؛

بسم الله الرحمن الرحيم

وعليكم السلام ورحمة الله تعالى وبركاته
وتاييده ومعونته ومرضاته ؛ الحمد
لله الذى جعل اهل السنة والجماعة
معززين الى قيام الساعة ، والصلاة
والسلام على سندنا ، وذخرنا وملاذنا
معتمدنا ، سيدنا محمد انسان عين
هذا الوجود ، الثابت كماله و
اجلاله ، ومجده وافضاله ،
لدى اهل النقل والعقل والشهود ؛
القائل ما ظهر اهل بدعة الا اظهر

ہ قال بعض اللغويين: اللونة مفعلة من اللون كالمؤنة من المؤن ۱۲

تقریظ فاضل کامل نہایت روشن
فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے
پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحب الہام ملکی
سید شریف سردار مولنا سید احمد
جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی
برکتیں اور اُس کی تائید اور اس کی مدد اور اُس کی
رضا۔ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اہلِ سنت و
جماعت کو قیام قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ و
سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری
جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے
سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ چشم عالم کی پتلی
ہیں جن کا کمال وجلال و شرف و فضل متحقق و دائم ہے
اہلِ علم اور اہلِ عقل اور اہلِ کشف سب کے نزدیک،
جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر

اللہ لھم حجتہ علی لسان من شاء من
خلقہ والقائل اذا ظھرت البدع او
الفتن وسبّ اصحابی فلیظھر العالم
علمہ ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ
اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین
لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا
والقائلِ اترعون عن ذکر الفاجر متی
یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ
یحذرہ الناس رواہ ابن ابی الدنیا
والحکیم والشیرازی وابن عدی والطبرانی
والبیھقی والخطیب عن بھز بن
حکیم عن جدہ[1] وعلی الہ
وصحبہ والتابعین ؛ من
اھل السنۃ والجماعۃ
المقلدین ؛ للائمۃ الاربعۃ
المجتھدین ؛ **اما بعد** فقد اطلعت
علی ماتضمنہ ھذا السؤال مع الامعان
الذی عرضہ حضرۃ الشیخ **احمد رضا
خان** ؛ متع اللہ المسلمین بحیاتہ ؛
ومتعہ بطول العمر و

ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر
چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرمادیتا ہے۔ جن کی
حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں
اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ
عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا
نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں
سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول
کرے نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی
بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ
اُسے کب پہچانیں گے بدکار میں جو عیب ہیں
مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں یہ حدیث ابن
ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور
طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم انھوں نے
اپنے دادا سے روایت کی، اور اُن کے آل واصحاب
اور سب پیرووں پر کہ اہل سنّت وجماعت
مقلدین ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ
میں نے اس سوال کا مضمون **بغور تمام دیکھا** جو
حضرت جناب **احمد رضا خاں** نے
پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی
سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازی عمر اور

[1] ای عن ابیہ وھو عن ابیہ جد ھذا معویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اھ مصححہ۔ یعنی
بیٹا باپ سے انھوں نے اپنے دادا ... بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲ مصحح

الخلود فی جناتہ ؛ فوجدت ما نقلہ
من الاقوال الفظیعۃ ؛ عن
اھل ھذہ البدعۃ الشنیعۃ ؛
کفر صراح ؛ ومرتکبھا بعد
الاستتابۃ دمہ مباح ؛ ومؤلفھا
مستحق بتکلیف مضغ لسانہ ؛
ورضّ یدہ وبنانہ ؛ حیث
استخف بمقام الالوھیۃ ؛
واستحقر منصب الرسالۃ
العمومیۃ ؛ وعظم استاذہ
ابلیس ؛ وشارکہ فی الاغواء
والتلبیس ؛ فعلی من بسط اللہ
لسانہ من العلماء الاعلام ؛
واطلق یدہ من الامراء والحکام ؛
ان یجتھد وافی ازالۃ
بدعتھم باللسان والسنان ؛
حتی یستریح منہم
العباد والبلاد

اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ
**ہولناک باتیں جو ان بُری بدمذہبی والوں
سے نقل کیں صریح کفر ہیں** اور جو ان شنیع بدعتوں کا
مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کے
لیے اُس کا خون[1] حلال ہے۔ اور جن جن کی
تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ
اُن کی زبان چبا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ
اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انھوں نے
شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے
منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے اُستاد
ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے
میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علما جن کی
زبان کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور
سلاطین وحکام جن کے ہاتھ کو جزا وسزا میں
کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ ان
لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء
زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں
تاکہ بندے ... ذہن ان کی تکلیفوں سے

[1] ھذہ الاحکام الی قولہ ورضّ ... لسلطان الاسلام ایدہ اللہ بنصرہ کما سیفصّل الشیخ انفا ان ... علی العلماء
ازالۃ بدعتھم باللسان وعلی الحکام ... باللسان وعلی العوام الحذر عن مخالطتھم اھ ۱۲ ترجمہ یہ احکام
... سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل
فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ ... لازم ہے علماء پر زبان سے، حکام پر سنان سے، عوام پر اُن کی صحبت سے
اجتناب سے الخ ۱۲

الاذهات ؛ الا وان بمكة بلد الله
الامين ؛ طائفة منهم شياطين ؛
فليحذر العوامُّ من مخالطتهم
بالكلية ؛ فانها والله اشد من
مخالطة المجذوم فى الاذية ؛
ومنهم ايضا عندنا بالمدينة النبوية ؛
شرذمةٌ قليلة مُستترة بالتقية ؛
فان لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم
المدينة عن مجاورتها ؛ لما هو ثابت
فى الحديث الصحيح من خاصيتها ؛
هذا ونسأل الله تعالى ان اراد بالناس
فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين ؛
وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا
من المخلصين ؛ قاله بلسانه ؛ ورقمه
ببنانه ؛ احقر الورى ؛ وخادم العلماء والفقراء ؛
شيخ المالكية ؛ بحرم خير البرية ؛ السيد
احمد الجزائرى المدنى مولدا ؛
الاشعرى معتقدا ؛ المالكى مذه...
القادرى ط... ونسبا ؛ حامدا
مصليا ومسلما ؛ ...معظما مبجلا متمما ،
عبده ـ

احمد السید الجزائری

راحت پائیں۔ سُن لو۔ اور اللہ کے امان والے
مکہ میں بھی ان شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے تو
عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل
احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول
جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے
نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند
گنتی کے ہیں۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ
توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی
مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت
حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے
سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں
ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے
اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسن نیت نصیب کرے
اور ہمیں کھرا بنالے۔ اسے اپنی زبان سے
کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادم
علما و فقرا حرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں
مالکیہ کے سردار سید احمد جزائری نے کہ
... اور مذہب کا مالکی ...دا ہوا اور عقیدے کا سُنّی
...و طریقہ اور نسب کا قادری ہے
حمد کرتا ہوا اور درو...
...سلام بھیجتا ہوا تعظیم و
تکریم وتکمیل کرتا ہوا۔ بند...
...خدا

احمد السید الجزائری

(۲۴)

صورة ما رقمه كبير العلماء ، وكريم الكرماء ، كنز
العوارف ، ومعدن المعارف ۔ ذو شيبة العلماء
الموفق من السمآء ؛ ذو الفيض الملكوتى ؛
مولنا الشيخ خليل بن ابراهيم الخربوتى ؛
ايده الله بالنصر اللاهوتى ؛

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين ؛ والصلاة
والسلام على خاتم النبيين ؛ سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ؛ و
التابعين لهم باحسان الى يوم الدين ؛
اما بعد فتحرير علماء الاسلام ؛ المقرر
فى هذا المقام ؛ هو الحق المبين ؛ الواجب
اعتقاده باجماع علماء المسلمين ؛ حسبما
حققه العالم العلامة الفاضل الكامل
المولوى احمد رضا خان البريلوى فى
كتابه المعتمد المستند ؛ ادام الله
تعالى نفع المسلمين به على الابد ، والله
الهادى الى الصواب ؛ واليه المرجع
والمآب ؛ امر بكتبه خادم العلم الشريف
بالحرم الشريف النبوى خليل
بن ابراهيم الخربوتى ؛

خلیل بن ابراہیم خربوتی

تقریظ معظم علماء و مکرم اہلِ کرم خزانۂ علوم
وکانِ فہوم علماء میں صاحب پیری آسمان سے
توفیق یافتہ صاحب فیضِ ملکوتی مولنا
حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالیٰ
مددِ الٰہی سے اُن کی تائید کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک
اور درود وسلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل و
اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ
اُن کے پیرو ہیں قیامت تک۔ حمد و صلاۃ کے
بعد اِن علمائے اسلام کی تحریریں جو بات اِس
مقام میں قرار پائی وہی حقِ واضح ہے جس کا اعتقاد
باجماعِ علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ
فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے
اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا۔
اللہ تعالیٰ ابد تک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہنچائے
اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور
اُسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے۔ اس کے
لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں
علم شریف کے خادم خلیل بن ابراہیم خربوتی نے۔

خلیل ابن ابراہیم خربوتی

(۲۵) صورۃ ماحزرہ الضوء المنور، والرّوح المصوّر، صورۃ السّعادۃ، وحقیقۃ السّیادۃ، ذوالحسنٰی وزیادۃ، ودلائل الخیرات، وجلائل المبرات الحمید الرشید، مولٰنا السید محمّد سعید، شیخ الدلائل، لازال بالفضائل،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بہ تُستنجح المطالب، وتتیسر المآرب، حمدا نتمسک بیمنہ، ونلجأ من المخاوف الی آمنہ، وصلاۃ وسلاما یتوالیان، ماتوالی الملوان، علی سیدنا محمد الذی اشرقت ببعثتہ السماء والارض، ولاذ بہ الخلائق عند اشتداد الھول یوم العرض، وعلی آلہ الذین اقتبسوا النور من اضوائہ، وحفظوا اقوالہ وافعالہ نھم لمن بعدھم فی الدین قدوۃ، وفی الھدی المحمدی لکل تابع بھم أسوۃ،

(۲۵) تقریظ نور روشن روح مجسم تصویر سعادت حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت دلائلِ خوبی و فضائل نکوئی محمود مھتدی مولٰنا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں۔ اور وہ درود و سلام کہ پے در پے آتے رہیں جب تک صبح و شام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور اُن کی آل پر جنھوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل کیا اور اُن کی باتیں اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں

وبذلک کان الحفظ بھذہ الشریعۃ الغرآء مختصا بقول الصادق المصدوق لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین حتی یأتیھم امر اللہ وھم ظاھرون، **امابعد** فان اللہ جلّت عظمتہ، وعظمت منّتہ، قد وفق من اختارہ من عبادہ لخدمۃ ھذہ الشریعۃ الغراء، وامدّہ بثواقب الافھام فاذا اظلم لیلُ الشبھۃ اطلع من سماء علمہ بدرا، فصارت بذلک محفوظۃ عن التغییر والتبدیل، بین جھابذۃ العلمآء النُقّاد جیلًا بعد جیل، ومن اجلّھم العالم العلامۃ، والبحر الفھامۃ، حضرۃ الشیخ المولوی **احمد رضاخان**، فقد اجاد فی ردہ فی کتابہ المعتمد المستند، علی الزائغین المرتدین اھل الفساد والنکد، فجزاہ اللہ

اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد کی تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودہویں رات کا چاند چمکاتا ہے تو اس طریقے سے شریعتِ مطہرہ تغییر و تبدیل سے محفوظ ہو گئی قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علما، پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔ اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی **احمد رضا خاں** ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب **المعتمد المستند** میں اُن کجی والے مرتدوں کا **خوب کھرا رد کیا** جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ

عن الاسلام والمسلمین خیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وسلم ؛ قالہ بلسانہ ؛ ورقمہ ببنانہ ؛ الفقیر لربہ محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل غفر اللہ لہ وللمسلمین،

اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود وسلام بھیجے ۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے ۔ اللہ تعالیٰ اُس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے ۔

محمد سعید شیخ الدلائل

صورۃ ماکتبہ الفاضل الجلیل ، والعالم النبیل ، ذو الضیاء الشمسی والنور القمری ، مولانا محمد بن احمد العمری ، دام بالعیش الھنیٔ الغضّ الطری ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین ؛ و امام المرسلین ؛ وتابعیہ باحسان الی یوم الدین ؛ **وبعد** فقد اطلعت علی رسالۃ العالم العلامۃ ، والمرشد المحقق الفھامۃ ، صاحبِ المعارف والعوارف ، والمِنَح الالٰھیۃ اللطائف ، سیدنا الاستاذ

(۲۶) تقریظ فاضل جلیل عالم عقیل شعاعِ آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولٰنا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیشِ خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا ۔ اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیرووں پر قیامت تک ۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا اُس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق ، کثیر الفہم ، عرفان و معرفت والا ، اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستاد

علَم الدین ورکنہ ؛ وعماد المستفید ومُتّنہ ؛ المُلّا[1] الشیخ **احمد رضا خان** ؛ متّع اللہ بوجودہ ، وانار سماء العلوم بانوار شھودہ ؛ فوجدتھا مکملۃ المقاصد ؛ ومتمۃ المراصد ؛ ومقیدۃ الشوارد ؛ وعَذبۃ المَصادر والموارد ؛ قد استحوذت علی شُبَہ الملحدین فاجتثّتھا ، واتت علی اسباب الزنادقۃ فاستاصلتھا ؛ مع وضوح الادلۃ وسطوع البراھین ؛ وعُذوبۃ المسالک وصحۃ الموازین ؛ فجزاہ اللہ ربہ عن نبیہ ودینہ احسن الجزاء ؛ ووفّاہ اجرہ عن الاسلام واھلہ بالمکیال الاوفی ؛ شعر

ولازال فی الاسلام فخراً[2] مشیّدا
بہ یھتدی فی البر والبحر من یسری

قالہ فی ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ راجی دعائہ

دین کا نشان و ستون اور فائدہ لینے والے کا معتمد و پشت پناہ ' فاضل حضرت **احمد رضا خاں** ۔ اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو روشن رکھے ۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا پورا کرنے والا ' مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا جس میں ہر صادر و وارد کے لیے آب شیریں ہے جس نے **ملحدوں** کے تمام شبہوں کو گھیر کر ازبیخ برکندہ کر دیا اور **زندیقوں** کی ریشوں پر حملہ کرکے اُنہیں جڑ سے کاٹ دیا دلیلوں کی روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ ۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب پورا کرے ؎

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین
جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دعا کے اُمیدوار

[1] ۵۰ المُلّا بالنون حساب کر روالف رومی ″ حروف مُلّا خسرو ″ ملا علی القاری ″ ملا مسکین ″

[2] لعل الانسب نصراً اھ مصححہ

محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی

العمری

محمد بن احمد العمری نے کہ حرمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

العمری

صورة ما نظمه بالترصیف ؛ السید الشریف ؛ النظیف اللطیف ؛ الماهر العریف ذو العزة والتشریف ؛ الغنی عن التوصیف ؛ حضرة مولنا السید عباس ابن السید الجلیل محمد رضوان ؛ شیخ الدلائل عاملهما الله تعالیٰ فی الیوم العبوس بالرضوان

(۲۷) تقریظ محکم سیّد شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عزّ و شرف مستغنی عن المدح حضرت مولنا سیّد عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحٰنك ربنا لا نحصی ثناء علیك، ولك الحمد منك والیك ؛ وصلاة وسلاما علی نبیك كاشف الغمة ، وعلی اٰله وصحبه هداة الامة ؛ ماخط قلم ۔ وخف الی مسارعة الخیرات قدم ۔ اما بعد فیقول فقیر دعاء الاخوان ۔ عباس ابن المرحوم السید محمد رضوان ؛ اطلقت عنان الطرف فی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف ۔ درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ امت کے رہنما ہیں جبتک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔ حمد و صلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالات حیران کن کے

میدان براعة هذه الرسالة ؛ فوجدتها رافلة من السداد والرشاد فی حُلّتیَ جمالة وجلالة، کافلةً بالرد علی اهل البدع والضلالة ؛ فهی المعتمد المستند ؛ لكونها للمهتدین مفزعا وسند ؛ قد اوضحت ماضلّت فی ادراك دقائقه الافهام ؛ وحققت مازلّت فی حقائقه الاقدام ؛ كیف لا وهی للعلامة الامام ؛ الذکی الهمام ؛ النبیه النبیل ؛ الوجیه الجلیل ؛ وحید العصر والزمان ؛ حضرة المولوی **احمد رضا خان** ؛ البریلوی الحنفی ؛ لا زال روضا یانعا بالمعارف ؛ وبدرا سائرا فی منازل لطائف العوارف ؛ اجزل الله لی وله الثواب ؛ ومنحنی وایاه حسن المآب ؛ ورزقنا جمیعا حُسنَ الختام ؛ بجوار خیر الانام ؛ وبدر التمام ؛ علیه وعلی اٰله وصحبه افضل الصلاة واتم السلام ۔ کاتبه

میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے اُسے **صواب و ہدایت** کی پوشاکِ جمال و جلال میں ناز کرتا پایا کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد و مستند ہے اس لیے کہ **وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ و سند ہے** اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کردیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بہک رہی تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن بالاہمت ہے خبردار صاحب عقل صاحب وجاہت جلالت ہے یکتائے دہر و زمانہ حضرت مولوی **احمد رضا خاں** بریلوی حنفی ۔ ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اُسے ثواب عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اُسے حُسنِ عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حُسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام ۔ تحریر تاریخ

خادم العلم و دلائل الخیرات ؛ فی مسجد افضل المخلوقات ؛ عباس رضوان فی الیوم السابع من ربیع الثانی ؛

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

صورۃ ما رقمہ الفاضل العقول ؛ احد الفحول ؛ الطیب الزکی ؛ الفطن الذکی ؛ الغصن المزین بالطیب المغرسی مولنا عمر بن حمدان المحرسی ؛ ذکرہ الفوز والفلاح وما نسی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربہم یعدلون ؛ والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین ؛ القائل لاتزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ رواہ الحاکم عن عمر وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ

تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردانِ میدانِ علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت مولنا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بناتے ہیں۔ اور درود سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

لاتزال طائفۃ من امتی قوامۃ علی امر اللہ لایضرہا من خالفہا ؛ وعلی آلہ الہادین ؛ واصحابہ الذین شادوا الدین ؛ اما بعد فانی قد اطلعت علی ما حررہ العالم العلامۃ ؛ الدراکۃ الفہامۃ ؛ ذو التحقیق الباہر جناب الشیخ **احمد رضا خان** فی الخلاصۃ الماخوذۃ من کتابہ المسمّٰی **بالمعتمد المستند** فوجدتہ فی غایۃ التحریر فللہ در مؤلفہ فلقد اماط الاذی عن طریق المسلمین ونصح للہ ولرسولہ ولائمۃ الدین وعامتہم قالہ فی ۸ ربیع الثانی عمر بن حمدان المحرسی المالکی مذہبا الاشعری اعتقادا خادم العلم ببلدۃ سید الانام ؛ علیہ افضل الصلاۃ والسلام ؛

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر بشدت قائم رہے گا۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔ اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔ بعد حمد و صلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علامہ نے کہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کر دے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنف کی۔ بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ایذا دہ چیز کو دور کر دیا اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی کی۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا اشعری ہے اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

المحرسی
عمر ابن حمدان
۱۳۲۰

صورۃ ما سطرہ حفظہ اللہ مرۃ اخری والمسك بالتکرار احق واحری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی هدی من وفقه بفضله ؛ واضل من خذله بعدله، ویسر المؤمنین للیسری ؛ وشرح صدورهم للذکری ؛ فآمنوا بالله بالسنتهم ناطقین ؛ وبقلوبهم مخلصین ؛ وبما اٰتٰھُم به کتبه ورسلهٗ عاملین ؛ والصلاة والسلام علی من ارسله الله رحمة للعٰلمین، وانزل علیه کتابه المبین ؛ فیه تبیان کل شیٔ وابطال الحاد الملحدین ؛ فبینه بسنته الواضحة الادلة والبراهین ؛ وعلی اٰله الهادین ؛ واصحابه الذین شادُوا الدین ؛ ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین ؛ لاسیما الائمة الاربعة المجتهدین ؛ ومن قلدهم من جمیع المسلمین، **اما بعد** فقد سرحتُ نظَری فی رسالة الشیخ العالم العلامة باقر مشکلات العلوم ؛ و

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی۔ اور نصیحت قبول کرنے کے لیے اُن کے سینے کھول دیے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے۔ اور درود وسلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور نکوئی کے ساتھ اُن کے پیروؤں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو اُن کے مقلد ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد **میں نے اپنی نظر کو جولان دیا** حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلاتِ علوم کا کشادہ کرنے والا ہے اور

مبین المنطوق منها والمفهوم ؛ بتوضیحه الشافی ؛ وتقریره الکافی ؛ الشیخ **احمد رضا خان** البریلوی ؛ المسماة **بالمعتمد المستند** حفظ الله مُهجته ؛ وادام بَهجته ؛ فوجدتها شافیة کافیة فیما ذکر فیها من الرد علی من ذکر فیها وهم الخبیث اللعین غلام احمد القادیانی الدجال الکذاب مسیلمة اٰخرالزمان ورشید احمد الکنکوهی ؛ وخلیل احمد الانبهتی واشرفعلی التانوی فهؤلاء ان ثبت عنهم ماذکرهٗ هٰذا الشیخ من ادعاء النبوة للقادیانی و انتقاص النبی صلّی الله تعالٰی علیه وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلاشك فی کفرهم ووجوب قتلهم علی کل من یمکنه[له] ذٰلك قاله الفقیر الی الله تعالٰی عمر بن حمدان المحرسی ؛ المالکی خادم العلم بالمسجد النبوی ؛

المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰

اُن میں ہر منطوق ومفہوم کا اپنی توضیحِ شافی وتقریرِ کافی سے ظاہر کردینے والا حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی جس کا نام **المعتمد المستند** ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اُس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رَد میں مَیں نے اُسے شافی و کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذّاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضلِ مذکور نے ذکر کیں قادیانی کا دعویٔ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرنا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں اور جو قتل کا اختیار[له] رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا خادم ہے۔

عمر ابن حمدان المحرسی ۱۳۲۰

(۲۹) صورة ماکتبه الفاضل الکامل ؛ العالم

تقریظ فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی

[له] وهم سلاطین الاسلام اھ یعنی سلاطین اسلام ۱۲

العامل، الطبیب المداوی، لداء اهل المساوی، السید محمد بن محمد المدنی الدیداوی، تغمدہ اللہ تعالیٰ بالفضل الحاوی

برائیوں کے طبیب معالج سید محمد بن محمد مدنی دیداوی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم میں اُن کو چھپائے؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ؛ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ؛ وآلہ وصحبہ ومن والاہ؛ اما بعد فقد اطلعت علی ماسطرہ العلامۃ النحریر؛ والدراکۃ الشہیر؛ الشیخ احمد رضا خان فوجدتہ سحرا لاولی الالباب؛ وتریاقا لکل مسموم حائد عن الصواب؛ وان قولہ حق؛ وادلتہ المرسومۃ صدق؛ فیجب علی کل مسلم العمل بمقتضاھا؛ وتکون ھجیرا لہ سرا وجھرا حتی ینال من الخیرات منتھاھا؛ کتبہ اسیر المساوی؛ فقیر ربہ محمد بن محمد الحبیب الدیداوی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو اور درود وسلام خدا کے رسول اور اُن کے آل واصحاب اور اُن کے سب دوستوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع ہوا اُس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت **احمد رضا خاں** تو میں نے اُسے پایا عقلمندوں کے لیے سحر حلال اور ہر صواب سے الگ جانے والے زہر دیے ہوئے کے لیے تریاق۔ اور بیشک اُس کی بات سچی ہے اور اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر **مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے اور ظاہر وباطن میں وہی اُس کی طبیعت ثانیہ ہو جائے** تاکہ بھلائیوں کی نہایت کو پہنچ جائے۔ اسے لکھا گناہوں کے گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ

(۳۰)

صورۃ ماسطرہ ذو الخیر الجاری، والمیر الساری بین الامصار والبراری، احد الاخیار من خیار الباری، الشیخ محمد بن محمد السوسی الخیاری، المدرس بالحرم المختاری، تجلی اللہ تعالیٰ علیہ بشان الغفاری؛

تقریظ ایسے فیض ونفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری وساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ؛ والصلاۃ والسلام الاتمان الاتمان علی افضل الخلق علی الاطلاق سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ فی قولہ وفعلہ؛ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین؛ وعلی آل وصحب کل اجمعین؛ وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین؛ اما بعد فقد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود وسلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے ان کی گفتار کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل واصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں

اطلعت علی هذه الرسالة ؛ فی الرد علی
اهل الزیغ والکفر والضلالة ؛ التی
الفها العالم الفاضل ؛ الانسان الکامل.
العلامة المحقق ؛ الفهامة المدقق ؛
حضرة الشیخ **احمد رضاخان** ؛ اصلح
الله له الحال والشان ؛ امین ؛ فوجدتها
کافیة فی الرد علی هؤلاء الزائغین الملحدین
المعتدین علی الله تبارک وتعالی ورسول
رب العلمین ؛ الذین یریدون ان
یطفؤا نور الله بافواههم ویابی الله الا
ان یتم نوره ولوکره الکفرون ؛ اولئك
الذین طبع الله علی قلوبهم واتبعوا اهواءهم
واصمهم عن الحق واعمی ابصارهم ؛ وزین
لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن
السبیل فهم لا یهتدون ؛ وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ؛ کیف لا وهی موافقة
للنصوص الصریحة ؛
المشهورة الصحیحة ؛ فجزی
الله مؤلفها عن هذه الامة
الخیریة الجزاء الاوفی ؛ و

اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے **کافروں** گمراہوں
کے رد میں ہے جسے عالم فاضل انسانِ کامل
علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب **احمد رضا خاں**
نے تالیف کیا اللہ اُس کا حال اور کام اچھا کرے۔
الٰہی ایسا ہی کر۔ تو میں نے اُسے پایا کہ اُن کجرووں
بیدینوں کے رد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے
خود اللہ عزوجل اور رب العلمین کے رسول پر
زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے
اللہ کا نور بجھادیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے
نور کا پورا کرنا، پڑے برا مانا کریں کافر۔ **یہ لوگ
وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے
مہر کردی** اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے
ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی
آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اُن کی نظروں
میں اُن کے کام اچھے کر دکھائے تو انہیں
راہِ حق سے روک دیا کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا
کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور
صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کے مؤلف کو اس بہترین امت
سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور

قربه ومن یلوذ به لدیه زلفی ؛
وایّد به السنة ؛ وهدم به
البدعة ؛ وادام لامة محمد
صلی الله تعالی علیه
وسلم نفعه ؛ امین ؛
کتبه الفقیر
الی الله الباری
محمد بن محمد
السوسی الخیاری ؛
خادم
العلم
الشریف

اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں
انہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے
سنت کو قوت دے اور بدعت کو
ڈھائے اور امت محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُس کا
نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ
ایسا ہی کر۔ اسے لکھا
اللہ عزوجل خالق عالم
کے محتاج محمد بن محمد
سوسی خیاری نے
کہ علم شریف کا
خادم ہے

(۳۱) صورة ما كتبه حائز العلوم النقلية ، وفائز الفنون العقلية ، الجامع بين شرف النسب و الحسب ، وارث العلم والمجد ابًا عن اب ، المحقق الالمعي ، والمدقق اللوذعي ، مفتي الشافعية ، بالمدينة المحمية ، مولانا السيد الشريف احمد البرزنجي ، عمت فيوضه كل رومي وزنجي ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وجب له الكمال المطلق لذاته في ذاته وصفاته ، الذي يسبح له ويقدسه عن كل نقص من في ارضه وسماواته ، وتعالت حقيقته عن الشريك والنظير ، فليس

(۳۱) تقریظ جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب ونسب آبا و اجداد سے وارث علم وشرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولنا سید شریف احمد برزنجی ان کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز

كمثله شئ وهو السميع البصير ، كلامه الازلي هو الصدق وعين اليقين ، و قوله الفصل والحق المبين ، وافضل الصلاة والتسليم ، واكمل الرحمة والبركة والتكريم ، على سيدنا ومولينا محمد الذي اصطفاه ربه على العلمين ، واتاه علم الاولين و الآخرين ، وانزل عليه القرآن المجيد ، لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد ، وخصه بالكمالات التي لا تستقصى ، وعلمه المغيبات التي لا تحصى ، فهو افضل الخلق ذاتا وشمائل على الاطلاق ، واكملهم عقلا وعلما وعملا بلا شقاق ، وختم به النبيين فلا رسول ولا نبي بعده ، وابد شريعته فلا تنسخ حتى تقوم الساعة و ينجز الله وعده ، واله الطيبين الطاهرين ، واصحابه المؤيدين بنصر الله على

اُس جیسی نہیں وہی ہے سنتا اور دیکھتا، اور اُس کا کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول حق وباطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح حق ہے۔ اور سب سے بہتر درود وسلام اور سب سے کامل تر رحمت وبرکت وتعظیم ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور اُن کو سب اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے سے نہ پیچھے سے، حکمت والے سراہے گئے کا اتارا ہوا، اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور انہیں اتنے غیبوں کے علم دیے جن کا شمار نہیں تو وہ مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی صفات میں بھی، اور **عقل وعلم وعمل میں بلا خلاف** تمام جہان سے **کامل تر** ہیں اور اُن پر انبیاء کو ختم فرما دیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے نہ نبی، اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیام قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا، اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور اُن کے اصحاب پر کہ مدد الٰہی سے دشمنوں پر

عدوهم حتی اصبحوا ظاهرین ؛
امّا بعد فیقول المحتاج الیٰ عفو ربه
المنجی ؛ السید احمد ابن السید اسمٰعیل
الحسینی البرزنجی ؛ مفتی السادة الشافعیة،
فی مدینة خیر البریة ؛ علیه افضل الصلاة
والتحیة ؛ انی قد وقفت ایها العلامة
النحریر؛ والعَلَم الشهیر؛ ذو التحقیق
والتحریر؛ والتدقیق والتحبیر؛ عالم اهل
السنة والجماعة ؛ جناب الشیخ احمد رضا
خان البریلوی ادام الله توفیقه وارتفاعه،
علیٰ خلاصة من کتابك المسمّیٰ بالمعتمد المستند،
فوجدتها علی اکمل الدرجات من حیث
الاتقان والمنتقد ؛ وقد ازلتَ بها الأذیٰ عن
طریق المسلمین ، ونصحتَ فیها لله ورسوله
ولائمة الدین ، واثبتَّ فیها براهین الحق
الصحیحة ؛ وامتثلت فیها قوله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم الدین النصیحة ؛
فهی وان کانت غنیّة عن الاطراء
والتبجیل ؛ والثناء الجمیل ؛ لکنی احببتُ
ان اجاریها فی رهانها ؛ واَجْلُوَ
عن بعض الوجوه فی مضمار

جن کی تائید فرمائی یہاں تک کہ وہی غالب
ہوئے۔ حمد وصلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے
رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے
سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا
مفتی ہے اے علّامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر
صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالم اہلِ سنّت و
جماعت جناب حضرت احمد رضا خاں بریلوی
اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔
میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر
واقف ہوا تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے
اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُس کے سبب آپ نے
مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دہ چیز ہٹادی
اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمۂ دین
کی خیرخواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک
دلیلوں سے ثبوت دیا اور اُس میں آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد
کی تعمیل کی کہ دین خیرخواہی ہے تو آپ کی تحریر
اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے
مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں بھی اس کا
ساتھ دوں اور اُس کے بیانِ روشن کے میدان میں

تبیانها ؛ لکی اشارك صاحبها فیما
استوجبه من الحظ الجمیل ؛ والاجر
المدّخر عند الله والثواب الجزیل
فاقول اما ماذکر عن غلام احمد القادیانی
مِنْ دَعْواه مماثلةَ المسیح ودعواه
الوحیَ الیه والنبوةَ وتفضیلَه علیٰ کثیر
من الانبیاء وغیرَ ذٰلك من الاباطیل
التی تمجّها الاسماع ؛ وینفِر عنها
مستقیمُ الطِباع ؛ فهو فی ذٰلك
اخو مسیلمة الکذاب ؛ واحد
الدجالین بلاارتیاب ؛ لایقبل
الله منه علما ولاعملا ولاقولا ؛
ولاصرفا ولاعدلا ؛ لانه قد
مرق عن دین الاسلام مروق
السهم عن الرمیّة ؛ وکفر
بالله ورسوله وأیاته
الجلیة ؛ فیجب علیٰ کل
مؤمن یخشی اللهَ وعذابَه ؛ و
یرجو رحمته وثوابه ؛ اَنْ
یتجنبه واحزابه ؛ وان یفرّ
منه فراره من الاسد والمجذوم ؛

بعض اور وجوہ ظاہر کردوں تاکہ میں مصنف رسالہ کا
شریک ہوجاؤں اُس اچھے حصّہ میں جو اس نے
اپنے لیے واجب کرلیا اور اُس اجر اور عمدہ ثواب
میں جو اللہ عزّوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں
کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال
ذکر کیے کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف
وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے
اپنے افضل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور
اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سُنتے ہی کان
پھینکدیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے
نفرت کریں، تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذّاب کا
بھائی ہے اور بلاشُبہہ دجّالوں میں کا ایک ہے
اللہ تعالیٰ نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول
نہ فرض نہ نفل۔ اس لیے کہ وہ دینِ اسلام سے
نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے۔ اور
اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی روشن
آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر
جو اللہ اور اُس کے عذاب سے ڈرے اور
اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے
اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے
ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے

لان قربه داء سار و بلاء جار و
شُوم ؛ وکل من رضی بشیٔ من
مقالاته الباطلة او استحسنه او
اتّبَعَه علیها فهو کافر فی ضلال مبین،
اولٓئك حزب الشیطن الا ان
حزب الشیطن هم الخٰسرون ؛
لانه قد علم بالضرورة من
الدین ؛ ووقع الاجماع من
اول الامة الی اٰخرها بین
المسلمین ؛ علی ان نبینا محمدا صلی
اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم خاتم النبیین
واٰخرُهم لا یجوز فی زمانه ولا
بعده نبوة جدیدة لاحد من
البشر ؛ وان من ادعیٰ ذٰلك فقد
کفر ؛ واَمّا الفرقة المسماة بالامیریة
والفرقة المسماة بالنذیریة والفرقة
المسماة بالقاسمیة وقولهم لو فُرِض
فی زمنه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم
بل لو حَدَث بعده نبی جدید لم یُخِلّ
ذٰلك بخاتمیته الخ فهو قول صریح فی
تجویز نبوة جدیدة لاحد بعده و

اِس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت
کرجانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا و نحوست ہے
اور جو کوئی اُس کی باطل باتوں میں سے کسی
بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں
اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی
میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں شیطان
ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے
بالضرورۃ متیقن ہے اور تمام اُمّتِ اسلام کا
اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء کے خاتم
اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے
زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن نہ
اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادّعا کرے وہ
بے شبہہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور
نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا
کہنا کہ "اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے
بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اُس سے خاتمیتِ محمدیہ
میں کوئی فرق نہ آئے گا" الخ تو اس قول سے
صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور

لا شك ان من جوّز ذٰلك فهو کافر باجماع
علماء المسلمین ؛ وهم عند اللّٰہ من الخٰسرین ؛
وعلیهم وعلی من رضی بمقالتهم تلك ان
لم یتوبوا غضبُ اللّٰہ ولعنته الی یوم الدین ؛
واَمّا الفرقة الوهابیة الکذابیة اتباع
رشید احمد الکنکوهی القائل بعدم
تکفیر من یقول بوقوع الکذب من اللّٰہ بالفعل
تعالی اللّٰہ عمّا یقولون علوا کبیرا فلا شك
ایضاً اَن من یقول بوقوع الکذب من اللّٰہ تعالیٰ
کافر معلوم کفره من الدین بالضرورة
ومن لا یُکفِّره فهو شریکه فی الکفر لان
القول بوقوع الکذب من اللّٰہ تعالیٰ یؤدی
الی ابطال جمیع الشرائع المُنزّلة علی
نبینا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و
علی مَنْ قبله من الانبیاء والمرسلین
لان القول بذٰلك مستلزم لعدم
الوُثوق بشیٔ من الاخبار التی اشتملت
علیها کتب اللّٰہ المنزّلة فلا یتصور
مع ذٰلك ایمان وتصدیق جازم
بشیٔ منها مع ان شرط الایمان
وصحته التصدیقُ الجازم

کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ
علمائے اُمّت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک
زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر
راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے
قیامت تک، اگر تائب نہ ہوں۔ اور وہ جو طائفہ
وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا
قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل
ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے۔" اللہ نہایت
بلند ہے اُن کی باتوں سے۔ تو کوئی شبہہ نہیں کہ
جو باری تعالیٰ سے وقوعِ کذب بالفعل مانے کافر ہے
اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو
خاص و عام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے
وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزّ وجلّ سے
وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے
ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اُن سے اگلے انبیاء و مرسلین پر اتاری گئیں کہ
اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار
نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں
مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول
نہ ان میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان
اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے

بجمیع ذٰلک قال اللہ تعالٰی قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ۫ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِ اھْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا ھُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ۚ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ ولان الرسل کلھم اجمعین قد اتفقوا علی صدقہ سبحٰنہ وتعالٰی فی جمیع کلامہ فحینئذ یکون القول بوقوع الکذب من اللہ تعالٰی تکذیبا لجمیع الرسل ولا شک فی کفر من یکذّبھم ولا یلزم فی ذٰلک دور بین تصدیق الرسل للہ

ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے۔ اللہ عزوجل اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم واسمٰعیل و اسحٰق ویعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسٰی اور عیسٰی اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیے گئے ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہود ونصارٰی وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو راہ پا گئے اور اگر مُنھ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالٰی تجھے اُن کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سُننے اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحٰنہٗ وتعالٰی اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحٰنہٗ وتعالٰی سے وقوعِ کذب ماننا اللہ تعالٰی کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا اور انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کے جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالٰی کی

تعالٰی وتصدیق اللہ للرسل بالمعجزات لان التصدیق بالمعجزات تصدیق بالفعل وتصدیق الرسل للہ تعالٰی تصدیق بالقول فانفکت الجھتان کما وضحہ صاحب المواقف واما استناد ھٰذہ الفرقۃ الضالۃ فی تجویز الکذب علی اللہ سبحٰنہٗ وتعالٰی عما یقولون علوا کبیرا الی تجویز بعض الائمۃ الخُلْفَ فی وعید اللہ لِلْعُصَاۃ فھو استناد باطل لان کل اٰیۃ ونص شرعی مشتملٍ علی وعید لبعض العصاۃ اذا کان ذٰلک الوعید فی تلک الاٰیۃ او النص مطلقا فھو مقید بمشیۃ اللہ تعالٰی بلا ریب لقولہ تعالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اما بالنظر الی کلامہ النفسی الازلی فلانہ

تصدیق کی اور اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرما کر اُن کی تصدیق فرمائی، کسی شَے کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ اللہ عزوجل نے جو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے (کہ اظہارِ معجزہ فعلِ الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ عزوجل کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جُدا ہو گئیں جیسا کہ صاحبِ مواقف نے اس کی توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلہ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و برتر اور بہت بلند ہے، اس کی سند لی ہے کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے، اُن کی یہ سند باطل ہے اس لیے کہ ہر آیت یا نصِ شرعی کہ بعض گنہگاروں کے لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہ وہ حقیقۃً مشیتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزوجل خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالٰی کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے کلامِ نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اس

صفة واحدة فالقید والمقید فیها مجتمعان
ازلا وابدا لا یفترقان واما بالنظر للوحی
المنزل فالاطلاق والقید یفترقان بحسب
تعدد الاٰیات وافتراقها وکل مطلق فیها
محمول علی المقید منها کما هی القاعدة الاصولیة
فکیف یتصور مع هٰذا لزوم القول بالکذب
علی اللّٰه جلّ شانه عند من یقول بجواز
خُلف الوعید واللّٰه المستعان علی ما یصفون
واما قول رشید احمد الکنکوهی المذکور
فی کتابه الذی سماه بالبراهین القاطعة
ان هٰذه السعة فی العلم ثبتت
للشیطان وملک الموت بالنص وای نص
قطعی فی سعة علم رسول اللّٰه صلی اللّٰه
تعالٰی علیه وسلم حتی تُرَدّ به النصوص
جمیعا ویُثبِت شرکا الخ فهو کفر
من وجهین الوجه الاول انه
صریح فی ان ابلیس واسع
العلم دونه صلی اللّٰه
تعالٰی علیه وسلم
وهٰذا استخفاف صریح
به صلی اللّٰه تعالٰی علیه

مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک
صفت بسیط ہے تو اُس میں قید ومقید
ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں
اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو
اُس میں ازآنجا کہ آیات متعدد و جُدا جُدا ہیں
قید واطلاق الگ الگ ہوں گے مگر اُن میں جو
مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا
قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے
کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزّوجلّ کے
کذب کا قول 'خلفِ وعید جائز ماننے والوں پر
لازم آئے۔ اور اللہ عزّوجلّ سے مدد مطلوب ہے
اِن لوگوں کی باتوں پر۔ اور وہ جو رشید احمد
گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے
کہ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کرکے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا
دو وجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ اس میں اس کی
تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

وسلم والوجه الثانی انه جعل اثبات
سعة العلم لرسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی
علیه وسلم شرکا وقد نص ائمة
المذاهب الاربعة علی ان من استخف
برسول اللّٰه کافر وان من جعل ما هو
من الایمان شرکا وکفرا کافر واما
قول اشرفعلی التانوی ان صح الحکم
علی ذات النبی المقدسة بعلم
المغیبات کما یقول به زید
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهٰذا
ابعض الغیوب ام کلها فان اراد
البعض فای خصوصیة فیه لحضرة
الرسالة فان مثل هٰذا العلم حاصل
لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون
بل لجمیع الحیوانات والبهائم الخ
فحکمه ایضا انه کفر صریح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول اللّٰه صلی
اللّٰه تعالٰی علیه وسلم من مقالة رشید احمد
السابقة فیکون کفرا بطریق الاولٰی وموجبا
لغضب اللّٰه ولعنته الی یوم الدین
فهم جدیرون بقوله تعالٰی قل

گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی
وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب
کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس
گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی
کسی بات کو شرک وکفر ٹھہرائے وہ کافر ہے
اور وہ جو اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض
علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ
ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے
حاصل ہے تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ
کھُلا ہوا کفر ہے بالاتفاق۔ اس لیے کہ
اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے
تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب۔ تو یہ **لوگ**
اس آیہ کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی!

اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ[عه] هذا حكم هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم هذه المقالات الشنيعة فنسأل الله الحنان المنان، ان يثبتنا على الايمان، والتمسك بسنة سيد وُلْد عدنان، وان يحفظنا من نزغات الشيطان، ووساوس النفوس واوهامها الباطلة مدى الازمان، وان يجعل ماوىنا فى فسيح الجنان، وصلى الله تعالى وسلم وبارك على سيدنا محمد سيد الانس والجان، والحمد لله رب العلمين، امر بكتابته المحتاج الى عفو ربه المنجى، السيد احمد ابن السيد اسمعيل الحسينى البرزنجى، مفتى السادة الشافعية، بمدينة خير البرية، عليه افضل الصلاة والتحية،

البرزنجی
احمد
السید

ان سے فرمادے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہ حکم ہے اِن فرقوں اور اِن شخصوں کا اگر اُن سے یہ **شنیع باتیں** ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانا وسیع جنّت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرور انس وجان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے

البرزنجی
احمد
السید

صورة مارقمه الفاضل الشهير، من هو فى بلاد الفهم كامير، وسلطان العلم مثل وزير، مولنا الشيخ محمد العزيز الوزير، المالكى المغربى الاندلسى[عه]، المدنى التونسى[عه]، حفظه الله تعالى عن كل مايسئ،

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المنعوت بصفات الكمال، الواجب تقديسه وتنزيهه عما لايليق فى الاعتقاد والمقال، والصلاة والسلام على نبيه ومصطفاه، وحبيبه وخيرته من خلقه ومجتباه، المبرء من كل ما يشين، المستوجب من تنقصه كل هوان ثم عذاب مهين، وعلى اٰله وصحبه هداة الانام، الناقلين من دينه القويم ما تندفع به النزغات وترهات الاوهام، وكل ذلك

(۳۲) تقریظ فاضلِ نامور جو کشورِ فہم میں مثل حاکم ہیں اور سُلطانِ علم کے لیے بجائے وزیر مولنا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تُونسی۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کو جو صفاتِ کمال کے ساتھ موصوف ہے۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلّت دینے والے عذاب کا مستحق ہے۔ اور اُن کے آل و اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہوجائیں۔ یہ سب

عه الاندلسی بفتح الهمزة وضم الدال واللام ۱۲ منہ — عه تونس: بالضم وکسر النون: قاعدة بلاد افریقیة ق منہ ۱۲

من معجزاتہ علی ممر الدھور والاعوام ؛ اما بعد فقد طالعت ماحرر فی ھاتہ الرسالۃ السنیۃ ؛ من فضائح ھاتہ الفرق وضلالاتھم الابلیسیۃ ؛ وقضیت من ذلک العجب ؛ کیف زخرف لھم الشیطان ما اراد وبلغ منھم الارب ؛ واختلق لھم انواعا من الکفر فھم فیھا یعمھون ؛ وتفننوا فی سلوکھا فھم من کل حدب ینسلون ؛ حتی اعتدوا علی جانب الرب الکریم وسلکوا مسلکا خبیثا ؛ ومن اصدق من اللہ حدیثا ، وتجرءوا علی خاتم رسلہ المنتخب من صمیم الصمیم ؛ المنزل علیہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ؛ وما سطر بعدھا من الفتاوی والاجوبۃ المرضیۃ المجتثۃ لتلک الاباطیل من اصلھا ؛ الطاعنۃ بسنان الحق وصارم الفصل

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزوں سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک رہیں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالہ پُرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔ مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا اور طرح طرح کے کفر اُن کے لیے گڑھے تو وہ اُن میں اندھے ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے ہوگئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود ربِ کریم کی بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچّی ہے۔ اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں جن پر یہ خطاب اترا کہ بیشک تم عظیم خُلق پر ہو۔ نیز میں نے وہ فتاوی اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اُن باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے

فی اعناقھا ونحرھا ؛ فذھبت ھباء منثورا لایذکر ؛ وانی لظلام الدیجور بقاء مع الصبح المنیر الابھر ؛ سیما مانقحہ وھذبہ صاحب الرایۃ العلمیۃ ؛ حامل لواء مذھب ابن ادریس بالدیار الطیبۃ الزکیۃ ، مفتی الانام ؛ قدوۃ العلماء الاعلام ؛ الاٰتی من البراعۃ والبلاغۃ فی کل منزع لطیف ؛ شیخنا واستاذنا سیدی احمد البرزنجی الشریف ؛ جزی اللہ جمیعھم خیر الجزاء ، ومنحھم برہ الجزیل الاوفی ؛ فلم یبق لمثلی مقال ؛ وانی لا اذکر مع الرجال ؛ وھل یذکر مع الصقر الفراش ، او یقاس مرأی الفرس بنظر الخفاش ؛ لکن خشیت من عدم الاجابۃ لھذا الشان ، وان کنت بعید الشأو عن فرسان ھذا المیدان ؛ ورجوت ان تنالنی مع ھؤلاء الفحول بھم صُبابۃ ؛ وافوز بالقدح المعلی فی زمرۃ تلک العصابۃ ؛ وانتظم فی سلک من انتضی سیفہ نصرۃ للدین ؛ واللہ یھدی

سہ لۃ القدح المعلی : العطا الاوفر ۱۲ـ ۰

اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کہ وہ تباہ و برباد گئیں جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصاً وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ سُتھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کر دینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے ہمارے شیخ اور استاذ سید احمد برزنجی شریف۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کے لیے کیا کہنے کے لیے رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیز گامی سے دور ہوں اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میدان کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنہوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی۔ اور اللہ حق کی راہ

للحق وبه استعین، فاقول مقتفیا سبیل شیخنا المذکور، ضاعف الله للجمیع الاجور، فیما نقحه من التحریر والتاصیل، وهذبه من التفریع والتفصیل، ان انطباق الکلیات علی الجزئیات وادخال هؤلاء الفرق تحت قواعد الشریعة المطهرة وتنزیل الاحکام بمقتضاها قد حررہ سادتنا بالاجوبة المذکورة بما لا مزید علیه ولا ارتیاب ولا شك فیه وانما القصد جلب بعض نصوص توجب الاعتضاد، وتحکم اساس البنیان والله ولی الارشاد، قال عیاض من ادعی الوحی الیه او النبوة وما اشبه ذلك فهو کافر[1] حلال الدم قال ابن القاسم فیمن تنبأ و

دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالٰی اُن سب کے اجر دوچند کرے اُس تنقیح میں جو انھوں نے تلخیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصّل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور ان فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُن کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک و شبہ کو راہ ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کر دیں۔ اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعوٰی کرے وہ کافر ہے اُس کا خون[1] حلال۔ امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور

۲؎ [illegible] من موضع الاخر ۲ ... ۳۱۰

[1] قد تقدم مرارا ان الائمة ذکروا هذه الاحکام لسلطان الاسلام اید الله نصره فان قتل احد او اجراء الحد علیه انما هو له والیه وعلی العلماء اظهار مکائدهم وابطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلی العوام الفرار منهم والاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق اه مصححه۔ ترجمہ بارہا گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطانِ اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالٰی اس کی مدد کو قوت دے اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کے لیے ہے اور اسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ اُن کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ مصحح

زعم انه یوحی الیه انه کالمرتد دعا الی ذلك سرا او جهرا واستظهر ابن رشید وارتضاه ابو المودة خلیل فی توضیحه انه یقتل دون استتابة حیث اسر لا ما اذا جهر وقال فی المختصر عطفا علی ما یوجب الردة او اعلن بتکذیبه او تنبأ الا ان یسر علی الاظهر وحکم من سب عیاذا بالله الجناب النبوی الرفیع او عابه او الحق به نقصا فی نفسه او نسبه او دینه او شبهه علی طریق السب والازراء علیه والتصغیر لشانه والعیب له فهو ساب له حکمه القتل قال ابوبکر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم علی ان

کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔ اور ابو المودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے پسند کیا کہ سلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ لیے قتل کر دے جب کہ یہ دعوٰی پوشیدہ کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔ اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے یا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ نسب خواہ دین میں، یا حضور کو بُرا کہنے اور تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے ان سب کا حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام انہیں قتل کرے۔ ابوبکر بن المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے کہ

حکمَ السابِ لمن ذکر یقتلُ[1] وممن قال بذٰلک مالک واللیث واحمد واسحٰق وھو مذھب الشافعی وقال محمد بن سُحْنُون اجمع العلماء ان الشاتم المتنقِص لمن ذکر کافر والوعید جارٍ علیه بعذاب الله وحکمه عند الامة القتلُ[1] ومن شك فی کفرہٖ وعذابهٖ کفر والنصوص عن مالک من روایة ابن القاسم وابی مصعَب وابن ابی اویس ومطرف وغیرھم مشحونة بها امهاتُ کتب المذھب ککتاب ابن سحنون والمبسوط والعتبیة وکتاب محمّد بن المواز وغیرھا بان حکم من شتم او عاب او تنقص القتلُ[1] مسلما کان او کافرا ولا یستتاب ونص عیاض ان مِمّا یلحق فی الحکم بمن ذکر ان

جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام اُمت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت[1] ہے **اور جو اس کے کافر اور معذّب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔** اور امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین کتبِ مذہب مثل کتابِ ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں کہ جو بُرا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُس کا حکم یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل[1] کر دے گا اور اُس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ

[1] آئندہ صفحہ پر

یَنفِیَ ما یجب له مما ھو فی حقه نقیصة مثل ان یغُض من مرتبته او شَرَف نسَبه او وُفور علمه او زُھدہ فحکم ھذا الوجه کالاول القتلُ[1] دون تلَعْثُمٍ ثم قال اعلم ان مشھور مذھب مالك فی الساب وقول السلف وجمهور العلماء قتله[1] حدا لا کفرا ان اظهر التوبة ولهذا لا تقبل توبته ولا تنفعه استقالته وفَیْئَته کانت توبته قبل القدرة علیه او بعدھا قال القابسی یقتلُ[1] بالسب ان اظهر التوبة لانه حد ومثله لابن ابی زید وقال ابن سُحْنُون لا تُزِیل توبتهٗ

علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا انکار کرے جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد میں سے کچھ گھٹائے تو اُس کا حکم بھی پہلی باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو فوراً بلا توقف قتل[1] کرے پھر فرمایا معلوم رہے کہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب تنقیص شانِ اقدس کرنے والے کے بارے میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی اُس کا قتل[1] کیا جانا بربنائے سزا ہے نہ بربنائے کفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حق العباد سے متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی) ولہذا اُس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔ خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی یا قبل اس کے۔ قابسی نے کہا کہ تنقیصِ شان کرنے پر قتل[1] کیا جائے گا اگرچہ توبہ ظاہر کرے اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید نے کہا۔ امام ابن سحنون نے کہا اُس کی توبہ اُسے قتل کو دفع

[1] هذا کله لسلطان الاسلام اید الله نصرہٗ کما تقدم مرارا ۱ھ ترجمہ یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا ۱۲۔

عنه القتل وأمّا ما بينه و
بين الله فتوبته تنفعه
وعلله عياض بانه حقٌّ
للنبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ولامته بسببه
لا تُسقطه التوبة كسائر
حقوق الآدميين وجمع ذلك
العلامةُ خليل في قوله
وان سب نبيا او ملكا او
عرّض اولعن او عاب
او قذف او استخف
بحقه اوالحق به نقصا او
غضّ من مرتبته او وُفور
علمه او زهده او
اضاف له ما لا يجوز
عليه اونسب اليه
ما لا يليق بمنصبه
على طريق الذم
قُتِلَ ولم يُستتب
حدا قال شارحه
ان تاب او انكر وَالّا

نہ کرے گی ۔ یہ حکام کے یہاں ہے ۔ہاں وہ
معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے
اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے ۔اور امام عیاض نے
اُس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلّم کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی
اُمّت کا‘ تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے
بندوں کے اور حقوق ۔ اور علامہ خلیل نے
اِن سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر
کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر
طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے یا
عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے
حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت
کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفورِ علم یا زہد میں سے
کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت
کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر
کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی
شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا
اور توبہ نہ لی جائے گی ۔ شارحین نے کہا حاکم کا
صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت
میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے
مُکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ

قتل كفرا وقال عياض في عداد
ماهو من المقالات كفر ان منها
من جوز على الانبياء الكذب
فيما اتَوا به ادعى في ذلك المصلحة
بزعمه ام لا فهو كافر باجماع
وكذلك من ادعىٰ نبوة
احد مع نبينا صلى الله تعالى عليه
وسلم او بعده او ادعى النبوة
لنفسه او جوز اكتسابها
قال خليل او ادعى شركا
مع نبوته عليه الصلاة والسلام
او بعده او جوز اكتسابها
وكذلك من ادعى انهُ
يوحىٰ اليه وان لم يدعِ
النبوة قال فهؤلاء كفار
مكذبون للنبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لانه اخبر انه
خاتم النبيين وانه اُرسِل
كافة للناس واجمعت الامة
على ان هذا الكلام على ظاهره
وان مفهومه المراد منه

بر بنائے کُفر قتل کرے گا ۔ اور امام قاضی
عیاض نے کلماتِ کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ
بھی کافر ہے جو اُمورِ شریعت میں انبیاء علیہم
الصّلاۃ والسّلام کا کذب جائز مانے چاہے
اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادّعا کرے
یا نہیں تو وہ باجماعِ اُمّت کافر ہے ۔ ایسے ہی
جو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانہ میں یا
حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنے کا ادّعا کرے یا
اپنی نبوّت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوّت کسب سے
مل سکتی ہے ۔ علّامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی
نبوّت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد
کسی کو نبی جانے یا کہے نبوّت کسی عمل سے
حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف
وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ
مدّعی نبوّت نہ ہو ۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب
کافر ہیں‘ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب
کرتے ہیں ۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ
وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور
یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے ۔ اور تمام
اُمّت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے
اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے

دون تاویل ولا تخصیص فلا شك
فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا
اجماعا وسمعا قال سیدی ابرھیم
اللقانی ؎

وخصّ خیرَ الخلق اَنْ قد تمّما
بہ الجمیع ربُّنا وعمّما

بعثتُہ فشرعہ لایُنسخ
بغیرہ حتی الزمان یُنسخ

وکذلك نقطع بتکفیر کل من قال قولا
یُتوصّل بہ الی تضلیل الامۃ وابطال
الشریعۃ بأسرھا وکذلك نقطع بتکفیر
مَنْ فضّل احدا علی الانبیآء قال مالك
فی کتاب ابن حبیب وابن
سُحنُون وقال ابن القاسم وابن
الماجِشُون وابن عبد الحکم واَصبغ
وسُحنُون فیمن شتم احدا منھم
او انتقصہ قُتِلَ[1] ولم
یُستتب وقال عیاض

نہ اُس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو ان سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رُو سے اور اجماع کی رُو سے اور قرآن وحدیث کی رُو سے۔ ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؎

یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتمِ جملہ رسل کیا

بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری امّت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسّلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت ابن حبیب وابن سُحنون اور ابن القاسم وابن الماجشون وابن عبد الحکم واَصبغ وسُحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام میں سے کسی کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے[1] موت دی جائے اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے

[1] ای قتلہ سلطان الاسلام اید اللہ نصرہٗ ولم یعرض علیہ التوبۃ وان تاب لم یسمع وامضی حکمہ فیہ لان قتلہ حدا والحد لایسقط بالتوبۃ والحدود لایتولاھا الا السلطان کما نصوا علیہ اھ ترجمہ یعنی سلطان اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرے تو نہ سنے اور اپنا حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو بطور حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی۔ ۱۲

بعد تحریر عقود الانبیآء فی التوحید
والایمان والوحی وعصمتھم فی
ذٰلك فاما ما عدا ذٰلك من عقود
قلوبھم فجماعھا انھا مملوءۃ علما
ویقینا علی الجملۃ وانھا قد احتوت
علی المعرفۃ والعلم بامور الدین
والدنیا ما لاشیٔ فوقہ وقال ایضا
ومن معجزاتہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم ما اطّلع علیہ من
الغیب وما یکون وذٰلك بحر
لایُدرك قعرہ ولا یُنزف
غمرہ من جملۃ معجزاتہ
المعلومۃ علی القطع الواصل
الینا خبرھا علی التواتر وھٰذا
لاینافی الاٰیات الدالۃ
علی انہ لا یعلم الغیب
الا اللہ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ
فان المنفی عِلْمُہٗ من غیر
واسطۃ واما اطّلاعہ علیہ
باعلام اللہ لہ فامر متحقق

اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اعتقادات توحید وایمان ووحی کے بارے میں ہمیشہ پاک ومنزّہ ہوتے ہیں اور وہ اس باب میں غلط وخطا سے معصوم ہیں یہ فرمایا کہ اِن امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم ویقین سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امورِ دین ودنیا کی معرفت وعلم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو، اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اُس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ ان آیات میں نفی اِس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے غیب کو جاننا۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا
مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۝ وقال
العضد فی عقائده ولا يجوز
على الله الجهل والكذب قال
الدوانی والوجه فی دفع الاستناد
الى جواز الخُلف فی الوعيد اَنّ
آياتِ الوعيد مشروطة بشروط
معلومة من الآيات الأُخر
والاحاديث منها الاصرار
وعدم التوبة وعدم العفو
فيكون فی قوة الشرطية
فكانّه قيل العاصی اذا
اصرّ ولم يتب ولم يُعفَ عنه
بالشفاعة وغيرها يكون
مُعاقَبا فعدمُ عقابه
لعدم تحقق واحد من
تلك الشرائط لا يستلزم
كذبا او يقال المراد انشاء
الوعيد والتهديد لا حقيقة
الاخبار فلا كذب ونقل
عِياض عن ابن حبيب واَصبغ

کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا
اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ قاضی عضد الدین نے
کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل و کذب
ممکن نہیں۔ علامہ دوانی نے اُس کی شرح میں
کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے
اُس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں
اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور
حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ ازاں جملہ یہ کہ عاصی
اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور
یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے، ان شرطوں کے
ساتھ وعید ہے۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں
معنیً قضیۂ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی
اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت
وغیرہ معافی کی وجہ بھی نہ پائی جائیں اُس
حالت میں اُس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروطِ
عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے
کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے
کذب لازم نہیں آتا۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن
آیات سے مراد وعید و تخویف کا انشا فرمانا ہے
نہ حقیقۃً خبر دینا۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں
امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ

بن خليل اثناء نازلة تتضمن
الوقوعَ والعياذ بالله فی الجناب
الالٰهی ما نصه اَيُشْتَمُ ربٌّ
عبدناه ثم لا ننتصر له
انا اذاً لعبيدُ سَوْءٍ وما نحن
له بعابدين وذكر
الانشريسی فی معياره حكى
ابن ابی زيد ان الرشيد
سأل مالكا عن رجل
شتم وذكر النبی صلّى الله
تعالى عليه وسلّم
وان فقهاء العراق اَفتَوْه
بجَلْده فغضب مالك
وقال يا امير المؤمنين
ما بقاء الامة بعد
نبيها من شتم الانبياء
قُتِل ومن شتم الصحابة
ضُرِب والله يمنّ بحسن الاتباع
ويحفظنا من الزيغ والزلل
وسوء الابتداع ونرجو من
فضل الله ووعده النجاة من الوعيد

لہ [illegible] ۱۲۰

بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں
جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی
کی تھی نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا۔ کیا وہ رب
جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے
اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے
بندے ہیں اور اُس کے پُوجنے والے ہی
نہ ہوئے۔ انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں
ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ
ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے
بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور
اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ پاک لیا،
اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا
فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک
ہوئے اور فرمایا امیر المؤمنین جب نبی کی
تنقیص شان کی جائے تو پھر امت کی زندگی کیسی۔
جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو
بُرا کہے اُس کے لیے کوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں
کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے۔ اور
اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید
کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے

بعد لہ ؛ بجاہ المشفع یوم العرض والقیام ؛ خاتم الانبیاء والرسل علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والسلام ؛ وعلی آلہ وصحبہ الہادین المہدیین ؛ ومن اقتفی آثرھم الی یوم الدین ؛ رقمہ حلیف العجز والتقصیر ؛ المفتقر لعفو ربہ القدیر ؛ عبدہ محمد العزیز الوزیر ؛ الاندلسی اصلا والتونسی مولدا ومنشأ والمدنی قرارا ثم بفضل اللہ مدفنا تحریرا فی ۵ ثانی ربیعین سنۃ ۱۳۲۴ھ

مقرر فرمائی ہیں اُن سے ہمیں نجات بخشے ، اُن کا صدقہ جو بیشی اور قیام کے دن شفاعت قبول کیے گیے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے والے ہیں ۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود و سلام اور اُن کے آل واصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیرووں پر ۔ اسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج ، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جس کے آبا و اجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا ۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ ۔

(۳۳) صورۃ ما سطر ؛ من فی العلم تصدر ؛ وفی الدرس تقرر ؛ ودقق النظر ؛ وراح وصدر ؛ بتوفیق من القادر ؛ الشیخ الفاضل عبد القادر ، توفیق الشلبی الطرابلسی الحنفی ؛ المدرس بالمسجد الکریم النبوی ؛ منحہ اللہ تعالی من فیضہ القوی ؛

تقریظ اُن کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارک علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فیض قوی سے عطا دے ۔

عہ طرابلسی بضم الطاء و فتح الباء و اللام ۔ ۱۳۳۸ھ ص ۱۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وحدہ ؛ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ؛ وعلی آلہ وصحبہ ؛ واتباعہ وحزبہ ؛ اما بعد فاذا ثبت وتحقق ما نسب لھؤلاء القوم وھم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الانبھتی واشرفعلی التانوی واتباعھم مما ھو مبین فی السؤال فعند ذلک یحکم بکفرھم واجراء احکام المرتدین علیھم وان لم تجر فیلزم التحذیر منھم والتنفیر عنھم ؛ علی المنابر وفی الرسائل ؛ والمجالس والمحافل ؛ حسما لمادۃ شرھم ؛ وقطعا لجرثومۃ کفرھم ؛ وخشیۃ من ان تسری روح الضلالۃ فی العالم ؛ من مؤمنی بنی آدم ؛ وانما قیدنا بالثبوت والتحقیق لان التکفیر فجاجہ خطرۃ ؛ و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو ۔ اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے آل واصحاب و پیروان و گروہ پر ۔ حمد و صلاۃ کے بعد جب کہ ثابت و متحقق ہوا جو ان کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور اُن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا تو **بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے** ۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں ، تاکہ اُن کے شر کا مادہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے ، اس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے ۔ اور ہم نے ثبوت و تحقیق کی قید اس لیے لگا دی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور

مهايعه وَعِرةٌ[ع] ؛ لم تسلكه ساداتنا العلماء الابنور الاثبات ؛ والاعتماد على قواطع براهينِ الائمة الاَثْبات ؛ لا بمجرد تخمين واخبار ؛ مرتقبين يوما تشخص فيه الابصار ؛ وصلّى الله تعالىٰ على سيّدنا محمّد و على اٰله وصحبه وسلم امر برقمه العبد الضعيف عبدالقادر توفيق الشلبي الطرابُلُسي ؛ المدرس الحنفي فى المسجد النبوى -

اُس کے راستے دشوار گزار ہیں، ہمارے سردار علما راہ تکفیر اُس وقت چلے ہیں جب کہ نور ثبوت پایا اور ائمہ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبرے، اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی۔ اور اللہ تعالےٰ درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

ع وَعِرَة : وَعِر صیغہ صفت ہے۔ تا لگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنیٰ الْوَعْر سے تاء لاحق کرکے جمع کے لیے استعمال کئے ہیں۔ تاج العروس میں ہے المَضَایِقُ الوَعْرَۃ بالتسکین ۔ ۱۲ن

علمیت روحانیت اور معرفت کا خزینہ

اصل عربی فارسی کتب کا مرکز

الیواقیت والجواہر (عربی) الامام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ	شرح المقاصد (عربی) الامام سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ	تمہید ابی شکور السالمی (عربی) امام ابوشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ	شرح العقائد للامام الغزالی (عربی) سیدی احمد زروق رحمۃ اللہ علیہ
جواہر البحار (عربی) علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ	القول البدیع (عربی) الشیخ محمد بن عبدالرحمن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ	شرح العقائد الجلالیہ (عربی) علامہ جلال الدین الدوانی رحمۃ اللہ علیہ	نصب الرایہ (عربی) تخریج احادیث الھدایہ
حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی (عربی) علامہ شہاب الدین خفاجی	الحاوی قدسی (عربی) القاضی الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ	شرح المواقف (عربی) السید شریف علی بن محمد الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ	شرح سفر سعادت (فارسی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مدارج النبوۃ (فارسی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	اخبار الاخیار مع مکتوبات (فارسی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	جذب القلوب فی دیار المحبوب (فارسی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	عینی شرح کنز (عربی) علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ
المعتمد فی المعتقد ابو عبداللہ فضل اللہ التورپشتی رحمۃ اللہ علیہ	المسامرہ شرح المسایرہ (عربی) امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ	کیمیائے سعادت (فارسی) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	کلیات جامی (فارسی) مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ
نادر المعراج (فارسی) شیخ اعظم اکبرآبادی	معارج النبوۃ (فارسی) علامہ معین الدین کاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ	مثنوی مولوی معنوی (فارسی) مولائے روم مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ	شرح فتوح الغیب (فارسی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
سبع سنابل (فارسی) علامہ عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ	بہار باران ۔ شرح گلستان ملا غیاث الدین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ	ہشت بہشت (فارسی) دیوان امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	

اردو کتب

انوار احمدی ﷺ مولانا انوار اللہ چشتی قادری	فن شاعری اور حسان الہند عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی	فیصلہ مقدسہ	سوانح شیر بیشہ سنت	الصوارم الہندیہ
مکاشفۃ القلوب (اردو)	شمع شبستان رضا	محدثین عظام (اردو) حیات و خدمات	تجلیۃ السلم	مجموعہ نعت (اول) (دوم)
نعت محل اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ	منتخب حدیثیں	تنقید معجزات کا علمی محاسبہ محمد احمد مصباحی	نعت حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	جماعت اسلامی
ذکر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	الوظیفۃ الکریمہ اور اردو وظائف اعلیٰحضرت	برا نہ کہو علامہ سعید احمد کاظمی	کھرا کھری کا مباحثہ	ضرورت تقلید

تقسیم کار دار النور دکان نمبر 4 مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور

بلال گنج لاہور پاکستان

0092-42-37247702, 0300-8539972, 0314-4979792

دار النور

PRINTEX